www.naqshbandiaowaisiah.com

المرشد

ماهنامه

الله رسول محمد

مئی

2006ء

قد افلح من تزکی وذکر اسم ربه فصلی

القرآن الکریم

ترجمہ

وہ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ کر لیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز کا پابند ہو گیا۔

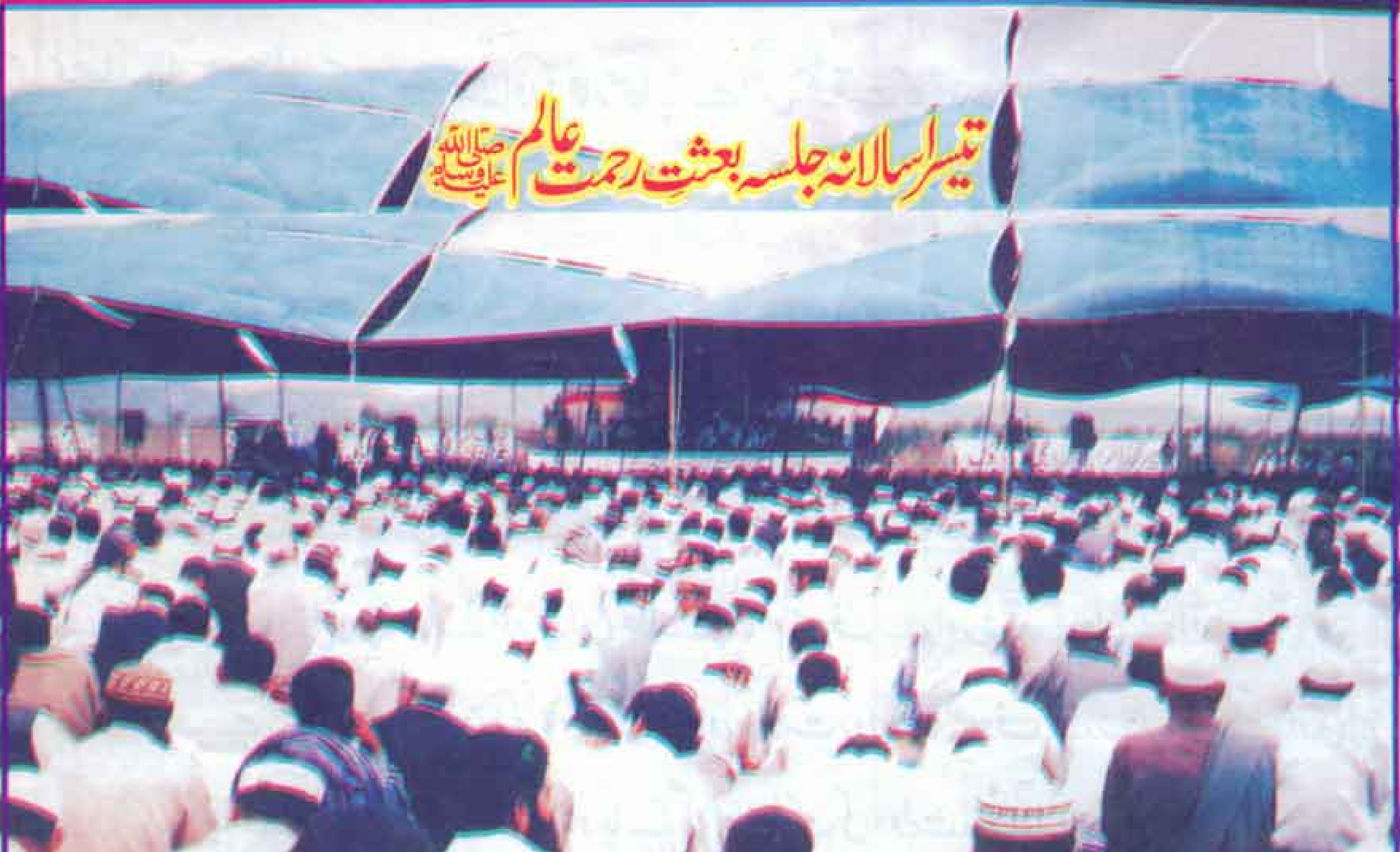

بعثتِ عالی ﷺ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ المرشد

بانی	حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ
سرپرست	حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ، شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

مئی 2006ء ربیع الاول/ربیع الثانی

جلد نمبر 27 | شمارہ نمبر 10

مدیر

چوہدری محمد اسلم

جوائنٹ ایڈیٹر: ضمیر حیدر

سرکولیشن منیجر: رانا جاوید احمد

کمپیوٹرڈیزائننگ اینڈ لے آؤٹ

رانا شوکت حیات، محمد ندیم اختر

قیمت فی شمارہ 25 روپے

LRL # 41

بدل اشتراک

پاکستان	250 روپے سالانہ
بھارت/سری لنکا/بنگلہ دیش	
مشرق وسطیٰ کے ممالک	100 ریال
برطانیہ۔یورپ	35 سٹرلنگ پاؤنڈ
امریکہ	60 امریکن ڈالر
فارایسٹ اور کینیڈا	60 امریکی ڈالر

فہرست

اداریہ	محمد اسلم	3
کلام شیخ	سیماب اویسی	4
اقوال شیخ	انتخاب	5
خطاب جلسہ بعثتِ رحمت عالمؐ	امیر محمد اکرم اعوان	6
جہاد اور فساد کا فرق	امیر محمد اکرم اعوان	10
اکرم التفاسیر	امیر محمد اکرم اعوان	18
عظمت نبوتؐ	امیر محمد اکرم اعوان	26
سوال و جواب	امیر محمد اکرم اعوان	31
قیامت کی نشانیاں	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملکؒ	35
وصالِ الٰہی	ابوالاحمدین	39
دشمن کی سازشیں	حکیم محمود احمد سرو	41
”حیات طیبہ“ پر تبصرہ	ڈاکٹر خالد علوی	43
الہدیٰ انٹرنیشنل کے متعلق سوالات	وسیم احمد فاروق	46
اہم اطلاع	ادارہ	56

انتخاب جدید پریس۔لاہور 042-6314365 ناشر۔پروفیسر عبدالرزاق

رابطہ آفس = ماہنامہ المرشد، اے۔ٹی۔ایم بلڈنگ، پل کوریاں، سمندری روڈ فیصل آباد فون 041-2668819

موبائل 0301-6045981 Web Site: WWW.alikhwan.org.pk E-Mail:info@alikhwan.org.pk

سرکولیشن آفس = ماہنامہ المرشد اویسیہ سوسائٹی، کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور فون 042-5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

"قرآن حکیم کو اس نیت سے پڑھو کہ میرا پروردگار مجھ سے باتیں کر رہا ہے"۔

اچھوتے انداز اور منفرد طرز تحریر کی حامل

تفسیر قرآن حکیم اسرار التنزیل سے اقتباس

اسلام اور غلامی............جنگ اور جہاد

غلام کا لفظ جب آتا ہے تو اہل مغرب کو وہ غلام نظر آتے ہیں جو انگریزوں نے افریقہ سے پکڑ کر زنجیریں اور بیڑیاں ڈال کر جہازوں میں جانوروں کی طرح بھر کر امریکہ میں جا کر فروخت کئے جبکہ اسلام میں غلام کو صرف آزادی سلب کر کے اس قدر حقوق دیئے گئے کہ غلامی بھائی چارے کی صورت اختیار کر گئی ان کو آزاد کرنے کی فضیلت اس قدر بیان کی گئی ہے کہ بے شمار غلام' لوگوں نے آزاد کئے کمالات کی راہ ان پر کھلی رکھی گئی تو مشہور علما حق اور امام انہی میں سے ہوئے حتی کہ غلامی سے لوگ حکمرانی تک بھی پہنچے لہذا اسلام میں غلامی کو اہل مغرب کی غلامی سمجھنا درست نہیں بلکہ وقت کے تقاضوں کے مطابق بہترین صورت حال ہے۔ ورنہ اللہ چاہتا تو ان سے بدلہ لیتا یعنی قتل کے علاوہ اوران پر عذاب نازل کرنے کے علاوہ کوئی راہ نہ چھوڑتا مگر اس سے جنگ تک ہمیشہ کے لئے ختم فرما کر جہاد کا حکم دیا جو اس کی بہت بڑی رحمت ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کفار ہمیشہ تباہ ہوا کرتے تھے اور جنگ بھی عذاب الٰہی کا ایک نمونہ ہے مگر جہاد لوگوں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ ظلم سے روکنے کے لئے ہے' نیز مومن کے لئے امتحان ہے کہ کون راہ حق میں جان قربان کرنے کو نکلتا ہے اور کافر کے لئے بھی کہ ظلم سے رُک کر اسلام قبول کرنے کا موقع ملتا ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں کام آجاتے ہیں اور شہید ہو گئے ان کے اعمال ٹھکانے لگ گئے اللہ انکی یہ محنت ضائع نہ فرمائے گا بلکہ ان کے اعمال سنوار دے گا اور اس جنت میں داخل فرمائے گا جس کے بارے انہیں بتایا گیا تھا اے جماعت مومنین اگر تم اللہ کے دین کی مدد میں کمربستہ رہو گے تو اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

اداریہ

9 اپریل 2006ء کو دارالعرفان منارہ ضلع چکوال میں تیسرا سالانہ جلسہ بعثت رحمت عالم ﷺ منعقد ہوا۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔ ملکی اور بین الاقوامی میڈیا کے نمائندوں کے علاوہ کثیر تعداد میں اہل علم و دانش نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔

جلسہ بعثت رحمت عالم ﷺ درحقیقت اُمت مسلمہ کی توجہ اس جانب مبذول کرانے کی ایک کاوش تھی کہ ہمیں ماہ ربیع الاول میں ولادت باسعادت کی لامحدود رحمتوں اور بے انتہا مسرتوں کے بیان کے ساتھ ساتھ بعثتِ عالی کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ بعثت عالی سے پہلے دنیا میں کسی باضابطہ آئین و دستور کا کچھ تصور نہ تھا۔ انسانیت اپنی پسند اور خواہش کے مطابق زندگی بسر کر رہی تھی لیکن بعثت عالی ﷺ نے ذاتی اور اجتماعی زندگی کے لئے قاعدے و قوانین اور اصول و ضوابط مقرر فرمائے۔ جن لوگوں نے اپنی مرضی کی زندگی گزارنے کی بجائے ان اصولوں کی پاسداری کی وہ مسلمان کہلائے اور جنہوں نے ان ضابطوں کو قبول کرنے کی بجائے اپنی پسند سے جینے کو ترجیح دی وہ کافر قرار پائے۔ اس طرح انسانیت مسلمان اور کافر دو قوموں میں تقسیم ہو گئی۔ گویا مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ وہ انسان جس نے اپنی پسند' اپنی خواہش' اپنی آرزو اور تمام تر عقل و دانش محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دی اور جو کچھ اللہ کے رسول نے فرمایا اُس کو دلی رغبت کے ساتھ من و عن قبول کر لیا یعنی خاک کا پتلہ ایک نظریے میں ڈھل گیا۔

اس تناظر میں آج جب ہم اپنی حالت زار پر ایک نظر ڈالیں تو سیاست' معیشت' عدالت' معاشرت غرض زندگی کے ہر شعبے میں مسلمان اور کافر میں کچھ فرق نظر نہیں آتا۔ جو نظام کافر کے پاس ہے وہی نظام مسلمانوں نے بھی اپنا رکھا ہے۔ 58 اسلامی ممالک میں کوئی ایسا ملک موجود نہیں جہاں وہ ضابطے' قوانین اور اصول لاگو ہوں جو محمد رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان دنیا میں ہر جگہ ذلیل و رسوا ہو رہا ہے۔ افغانستان اور عراق جارحیت کا شکار ہوئے' فلسطین اور کشمیر جل رہے ہیں' ایران کو دھمکیاں مل رہی ہیں اور مسلمان دنیا میں کہیں بھی محفوظ نہیں۔ مسجدیں انسانی خون سے رنگین ہیں' رب العالمین کو سجدہ کرتے شخص پر گولیاں برس رہی ہیں' قتل و غارت گری روز کا معمول بن چکی ہے اور امن نام کی کوئی چیز پوری دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

اُمت مسلمہ کی یہ حالت زار اس بات پر گواہ ہے کہ عقیدت و محبت کے تمام تر دعوؤں کے باوجود ہمارا تعلق رحمت عالم ﷺ سے کمزور ہو چکا ہے۔ اب انسانیت کی بقا کے لئے اس رشتے میں پختگی پیدا کرنا ناگزیر ہے اور اس کے لئے بعثت عالی کو بنیاد بنانا ہوگا۔ اس ساری صورت حال کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو جلسہ بعثت رحمت عالم ﷺ ایک ایسی دعوت اور آواز بن جاتا ہے جس پر حقیقت پسندانہ غور کر کے نہ صرف یہ کہ آج کے ہر مسئلے کا حل اور ہر سوال کا جواب مل سکتا ہے بلکہ دنیا اور آخرت کی کامیابی اور کامرانی بھی اسی نکتے میں مضمر ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

کلامِ شیخ

سیماب اویسی

امیر محمد اکرم اعوان' سیماب اویسی کے قلمی نام سے شاعری کرتے ہیں۔ آپ کے کلام کے مندرجہ ذیل مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

گردِ سفر — نشانِ منزل

کونسی ایسی بات ہوئی ہے — سوچ سمندر

متاعِ فقیر — آس جزیرہ — دیدہ تر

آپ کی شاعری کیا ہے؟

فرماتے ہیں۔

''میری شاعری میری کیفیات اور میرے جذبات کے اظہار کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ اشعار کیسے ہیں؟ ان کا معیار کیا ہے بلکہ یوں کہئے کہ یہ اشعار ہیں یا نہیں' اس کی مجھے خبر نہیں' اس لئے کہ میں نے یہ فن سیکھا ہے اور نہ اس کے اسرار و رموز۔ میں نے بہت سکھایا کم' سب کچھ محض اپنے عظیم شیخ کی توجہ اور نگاہ کا حاصل ہے۔

اگر ان اشعار میں واقعی کوئی کمال نظر آئے تو یہ اللہ کی عطا اور شیخ المکرّم کا فیض نظر ہے اور اس کے سارے سقم کی ذمہ داری میری کمزوریوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ کرے میں جو چاہتا ہوں وہ کہہ سکا ہوں اور جو کہہ گیا ہوں وہ کسی کی سمجھ میں آ سکے تو میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا کہ بندہ صرف بات پہنچا سکتا ہے باقی سب توفیقیں اللہ کو ہیں۔''

یاد

تیری یاد بنتی ہے مرکب ہمارا
ہمیں لے کے آتی ہے تیرے نگر میں
تصور تمہارا' حکایت تمہاری
میرے ہمسفر ہیں میرے اس سفر میں
تیرے در کے ذروں میں جو روشنی ہے
نہ زر میں وہ پائی نہ لعل وگہر میں
اگر ہو اجازت تو یہ عرض کر دوں
بہت دیکھے مسلم سفر میں حضر میں
پریشان و ابتر مصائب میں گرداں
تڑپتے ہیں لاشے غریبوں کے گھر میں
نہ محفوظ عزت نہ ناموس و دولت
جو مٹی ہے سر میں تو ناوک جگر میں
جزیرہ ہو' کشمیر ہو یا فلسطین
مصائب کے سیل رواں کے بھنور میں
ہے فریاد اتنی اجازت ہو آقا
کہ ہتھیار باندھیں مسلماں کمر میں
انہی برکتوں کا ہے سیماب طالب
ستارے چمک آئیں فکرو نظر میں

(جدہ سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے)

www.naqshbandiaowaisiah.com

اقوالِ شیخ

1-انسان کو قابلیت دی گئی ہے کہ یہ خواہشات سے بالاتر ہو کر بھلے بُرے میں تمیز کر کے غلط اور صحیح کا اندازہ کر کے اس کے مطابق عمل کرنے کی استعداد رکھتا ہے۔

2-انسان کو یہ عجیب قوت دی گئی ہے کہ وہ مخلوق کی رنگا رنگی سے' مخلوق کے کردار سے' مخلوق کے حیرت انگیز کمالات سے خالق کا پتہ لگاتا ہے کہ اگر مخلوق میں اتنے کمالات ہیں تو جس نے اسے پیدا کیا ہے وہ کتنا با کمال ہوگا۔

3-نبی اور رسول صرف الفاظ نہیں پہنچاتا بلکہ الفاظ کے ساتھ جو کیفیات ہوتی ہیں' جو تجلیات باری ہوتی ہیں جو جمال رُخ زیبا ہوتا ہے وہ بھی دلوں میں اُتار دیتا ہے۔

4-انسان جب گرتا ہے تو پھر وہ ان اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتا ہے جن کی کوئی انتہا نہیں ہوتی اور جب بلند ہوتا ہے تو ان عظمتوں پہ کھڑا ہوتا ہے جہاں فرشتے بھی انگشت بدنداں ہوتے ہیں کہ یہ کر کیا رہا ہے!

5-انسان جب ظلم کرتا ہے اس کا اپنا دل تو سیاہ ہوتا ہی ہے' فضا میں بھی سیاہی پھیلتی ہے۔

6-ہجرت سے مراد صرف زمینی ہجرت نہیں ہے' کردار کی ہجرت بھی ہے کہ پہلے وہ جس جگہ کھڑا تھا' پہلے جو اس کا کردار تھا پہلے جس طرح اس کا عمل تھا پہلے جس طرح اس کی سوچ تھی وہ بدل جاتی ہے وہ اُس سے نکل جاتا ہے۔

7-اسلام بنیادی طور پر جہالت کے خلاف ہے۔ جہالت ایک درخت ہے جس پر رسومات کے پھل لگتے ہیں' جس پر ظلم کے پھل پکتے ہیں اور جس پر کفر کا پھل لگتا ہے۔

8-یوں تو قرآن کا دیکھنا بھی عبادت ہے لیکن قرآن کو ایک مقدس کتاب کے طور پر اٹھائے اٹھائے پھرنا یہ قرآن کا حق نہیں ہے بلکہ قرآن کے ایک ایک لفظ کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا قرآن کا حق ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

ربیع الاول میں داخل ہونے کیلئے کربلا سے گزرنا ضروری ہے

آپ دیکھ رہے ہیں آج اس برصغیر کا ایک حصہ طاغوتی طاقتوں کا مرکز بنتا جا رہا ہے اور اس کا ایک حصہ نعرہ تکبیر سے گونج رہا ہے۔ یہ ٹکرائیں گے، فتح اللہ کے نام کو ہوگی اور سارا برصغیر ریاست اسلامی بن کر روئے زمین پر احیائے اسلام کا سبب بنے گا۔

9 اپریل 2006 کو تیسرے سالانہ جلسہ بعثت رحمت عالم ﷺ سے

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان کا خطاب

الحمد للہ نحمدہ، ونستعینہ، ونستغفرہ، ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأ تِ اعمالنا من یھدہ اللّٰہُ فلا مضل لہ، ومن یضلل فلا ھادی لہ، واشھدُ ان لا الہ اِلا اللّٰہ وحدہ، لا شریک لہ، واشھد ان محمداً عبدُہ، ورسولہٗ اما بعدُ

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم.

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فھیم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم ایتِہٖ ویز کیھم ویعلمُھم الکتٰب والحکمتہ وان کانوا من قبلُ لفی ضلٰلٍ مبینٍ o

اللّٰھم سبحٰنک لا علملنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیمo

مــولای صــل وســلــم دائــمــا ابــدا

عــلــیٰ حبیبک مــن زانــت بــہ الــعُــضــروا

حضرات! خاموشی سے تشریف رکھیں چند قطرے برسے ہیں آپ کو برتی آگ میں ثابت قدم رہنا ہے، گولیوں کی بوچھاڑ میں ثابت قدم رہنا ہے برستے طوفانوں میں ثابت قدمی ہی ایمان کی دلیل ہے۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہو رہی ہے اللہ جل شانہٗ کے بے پناہ احسانات ہیں۔ مولانا شیرانی مدظلہ العالی نے جس انداز سے حضرت انسان کو دعوت فکر دی ہے ہم جو نور ایمان رکھتے ہیں اگر ہم اس پر تھوڑی سی فکر کریں تو معاملہ سارا سامنے آجاتا ہے فاضل مقررین نے جس طرح احقاق حق کے دلائل دیے ہیں اللہ کریم ان سب کے درجات بلند فرمائے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

میری گزارش مومنوں سے ہے میں جو بات عرض کرنا چاہتا ہوں اس کا تعلق موسم سے ہے۔ سال میں موسم بدلتے ہیں گرمیاں سردیاں آتی ہیں، بہار آتی ہے۔ عربی میں ربیع بہار کے موسم کو کہتے ہیں اور بہار ہی کے پہلے مہینے کا نام ربیع الاول ہے۔ بہار ہی کے دوسرے مہینے کا نام ربیع الثانی ہے، ہم پہلی بہار دیکھ رہے ہیں۔ یہ بہار کیسی ہے یہ مہینہ کیسا ہے؟ یہ موسم کیسا ہے؟ اس میں کونسا پھول کھلا کہ یہ سارے موسموں سے بلند ہو گیا؟ اس میں کونسی ایسی عجیب بات ہوئی کہ یہ بہار کہلایا؟ یہ وہ موسم ہے جس میں آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اس عالم وجود کو رونق بخشی۔ مسلمان ہر جگہ اس مہینے میں میلاد شریف مناتے ہیں میلاد سے اسی گل کے کھلنے کا لمحہ مراد ہے۔ لیکن گل جو کھلتے ہیں تو ان میں ایک ترتیب ایک ربط ہوتا ہے۔ کوئی ایک چھوٹا سا شگوفہ نکلتا ہے کلی بنتی ہے غنچہ بنتا ہے۔ پھر اسے چشم عالم گل کی صورت میں دیکھتی ہے میلاد ابتداء ہے حضور ﷺ کے وجود کے زمین پر قدم رکھنے کی اور اس قدم اطہر کی برکت کیا ہے میں صرف ایک گوشہ بے نقاب کروں گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ جعلی اللہ الارض مسجداً و طھورا۔

میں نے زمین پہ قدم رکھا، میرے رب نے ساری زمین کو مسجد قرار دے دیا۔ زمین پر صرف میں اور آپ نہیں بستے۔ اللہ کی بے پناہ مخلوق بستی ہے۔ زمین پر صرف عدل نہیں ہوتا بے پناہ مظالم بھی ہوتے ہیں، زمین پر صرف پیدائش نہیں ہوتی، زمین مقتل بھی ہے۔ اپنی ساری چیزوں کے باوجود ساری زمین مسجد ہے، کیوں اس لئے کہ اس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قدم رکھا۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے اجتماعی عذاب جو کفر وضلالت اور گمراہی سے قوموں پر آیا کرتے تھا اللہ کریم نے اٹھا دیے۔ کبھی اجتماعی عذاب نہیں آئے گا اس زمین پر۔ کیوں؟ اس لیے کہ زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قدم اقدس رکھا۔ کہاں تک گنو گے یہ وہ برکات ہیں جن کے حصول کے لئے ایمان بھی شرط نہیں ہے۔ انسان ہونا بھی شرط نہیں۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کی برکات فرشتوں سے لیکر حیوانات تک اور ہواؤں سے لے کر فضاؤں تک ہر چیز اس سے مستفید ہوئی۔ اس سے مومن بھی مستفید ہوا۔ اس سے کفار کو بھی فائدہ پہنچا، لیکن ہمارا رشتہ صرف ولادت باسعادت سے نہیں ہے ہمیں تو جھنجھوڑا گیا، اور یاد دلایا گیا کہ اے میرا کلمہ پڑھنے والو مجھ پر ایمان لانے والو میں نے تم پر احسان کیا ہے کمال ہے بار الہا ذرہ ذرہ تیرے احسانات کے نیچے دبا ہوا ہے۔ ہر جھونکا تیرا احسان اٹھائے پھرتا ہے۔ ہر بادل تیرے احسان کا بوجھ گود میں لیے پھرتا ہے، زمین و آسمان پر تیرے احسانات شمار نہیں کیے جا سکتے پھر صرف اور صرف ان لوگوں کو جنہوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کہا اُن کو یاد دلاتا ہے میں نے تم پر احسان کیا......

دیکھو! آپ فوجی کا اندازہ کریں۔ ایک آدمی بھرتی ہوتا ہے فوجی کالج میں جاتا ہے۔ پھر وہاں سے وہ سلیکٹ ہو کے کورس پہ جاتا ہے۔ بڑے کورس کے بعد سیکنڈ لیفٹیننٹ نکلتا ہے پھر لیفٹیننٹ بنتا ہے کپتان بنتا ہے۔ چلتا جاتا ہے اگر وہ جرنیل بن جائے تو بنانے والے اُسے یہ یاد نہیں کراتے کہ میں نے تجھے کالج میں بھرتی کرایا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو جرنیل بنا دیا ہے اس لئے کہ اُس لفظ ''جرنیل'' میں وہ سارے احسانات سمو جاتے ہیں وہ ساری باتیں اندر آ جاتی ہیں۔

فرمایا سب کو پیدا کیا سب پہ میرا احسان ہے' سب کو وجود دیا سب پر میرا احسان ہے' سب کو زندگی دی سب پر میرا احسان ہے' سب کو روزی

www.naqshbandiaowaisiah.com

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کے فی البدیہہ خطبات پر مشتمل زیرِ طبع تفسیر قرآن حکیم

"اُکرم التفاسیر" سے اقتباس......

موضوع:۔ جادو کی حقیقت اور اس کا علاج

امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان منارہ ضلع چکوال

الحمدللّٰہ رب العلمین. والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعین.

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰنِ الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرحیمo

واتبعوا ماتتلوا الشیطٰن علیٰ ملکِ سلیمٰن. وما کفر سلیمٰن ولکن الشیطٰن کفرُوا یعلمونَ الناس السحر. وما اُنزل علیٰ الملکین ببابل ھاروتَ وماروتo

وما یعلمن من احدٍ حتیٰ یقولا انما نحنُ فتنۃٌ فلا تکفُر ...... ولو انھم امنوا واتقوا المثوبۃ من عنداللّٰہ خیرٌ لو کانو یعلمون

اللھم سبحٰنک لا علملنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیمo

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک من زانت بہٖ العُصُروا

شیطانوں نے لوگوں کو کفر سکھایا۔ وہ کفر کیا تھا۔ یعلمون الناس السحر. لوگوں کو جادو سکھایا۔ سلیمان علیہ السلام کی حکومت چونکہ انسانوں پر، جانوروں پر، پرندوں پر، حیوانوں پر، جنوں پر، ہوا پر بے شمار اشیاء پر اُن کی حکمرانی تھی اور سارے اُن کے ارشادات کی تعمیل کرتے، اُن کی بات سمجھتے اور اپنی بات اُن کی بارگاہ میں عرض کرتے تو لوگوں میں بھی شیطان نے ایک شوق پیدا کیا کہ سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمارے پاس بھی کچھ کمالات ہونے چاہیں اور اسکے لئے شیطانوں نے جادو کے نام پر لوگوں کو کفریہ کلمات سکھائے۔ جادو میں ایک عجیب بات یہ ہوتی ہے کہ چونکہ جادو میں کبھی انہیں "حاضرات" کہتے ہیں کبھی "موکل" کہتے ہیں کبھی اُن کا نام کوئی رکھتے ہیں کوئی بھی نام رکھ لیں تو ہوتے شیاطین ہی ہیں۔ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے تابع ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا، ہوتا یہ ہے کہ جادوگر اُن کے تابع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ بنیادی طور پر وہ شیاطین جو کچھ اُن کے بس میں ہے وہ بھی اس لئے کرتے ہیں کہ جو منتر شیطانوں نے سکھلائے اُن میں کفر ہوتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جادو کے منتر جو ہوتے ہیں اُن میں بہت سے قدیم زبانوں کے الفاظ ایسے استعمال کئے جاتے ہیں جن کا خود جادوگر کو بھی مفہوم نہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

جو اندازِ حکمرانی حضور ﷺ نے سکھلایا تھا' جو ریاست مدینہ بنا کر آپ ﷺ نے تربیت فرمائی تھی اُس اندازِ حکمرانی کو خطرہ ہے تو اُس کے لئے کیا کیا قربان کیا جائے گا۔ کربلا میں جا کر دیکھ لو آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر بسنے والی مخلوق کے اشرف ترین مسلمان' اللہ کے مقرب ترین بندے' رسول اللہ ﷺ کے جگر کے ٹکڑے قربان کرنے پڑ گئے' کہ اداؤں میں فرق نہ آئے۔ ادائیں وہی ہوں گی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ہیں' کسی دوسرے کی رائے کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی خواہ اُس کے لئے کتنی بھی قیمت چکانا پڑے۔ اگر کوئی کربلا سے نکلا' گردن کٹا کے نکلا' خاک وخون میں مل کے نکلا تو اُسے اندازہ ہوگا کہ ربیع الاول کسے کہتے ہیں پھر اُسے پتہ ہوگا' بعثت عالی کیا ہوتی ہے۔ پھر اُس کے پاس کوئی دلیل ہوگی کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی بات کر رہا ہوں۔ بعثت سے مراد کیا ہے؟ سب کچھ مٹ گیا نہ تو رہا نہ تیری آرزو رہی' نہ تو رہا نہ تیری خواہشات رہیں' نہ تو رہا نہ تیری اولاد رہی نہ تو رہا نہ تیرا مال رہا' نہ تو رہا نہ تیری جان رہی جو رہا تو ذکر خیر محمد رسول اللہ ﷺ کا رہا۔

ہم یہ جلسہ اس نقطے پر مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے منعقد کرتے ہیں کہ آپ صرف میلاد منا کر خوشی منا کر فارغ ہو جاتے ہیں اب تو دنیا میں کثیر آبادی مسلمانوں کی ہے میری ذاتی رائے میں لگ بھگ چھ سو کروڑ آبادی جو ہے دنیا کی اُس میں دو سو کروڑ کے لگ بھگ مسلمان ہیں اور باقی چار سو کروڑ میں دنیا کی ایک سو بائیس بڑی بڑی اقوام ہیں۔

ہمارے سامنے آج کا سوال ہے کہ مسلمان دنیا میں رسوا ہے۔ آج کا سوال ہے کہ مسلمان دنیا میں مظلوم ہے آج کا سوال ہے کہ مسلمان کا اور اسلام کا مستقبل کیا ہے۔ یہ فیصلہ آپ کے اور میرے ہاتھوں میں ہے۔ آج بھی اگر ہم اس نقطے پہ واپس آ جائیں تو آج بھی آپ کا ہے اور آنے والا کل بھی آپ کا ہے۔ لیکن بات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات والا صفات کے حوالے سے ہوگی میری آپ کی ساری قابلیتیں اس شرط کی محتاج ہیں کہ ہمارے دل میں بے پناہ چھوٹی چھوٹی محبتیں بے پناہ چھوٹی چھوٹی خواہش ہیں انہیں ہم قربان کر دیں اُن پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھیں اور سب سے اوپر ایک آرزو ہو کہ میں ہوں اور دامن رسول اللہ ﷺ ہو۔ ایک آرزو ہو میں ہوں اور بارگاہ محمد رسول اللہ ﷺ ہو پھر دیکھیں اللہ کریم انقلاب کی راہیں کیسے ہموار فرماتے ہیں کس طرح سے انقلاب آتے ہیں اور کس کس نعمت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ کسی کو شہادت سے کسی کو جنت کی بشارت سے' کسی کو غازی بنا کر اور روئے زمین کے ہر ذرے پر بندہ مومن کو اقتدار نصیب ہو جاتا ہے۔ آج ہو سکتا ہے اور انشاء اللہ ہوگا۔ یہ زمین اللہ کے نام سے خالی نہیں ہوگی بلکہ پاکستان کا نقشہ بدلے گا۔ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ نقشہ یہ ہے کہ سارا برصغیر پاکستان ہوگا انشاء اللہ لیکن یاد رکھیں ہوگا کربلا سے گزر کر۔ آپ دیکھ رہے ہیں دنیائے کفر کی طاغوتی طاقتیں ایک جگہ مجتمع ہو رہی ہیں آج اس برصغیر کا ایک حصہ طاغوتی طاقتوں کا مرکز بنتا جا رہا ہے اور اس کا ایک حصہ نعرہ تکبیر سے گونج رہا ہے۔ یہ ٹکرائیں گے' فتح اللہ کے نام کو ہوگی اور سارا برصغیر ریاست اسلامی بن کر روئے زمین پر احیائے اسلام کا سبب بنے گا۔ اگر ہم آج اس طرف پلٹ آئیں تو اللہ ہمیں توفیق دے دے گا ورنہ جو پلٹے گا وہ اس سعادت سے بہرہ ور ہوگا۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

www.naqshbandiaowaisiah.com

جہاد اور فساد کا فرق

سب سے پہلے غیر مسلم کی بجائے، مسلمان کو جہاد اور فساد میں تمیز سیکھنی چاہئے، جہاد ہر وہ کام ہوگا جو اللہ کی دوستی کے لئے ہو۔ کیا بے گناہوں کا خون اللہ سے دوستی کا سبب ہے؟ کسی کے گھر جلا دینا اللہ کی دوستی کا سبب ہے؟ اللہ کی مخلوق کو ایذا پہنچانا کیا اللہ کی دوستی کا سبب ہے؟

امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال

اعوذ باللہ من الشیطٰنِ الرجیم○

بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم○

ام حسبتُم ان تترکوا ولما یعلم اللہُ الذین جھدوا منکُم ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہِ ولا المومنین ولیجتہ واللہ خبیراً، بما تعملون.

اللھُم سبحنک لا علملنا الا ماعلمتنا انکَ انت العلیم الحکیم○

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبکَ من زانت بہِ العُصُروا

ارشاد باری ہے کہ لوگو! تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہیں بغیر حساب کتاب کے، بغیر کسی پوچھ گچھ کے، بغیر کسی آزمائش کے یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ یہ بات جانچیں گے جب تک یہ بات واضح نہ ہو جائے کہ کن لوگوں نے جہاد کیا ...... جہاد کیا ہے؟ اللہ کے سوا اللہ کے حبیب ﷺ کے سوا اور اللہ اور اس کے رسول کو ماننے والے اللہ کے مومن بندوں کے علاوہ کسی سے دوستی نہ کی جائے۔

اب رہی یہ بات کہ ہم زبانی کیا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پر ہمارا عمل کیا ہوتا ہے۔ زبان سے ہم کیا کچھ کہتے ہیں اور ہمارا کردار کس بات کی شہادت دیتا ہے تو فرمایا! اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اسے بتائے یا کسی کے دعویٰ پر وہ یقین کرے بلکہ واللہ خبیر، بما تعملون تمہارے کردار سے تمہارے عمل سے ہر آن اور ہر حال وہ باخبر ہے۔

یہاں جہاد کی بڑی خوبصورت سی وضاحت ہو جاتی ہے۔ آجکل جدید عہد میں جہاد اور ظلم، جہاد اور دہشت گردی کو گڈمڈ کر دیا گیا ہے اس کی وجہ صرف یہی نہیں ہے کہ جہاد کی تعبیر غیر مسلم اقوام غلط کرتی ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک حد تک ہمارا کردار ہماری آپس کی خانہ جنگیاں، ہماری آپس کی قتل و غارت، عبادت گاہوں پر حملے، مساجد میں لاشیں، بازاروں میں دھماکے اور راہ چلتے مسافروں کا قتل، جب ہم ان چیزوں کو بھی جہاد کہتے ہیں اور جہاد کے نام پر اس طرح کے واقعات عمل میں لاتے ہیں تو اس وقت غیر مسلم اقوام بھی ایک حد تک ان واقعات کا سہارا لے کر کہہ اٹھتے ہیں کہ جسے یہ جہاد کہتے ہیں یہ دہشت گردی ہے جہاد کی بنیاد یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سے دوستی کریں۔ اللہ سے دوستی سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی ذات اور صفات پر ایمان لائے، اللہ کو اپنا رب اور پروردگار مانے، اللہ کو حاضر و ناظر مانے، اللہ کو اپنا معاون و مددگار مانے اور کوئی لمحہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

اپنا اس کی معیت سے خالی نہ سمجھے۔ ہر حال میں یہ جانے کہ اللہ میرے ساتھ ہے۔ یہ سب سے بڑا جہاد ہے۔ جب اللہ پر ایمان ہوگا تو اس کی اطاعت لازمی ہوگی اور اطاعت الٰہی کیا ہے؟ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے اللہ کے نبی ﷺ کی اطاعت کا حق ادا کیا اس نے اللہ کی اطاعت کا حق ادا کر دیا اور نبی ﷺ کی اطاعت کا اندازہ کیسے ہوگا اس کی پہچان کیا ہوگی؟ فرمایا! اس کی دوستی ان لوگوں کے ساتھ ہوگی جو اللہ اور اللہ کے رسول کے اطاعت گزار ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں یا اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر ایمان ہی نہیں لاتے' ان سے ان کی دوستی نہیں ہوگی دوستی میں بھی سمجھنے کی بات یہ ہے کہ دوستی نہ ہونا اور بات ہے اور دشمنی نہ ہونا ایک اور بات ہے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ غیر مومن سے دوستی نہیں ہوگی تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ جو ایمان نہیں لاتا ہم اس کے دشمن ہو گئے ہیں بلکہ دشمنی ایک بالکل مختلف چیز ہے کتنے لوگ ہیں دنیا میں جن سے ہماری دوستی تو نہیں ہے لیکن ان کے ساتھ کوئی دشمنی بھی نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں' ماحول میں' خاندان میں' ہمارے اردگرد' جہاں ہم کام کرتے ہیں' جاب کرتے ہیں وہاں کتنے لوگ ہیں جن سے ہماری دوستی نہیں ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ان سے ہماری دشمنی ہے۔ اسلام' سلامتی کا مذہب ہے اور اسلام کی دشمنی اگر ہے تو وہ ظلم کے ساتھ ہے' زیادتی کے ساتھ ہے' جہالت کے ساتھ ہے۔ ہر ظلم' ہر زیادتی' جہالت کا ثمر ہوتی ہے۔ کفر بجائے خود جہالت کا پھل (نتیجہ) ہے اس لئے علماء حق کا ارشاد یہ ہے کہ اسلام' کفر یا کافر کے خلاف نہیں ہے اسلام جہالت کے خلاف ہے اسلام ایک نور ہے جو ظلمت کے خلاف ہے۔ اسلام علم ہے جو جہالت کے خلاف ہے' اسلام اللہ کی پہچان ہے جو نہ پہچاننے کے خلاف ہے۔ نہ جاننا' نہ پہچاننا اس سے بڑی جہالت کیا ہوگی؟ تو بنیادی طور پر اسلام جہالت کے خلاف ہے۔ جہالت ہی کا پھل کفر ہے' جہالت کا ہی پھل ظلم ہے' جہالت ہی کا پھل جور و جفا ہے تو جہاں جہالت ہوگی اسلام اس کی مخالفت کرے گا اور یہی مخالفت جہاد کہلائے گی۔ اگر کوئی شخص ایمان نہیں لاتا لیکن وہ پرامن شہری کے طور پر رہتا ہے تو اسلام اس کی جان' مال اور آبرو کی حفاظت کرے گا' اسے انسانی حقوق سارے کے سارے دے گا اس انداز سے پہ کوئی کسی کی جان لے لے کہ میرا عقیدہ اور طرح کا ہے اور اس کا عقیدہ اور طرح کا ہے تو یہ جہاد نہیں ہوگا۔ میں بریلوی ہوں یہ دیوبندی ہے اس لئے اسے قتل کر دیا جائے یہ جہاد نہیں ہوگا بلکہ یہ فساد ہوگا میں سنی ہوں یہ شیعہ' میں اسے گولی مار دوں یہ جہاد نہیں یہ فساد ہے۔ چونکہ ہر بندے کو دو حق حاصل ہیں۔ ایک زندہ رہنے کا حق۔ زندگی وہی لے سکتا ہے جس نے عطا کی ہو۔ جو زندگی دے نہیں سکتا وہ لے نہیں سکتا۔ کسی مرنے والے کو اگر ہم ایک پل کی حیات دے نہیں سکتے تو کسی زندہ کی حیات ہمیں لینے کا اختیار کب ہے ہاں' جب وہ جس نے زندگی دی ہو وہ کسی کے قتل کا حکم دے' اس کا قانون کسی کے قتل کا حکم دے اس کا دین اس کا نبی کسی کی جان لینے کا حکم دے تو وہ اللہ کے حکم پر عملدرآمد ہوگا۔ اس کے لئے ادارے ہیں اس کے لئے حکومتیں بنتی ہیں اس کے لئے ایک ادارہ بنتا ہے جو معاشرے پر قانون نافذ کرتا ہے اسے حکومت کہتے ہیں تو احکام کا نفاذ حکومت کی ذمہ داری ہے کسی فرد واحد کی' میری اور آپ کی نہیں ہے۔ جس طرح عدالت کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ وہ کسی کو سزائے موت دے دے' یہ جتنے سیشن جج یا ہائی کورٹ کے جج کسی کو سزائے موت دے دیتے ہیں اور اسے پھانسی ہو بھی جاتی ہے' تو کبھی آپ نے دیکھا کہ کسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

خاندان نے تلاش کیا ہو کہ اس جج کا خاندان کون ہے' اس کا گھر کہاں ہے ہم اس سے دشمنی کریں گے' اس کے بیٹے کو مار دیں گے یا اس کو قتل کر دیں گے' کبھی یہ ردعمل ہوا ہے۔ کیوں نہیں ہوتا؟ اس لئے کہ وہ از خود اپنی پسند سے نہیں کرتا' قانون کا حکم نافذ کرتا ہے۔

ایک آدمی ہمارے سامنے قتل کرتا ہے ہم عدالت نہیں ہیں' اتھارٹی نہیں ہیں ایک عام فرد ہیں ہماری حیثیت یہ ہے کہ عدالت کے سامنے اس کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو قتل کرتے دیکھا ہے۔ یہ تو ہماری قانونی حیثیت ہے لیکن اگر ہم کہیں کہ یہ قاتل ہے اور اسے قتل کر دیا جانا چاہئے ہم اسے قتل کر دیں تو یہ دوسرا قتل ہوا اور ہم پر قتل کا مقدمہ بھی بن جائے گا اور اس کے وارثوں کی ہمارے ساتھ دشمنی بھی بن جائے گی اس لئے کہ کسی فرد واحد کو احکام کے نفاذ کا اختیار نہیں ہے۔ اب رہی یہ بات کہ حکومت اسلام نافذ نہیں کرتی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم اسلام پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم اس نظام میں خوش ہیں جو حکمرانوں نے ہمیں دے رکھا ہے ذاتی طور پر ہم اس پر خوش ہیں اور اس میں رہنا چاہتے ہیں باہر کے ممالک کو چھوڑ دیجئے مغربی ممالک میں اگر سود کا نظام ہے تو وہاں سود لینا دینا مجبوری ہے بلا سود کاروبار ہو نہیں سکتا۔ باہر کے ممالک میں آپ کو نماز کی چھٹی نہیں ملتی' ان کے اپنے اوقات کار ہیں اور آپ کو اپنے اوقات کار ان کے ساتھ ایڈجسٹ کرنے پڑتے ہیں۔ وہ آپ کو اس طرح گلی گلی میں مساجد نہیں بنانے دیتے اس لئے کہ ان کے اپنے طریقہ کار ہیں اور سینکڑوں مساجد ایسی ہیں جو عام گھروں کی طرح ہیں آپ وہاں پر الگ طرح کی عمارت نہیں بنا سکتے لیکن یہاں وطن عزیز میں تو ایسی کوئی پابندی نہیں ہے آپ جہاں چاہیں مسجد بنا سکتے ہیں آپ جس طرح چاہیں کاروبار کر سکتے ہیں۔ اگر حکومت کا نظام سودی ہے تو وہی بنک بلا سودی کام بھی کرتا ہے اور اگر آپ اپنی رقم بلا سود کے رکھنا چاہیں تو کوئی آپ کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ بنک رکھتا ہے اور جو سود پر رکھتے ہیں انہیں سود دیتا ہے اور جو سود پر نہیں رکھتے ان سے تو الٹا وہ اپنے اخراجات وصول کرتے ہیں کہ ہم تمہاری رقم کی نگہداشت کر رہے ہیں۔

ہم نے کتنے زور لگائے' کتنی مومنٹیں چلائیں کہ سود کا نظام ختم ہو جائے اور اللہ کرے کبھی ختم ہو جائے' اس طرح پیش رفت ہو رہی تھی کہ حالات نے ایک اور پلٹا کھایا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتنے لوگ ہیں معاشرے میں جنہوں نے رضا کارانہ طور پر سود لینا چھوڑ دیا ہے۔ میں نے اچھے بھلے پارساؤں کو دیکھا ہے۔ میں نے ایسے دوستوں کو دیکھا ہے جو عمر تبلیغی چلوں میں لگا چکے ہیں' ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو تہجد کے لئے جائیں تو اشراق پڑھ کر آتے ہیں اور مغرب کے لئے جائیں تو عشا پڑھ کر مسجد سے اٹھتے ہیں ایسے ایسے لوگوں کو میں نے دیکھا ہے جنہوں نے بعض اوقات دس پارے روزانہ تلاوت کی ہے اور تین دنوں میں قرآن ختم کیا ہے لیکن جب ان کے حسابات پوچھے تو وہ سود پر تھے۔ کہا کہ حضرت! یہ کیا ہے؟ آپ اتنی محنت کرتے ہیں' اتنا مجاہدہ کرتے ہیں ...... او جی دیکھیں! نظام ایسا ہے جب نظام بدلے گا تو ہم بھی بدل جائیں گے۔ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ نظام بدلے گا تو آپ بدلیں گے جب آپ بدلیں گے تو نظام بدلے گا جب ہم بدلیں گے تب نظام بدلے گا تو جو کوشش کر رہے ہیں اللہ انہیں ان کا اجر دے گا لیکن نظام کا بدلنا ممکن نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ نظام لوگوں کے لئے ہوتا ہے اور لوگوں سے بنتا ہے لوگ یا انسان نظام سے نہیں بنتے۔ جب لوگ ایک طرز معاشرت کو قبول کر لیتے ہیں تو کسی کا دماغ خراب ہے کہ ان کے لئے وہ کوئی سہولت تلاش کرے۔ کونسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

حکومت ایسی ہے جو لوگوں پر جبر کر کے اپنے لئے مسائل پیدا کرے۔ اگر ہم خود احکام الٰہی پر کاربند ہونا نہیں چاہتے' ہمارا کردار یہ ہے کہ ہماری خواتین' ہماری بہو بیٹیاں' جنگل میں گھاس کاٹنے جاتی ہیں' لکڑی کاٹنے جاتی ہیں' درندے ہوتے ہیں وہاں ویرانی ہوتی ہے اکیلا پن ہوتا ہے لیکن وہ جاتی ہیں۔ اسی بہو بیٹی سے کہا جائے کہ بازار سے سودا سلف لے آئے تو وہ جانے سے ہچکچاتی ہے اور نہیں جاتی۔ جہاں درندوں کا خطرہ ہے وہاں وہ فصل کاٹنے بھی جاتی ہے وہاں وہ اپنے مویشی چرانے یا انہیں واپس لانے یا چھوڑنے بھی جاتی ہے' جلانے کے لئے لکڑیاں لینے جاتی ہے جانوروں کا چارہ کاٹنے جاتی ہیں لیکن جہاں نرے انسان ہی انسان ہیں وہاں جانے سے وہ ڈرتی ہے۔

میرے خیال میں پاکستان میں الحمدللہ اتنے لوگوں کو حج کی سعادت نصیب ہوئی ہے کہ خاص کر ہمارا جو تاجر طبقہ ہے اس میں تو شاید ہر دوسرا بندہ یا شاید اس سے بھی زیادہ لوگ حاجی ہوں گے اور صرف ایک دفعہ حج نہیں بلکہ ہر سال حج کرتے ہیں یا سال میں کئی بار عمرے کرتے ہیں اب حج ایک عجیب عبادت ہے صاحب نصاب پر رب کریم نے حج فرض کیا ہے' صاحب استطاعت پر اور زندگی میں ایک بار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان خواہ کیسا بھی ہو' اس میں نور ایمان ہو اور وہ دو ان سلے کپڑوں میں بیت اللہ کے سامنے اللہ سے روبرو بات کرے' اللھم لبیک لا شریک لک لبیک کہ اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں اور میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ یہ میدان حشر کا نقشہ ہے۔ قیامت کو جس طرح دو ان سلے کپڑوں میں' کفن کی دو چادروں میں ہم اٹھیں گے اسی طرح دو ان سلی چادریں اوڑھ کر جب ہم بیت اللہ کے سامنے اللہ سے اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ میں حاضر ہوں تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ حج بندے کو اس طرح گناہ سے پاک کر دیتا ہے جس طرح کہ وہ آج پیدا ہوا ہو دنیا میں۔ گناہ کی مغفرت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی گناہ سے اجتناب کرتا ہے' بچنا شروع کر دیتا ہے۔ ہم اپنے تاجر طبقے کو ہی دیکھ لیں جن میں ہر دوسرے طبقہ سے زیادہ حاجی ہیں لیکن کیا کوئی ایک بندہ یہ یقین کر سکتا ہے کہ جو وہ قیمت بتا رہے ہیں وہ صحیح ہے؟ کوئی ایک دکان بھرے شہروں میں ایسی ہے کہ جس پہ آدمی بے دریغ جائے اور اس طرح سے سودا خرید سکے کہ جو مال مجھے دے رہا ہے وہ مال بھی درست ہے اور جو قیمت بتا رہا ہے وہ قیمت بھی درست ہے؟ تو پھر ہمارے حج بھی سیر و سیاحت ہو گئے' ہم چل پھر کر آ گئے' ہم نے سیر کر لی لیکن جو مقصد تھا جو حاصل تھا وہ ہمارے پاس نہیں ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روک دیتی ہے۔ کتنے لوگ ہیں جنہیں نماز نے فحش کلامی سے' بے حیائی دیکھنے سے' بے حیائی سننے سے یا غیر شرعی کام کرنے سے روکا ہے؟ ہم مسجد میں بیٹھ کر بھی جھوٹ بول جاتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی بات کرتے ہیں اور وہ بات غلط ہوتی ہے اور میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ ایک شخص نے نماز سے سلام پھیرا۔ میں نے اس سے بات پوچھی' اس نے مجھ سے جھوٹ کہا۔ حالانکہ اس کی داڑھی سفید تھی اور اتنی بڑی داڑھی تھی۔ کیسی عجیب بات ہے! یعنی ہم پر نہ سجدہ اثر کرتا ہے نہ طواف اثر کرتا ہے نہ کتاب الٰہی اپنا اثر چھوڑتی ہے تو جو بات ہم جہاد کے نام پر کریں گے وہ جہاد کم اور فساد زیادہ ہوگا۔ اس میں ہم بڑھتے ہیں' دوڑتے ہیں کہ فلاں کو مار دوں' فلاں کو اڑا دو' فلاں کو یہ کر دوں' فلاں کو وہ کر دوں تو جہاد کی بنیاد تو یہ ہے کہ اپنی ذات سے شروع کیا جائے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے' مدینہ منورہ میں نزول

www.naqshbandiaowaisiah.com

تلاش کی کہ تجارت میں دیانت شرط ہے۔ جو مال کہو وہ مال ہونا چاہئے اور جو اس کی قیمت لو وہ جائز ہو۔

نبی علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لا رہے تھے بازار میں غلے کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان چمکتے دانوں کے ڈھیر میں دست اقدس ڈالا تو اندر سے وہ گیلے تھے۔ دکاندار سے پوچھا کہ یہ اندر سے تو گیلے ہیں اس نے کہا یا رسول اللہ! چونکہ گرد ہوتی ہے اس میں اور مٹی ہوتی ہے تو جب بیچنے کے لئے رکھتے ہیں تو ایک دفعہ پانی سے چھان لیتے ہیں جس سے ساری گرد مٹی پانی میں بیٹھ جاتی ہے اور دانے صاف ستھرے ہو جاتے ہیں تو یہاں باہر ڈھیر کر دیا جاتا ہے' دھوپ لگتی ہے خشک ہو جاتے ہیں۔ فرمایا' لیکن ابھی اگر کوئی گاہک آ جائے تو اسے بتانا کہ اندر ہاتھ ڈال کر دیکھ لے' اندر سے گیلے بھی ہیں۔ جب تک سوکھ نہ جائیں تب تک اگر کوئی خریدار آئے تو اسے یہ نہ کہنا کہ اوپر سے دیکھ کر سودا کر لے۔ اسے بتانا کہ اندر ہاتھ ڈال کر دیکھ لے۔ یہ آج سے چودہ صدیاں پہلے کا تجارت کا اصول ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ عطا فرما رہے ہیں کہ جو کچھ دوا اس کی حقیقت کا گاہک کو پتہ ہونا چاہئے اور اس سے جائز قیمت لی جائے۔

آج عالم یہ ہے کہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ ہم غیر مسلم ممالک سے دوا منگواتے ہیں تو اس میں وہ چیزیں پوری ہوتی ہیں جو اس پر لکھی ہوتی ہیں اور ہمارے اپنے ملک میں جو بنتی ہیں اس میں وہ چیزیں نہیں ہوتیں۔ اوپر تفصیل دی ہوتی ہے۔ اب اس میں کستوری' مشک وغیرہ لکھا ہے پیکنگ پر۔ اب وہ پانچ صد روپیہ کی تولہ ہے اور یہ پانچ روپیہ کی پانچ تولہ دے رہا ہے۔ تو اس میں کیا ہوگا۔ یعنی اس میں کس نے عنبر ڈالا ہوگا' کس نے کستوری ڈالی ہوگی کہ جس کے اجزا میں تو آپ نے لکھ دی' ڈبے پر تو لکھ دی ہے لیکن وہ معجون یا جو گولیاں آپ دے رہے ہیں وہ پانچ روپیہ کی چھٹا تک دے رہے ہیں اور وہ پانچ سو روپیہ کا ایک تولہ ہے۔ اس میں کیسے شامل کر لیا۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ مجھے یہاں گھٹنے میں درد تھا۔ میں ان دنوں لاہور میں تھا۔ ڈاکٹر عرفان نے مجھے ایک ٹیوب لکھ دی۔ پاکستان سے بنی ہوئی ٹیوب ہمیں لاہور سے مل گئی۔ میں لگاتا رہا کوئی فرق نہ پڑا۔ میں جب یہاں آیا تو مجھے خیال گزرا کہ اس طرح کی ایک ٹیوب کبھی میں نے اپنی الماری میں رکھی تھی۔ وہ میں نے تلاش کی۔ مجھے مل گئی۔ اس پر جب میں نے تاریخ پڑھی تو وہ پانچ سال پہلے ایکسپائر ہو چکی تھی کہ اب اس کے بعد اس کی گارنٹی ختم ہے کام کرے کرے' نہ کرے نہ کرے۔ میں نے سوچا کہ میں نے جلد پر ہی لگانی ہے' کھانی تو ہے نہیں' زیادہ سے زیادہ یہی ہے ناں کہ فائدہ نہیں دے گی۔ رات کو میں نے وہ گھٹنے پر مل لی اور سو گیا۔ صبح اٹھا تو درد کو آرام تھا۔ اس نسخہ کی جو دوا پاکستانی خریدی اس میں کچھ نہیں تھا جو نئی تھی اور تازہ تھی۔

تو کفر ہم پر کیوں غالب ہے' ان امور میں وہ ہم پر غالب ہے جو امور اس نے ترقی کے اسلام سے مسلمانوں سے سیکھ لئے۔ ہم کہتے ہیں کہ ساری دنیا کا کفر متحد ہو گیا ہمارے خلاف لیکن یہ اتحاد کا سبق تو قرآن نے دیا ہے کہ مومن' مومن کا دوست اور بھائی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مومن اس طرح ہیں جس طرح جسم کے اعضاء و جوارح۔ ہاتھ پاؤں۔ آنکھ' ناک' کان اگر ایک کو تکلیف ہو تو سارا جسم تڑپتا ہے۔

آج عالم یہ ہے کہ کسی ایک کافر کو چھیڑو سارا عالم کفر کھڑا ہو جاتا ہے اور مومن خود مومن کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے اس کی تباہی کے اسباب کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ ہم نے ایک طریقہ تلاش کر لیا

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے کہ چندہ دے دو' دیگیں پکا دو' ختم دلوا دو یہ ساری چیزیں اگر جائز طریقہ سے کی جائیں تو نفلیات میں آتی ہیں اگر ان میں کوئی بدعت شامل نہ کی جائے۔ ان میں کوئی غیر شرعی طریقہ شامل نہ کیا جائے تو زیادہ سے زیادہ مستحبات میں سے یا آپ اسے نفلی عبادت کہہ لیں گے لیکن اگر فرض چھوڑ دیے جائیں تو نفل کیا کریں گے۔

''فرض'' ہوتا ہے ''سرمایہ'' اور نفل ہوتا ہے اس پر منافع۔ جو آدمی سو روپیہ خرچ کرتا ہے وہ اگر پانچ روپیہ منافع کما لے تو بڑی بات ہے۔ لیکن اگر وہ صرف منافع لے لے اور جو اصل زر ہے چھوڑ دے تو اس نے کمایا یا پچانوے روپے کھو دیئے۔ تو جو اسلامی اصول اور ضابطے ہیں' اسلامی اخلاقیات جو ہیں' اسلامی ایمانیات جو ہیں' اسلامی کردار جو ہے اسے اپنانا پہلا جہاد ہے اور سب سے بڑا جہاد ہے۔ پھر اس کے بعد جس بات کو اللہ کا قرآن ظلم کہتا ہے' جس بات کو اللہ کا حبیب ﷺ زیادتی قرار دیتا ہے' اور اسے روکنے کا حکم دیتا ہے' اس لئے نہیں کہ ہم نے اس کام کو برا سمجھا' ہمیں پسند نہیں آیا ہم اس کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ نہیں' ہمیں اس کا کوئی حق نہیں ہم اپنی پسند ختم کر چکے ہیں ان اللّٰہ اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنتہ جس کسی نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہا اس نے اپنی جان اور مال بیچ دیا اللہ کے ہاتھ۔ اب اس کی پسند ختم ہو گئی۔ اب پسند اللہ کی اور اللہ کے رسول کی ہے۔ ہمیں فیصلے کا اختیار نہیں ہے' ہمارا کام اطاعت کرنا ہے۔ جہاں اللہ حکم دے' جہاں اللہ کا حبیب ﷺ حکم دے وہاں اگر ہمیں لڑنا بھی پڑے گا تو اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہو گی۔ معیت باری ہمارے ساتھ ہو گی لیکن اگر فیصلے ہمارے اپنے ہوں گے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم باغی قرار پائیں گے۔ اگر کوئی چیز ذاتی طور پر ناپسند ہے۔ دیکھیں! یہ بڑے نازک معاملات ہوتے ہیں۔ خیبر کی جنگ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک یہودی کو گرایا' مقابلے میں گرا لیا' تلواریں ٹوٹ گئیں یا چھوٹ کر گر گئیں۔ وہ دست بدست لڑائی پر آ گئے اور انہوں نے اسے گرا لیا' اس کے سینے پر گھٹنا رکھ کر بیٹھ گئے اور خنجر نکال کر جب اسے مارنے لگے تو اس نے ان کے رخ اقدس پر تھوک دیا۔ اب اور تو وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا تو اس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چہرے پر تھوک دیا تو جو خنجر اس کے سینے کے قریب پہنچ چکا تھا وہیں آپ کا ہاتھ رک گیا اور آپ اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے وہ حیران رہ گیا کہنے لگا کہ میں تو سمجھا تھا کہ آپ مجھے ایک خنجر کی جگہ سو خنجر ماریں گے اور میری لاش بھی خراب کر دیں گے' مجھے مارتے چلے جائیں گے غصے میں مگر یہ کیا؟ اس نے کہا' آپ نے مجھے چھوڑ کیوں دیا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ذاتی غصہ کی وجہ سے نہیں لڑ رہا تھا میں اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت میں تیرے ساتھ برسر پیکار تھا۔ جب تم نے میرے منہ پر تھوکا تو میں بھی انسان ہوں' مجھے ذاتی طور پر غصہ آ گیا کہ اس کا سینہ چھلنی کر دیا جائے تو میں تمہیں چھوڑ کر کھڑا ہو گیا کہ نہیں' مجھے بندوں کو مارنے کا اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے لئے کسی کو قتل کرنے کا مجاز نہیں ہوں۔ میں نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کا عہد کیا ہے ان کے حکم سے کرنا اور بات ہے مگر میں اپنی مرضی سے کسی کا سر قلم نہیں کر سکتا۔ اور یہ وہ لمحہ تھا جب ایک یہودی کو نور ایمان نصیب ہو گیا۔ مذہب تو اس کا نام ہے!

اسلام اللہ کے بندوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کردار سے پھیلا ہے' ان کے حسن سلوک سے پھیلا ہے' اسلامی اصولوں پر ان کے حسن عمل سے پھیلا ہے۔ آج ہم نام اسلام کا لیتے ہیں' دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں اور کردار ہمارا اپنی پسند کا ہوتا ہے۔ ٹارگٹ ہم اپنی مرضی سے منتخب کرتے ہیں اور جسے ناپسند

www.naqshbandiaowaisiah.com

کریں اس کے قتل کے لئے بندے بھیج دیتے ہیں کہ مجھے اچھا نہیں لگا اسے مار دو۔ اس نے میرا یہ نقصان کیا ہے اس کی ٹانگ توڑ دو۔ اس نے میرے خلاف بات کی ہے اس کی زبان کاٹ دو اور پھر اسے ہم جہاد کا نام دیتے ہیں جس کی وجہ سے کافر بھی دہشت گردی اور جہاد میں تمیز نہیں کرتا۔ آج ہمیں شکوہ تو یہ ہے نا کہ مغرب جہاد اور دہشت گردی میں تمیز نہیں کرتا' مغرب کا دباؤ ہماری حکومت پر ہے اور ہماری حکومت بھی جہاد اور جہادی تنظیموں پر' پابندیوں پر پابندیاں لگائے چلی جا رہی ہے لیکن کیا ہم یہ سوچنے کا تکلف کریں گے کہ جسے ہم جہاد کہتے ہیں کیا وہ واقعی جہاد ہے کہیں فساد تو نہیں۔

جب عقیدہ رکھنے کا اختیار اللہ نے دیا ہے تو ہم کسی کو عقیدہ کی بنیاد پر کیوں قتل کرتے ہیں۔ جب زندہ رہنے کا حق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو ہم کسی کی جان کیوں لیتے ہیں' جب کسی کا مال اس کا حق ہے' ہمارا نہیں تو ہم کیوں چھینتے ہیں اور اگر اس چھینا جھپٹی کو ہم جہاد قرار دیں گے تو یہ ہم کافر کے لئے غیر مسلم کے لئے ایک موقع پیدا کریں گے کہ وہ ہمارے جہاد کے جذبہ کو دہشت گردی سے تعبیر کرے اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم ہونے تک جہاد جاری رہے گا اور اللہ کے بندے جہاد کرتے رہیں گے۔

جہاد شروع ہوتا ہے ذاتی کردار سے' اپنے ایمان سے' اپنے یقین سے اور جہاد ختم ہوتا ہے ظلم کے خلاف جان بھی جان آفرین کے سپرد کر دینے سے۔ جہاد کی ابتدا ہے اپنی ذات سے اور اس کا کمال ہے کہ ہم دوسروں کے آرام کے لئے' دوسروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے' دوسروں کی جان مال آبرو کے تحفظ کے لئے اپنی جان بھی نچھاور کر دیں تو برادران عزیز' میری گزارش عامتہ المسلمین سے ہے کہ خدا کے لئے آپ خود جہاد اور فساد میں تمیز پیدا کریں اپنے کردار سے' اپنی سوچ سے' اپنی گفتار سے' اپنی تقریروں سے جہاد کو اس کے حقیقی معنوں پہ رہنے دیں اور فساد کو ہمیشہ فساد ہی کہیں۔ کون ہے جو آپ کو اللہ کو واحد ماننے سے روکے؟ کون ہے جو ہمیں اللہ کے حبیب ﷺ کی محبت سے روکے؟ کون ہے جو ہمیں کتاب الٰہی پر عمل کرنے سے روکے؟ دنیا میں ایسا کوئی نہیں ہے۔ ہاں! ہم خود اور ہمارا نفس۔ ہم تاویلیں گھڑتے ہیں' ہم تعبیریں کرتے ہیں' بہانے تلاش کرتے ہیں اور اپنی برائیوں کو چھپانے کے لئے ان پر خوبصورت لیبل لگاتے ہیں۔ لیکن اللہ کریم فرماتے ہیں۔ واللہ خبیرٌ بما تعملون. تمہارے لیبل نہیں پڑھے جائیں گے' تمہارے دعوے نہیں سنے جائیں گے بلکہ جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے۔ اور مجھے دکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ ہم جہاد کا حق تو ادا نہ کر سکے' دنیائے اسلام ظلم و بربریت کی زد میں ہے' مسلمانوں کا خون پانی سے بھی ارزاں ہے' بھوک اور افلاس مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے' عام مسلمان دنیا کے کسی ملک میں بھی ہے آزمائش اور ابتلا میں ہے اور چند حکمران عیاشی میں مصروف ہیں۔ ہم نہ عام آدمی کو ظلم سے بچا سکے نہ حکمرانوں کو عیاشی سے روک سکے اس لئے کہ ہم خود جہاد سے ناآشنا ہو کر فساد کی راہ پر نکل گئے۔ ہمارے فساد نے ظلم کو بڑھنے کا موقع دیا۔ یاد رکھیں! ظلم عدل سے ختم ہوتا ہے اور ظلم کے مقابلے میں ظلم شروع کر دیا جائے تو ظلم بڑھتا ہے رکتا نہیں۔ لہٰذا ضروری کہ ہم اپنے کردار سے ایک حد قائم کریں کہ یہ جہاد ہے اور اس کے باہر فساد ہے۔ پھر نہ کوئی آپ کے جہاد پر پابندی لگا سکے گا نہ کوئی آپ کو جہاد سے روک سکے گا بلکہ آپ کا وہ جہاد ثمر آور ہوگا اللہ کی مدد ساتھ ہوگی' اس کی معیت ساتھ ہوگی۔ حکمران بھی سیدھے ہوں گے' حکومتیں بھی سیدھی ہوں گی نظام بھی بدلیں گے بشرطیکہ ہم خود اپنے آپ کو بدلنے میں کامیاب ہو جائیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کے فی البدیہہ خطبات پر مشتمل زیرِ طبع تفسیر قرآن حکیم

"اَکرمُ التفاسیر" سے اقتباس......

موضوع:۔ جادو کی حقیقت اور اس کا علاج

امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان منارہ ضلع چکوال

الحمدللّٰہ رب العلمین. والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعین.

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰنِ الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرحیمo

واتبعوا ماتتلوا الشیطن علیٰ ملکِ سلیمٰن. وما کفر سلیمٰن ولکن الشیطٰن کفرُوا یعلمونَ الناس السحر. وما اُنزل علیٰ الملکین ببابل ھاروتَ وما روتo

وما یعلمن من احدٍحتیٰ یقولا انما نحنُ فتنتۃٌ فلا تکفُر.......... ولو انھُم امنوا واتقو المثوبتۃٌ من عنداللّٰہ خیرٌ لو کانو یعلمون

اللھُم سبحٰنک لا علملنا الا ما علمتنا انکَ انت العلیم الحکیمo

مولای صل وسلم دائما ابداً علیٰ حبیبک من زانت بہِ العُصُروا

شیطانوں نے لوگوں کو کفر سکھایا۔ وہ کفر کیا تھا۔ یعلمون الناس السحر. لوگوں کو جادو سکھایا۔ سلیمان علیہ السلام کی حکومت چونکہ انسانوں پر' جانوروں پر' پرندوں پر' حیوانوں پر' جنوں پر' ہوا پر بے شمار اشیاء پر اُن کی حکمرانی تھی اور سارے اُن کے ارشادات کی تعمیل کرتے' اُن کی بات سمجھتے اور اپنی بات اُن کی بارگاہ میں عرض کرتے تو لوگوں میں بھی شیطان نے ایک شوق پیدا کیا کہ سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمارے پاس بھی کچھ کمالات ہونے چاہیں اور اسکے لئے شیطانوں نے جادو کے نام پر لوگوں کو کفریہ کلمات سکھائے۔ جادو میں ایک عجیب بات یہ ہوتی ہے کہ چونکہ جادو میں کبھی انہیں" حاضرات" کہتے ہیں کبھی" موکل" کہتے ہیں کبھی اُن کا نام کوئی رکھتے ہیں کوئی بھی نام رکھ لیں تو ہوتے شیاطین ہی ہیں۔ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرے تابع ہیں لیکن ایسا نہیں ہوتا' ہوتا یہ ہے کہ جادوگر اُن کے تابع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ بنیادی طور پر وہ شیاطین جو کچھ اُن کے بس میں ہے وہ بھی اس لئے کرتے ہیں کہ جو منتر شیطانوں نے سکھلائے اُن میں کفر ہوتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جادو کے منتر جو ہوتے ہیں اُن میں بہت سے قدیم زبانوں کے الفاظ ایسے استعمال کئے جاتے ہیں جن کا خود جادوگر کو بھی مفہوم نہیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

پتہ ہوتا وہ الفاظ کفریہ ہوتے ہیں۔

پھر یار لوگوں نے نزول قرآن کے بعد قرآن حکیم کو بھی معاف نہیں رکھا اور قرآن کی آیات جو ہدایت کا سبب تھیں اور جو شفا تھی دلوں کے لئے بھی اور وجود کے لئے بھی اُسے بھی جادو کے لئے استعمال کیا لیکن اُس میں بھی کافرانہ عمل کر کے کبھی کسی آیت کو الٹا لکھیں کہ یہ جادو ہو جائے گا۔ فلاں سورت کو الٹا لکھیں اُس کے اعداد نکال کر انہیں پیشاب سے لکھیں۔ فلاں آیت کو پیشاب سے لکھیں۔ فلاں آیت کو مرغ ذبح کریں اور اُس خون سے لکھیں۔ پیشاب سے لکھنا یا دم مسفوح سے لکھنا ایک جیسی توہین ہے اور ایک جیسی گستاخی ہے کہ جو وقت ذبح خون نکلتا ہے وہ حرام بھی ہے ناپاک بھی ہے تو یہ تب سے چلتا چلتا نزول قرآن کے بعد جادوگروں نے قرآن حکیم کے ساتھ بھی وہی توہین آمیز سلوک کیا جو پہلی کتابوں کے ساتھ شیطانوں نے کیا تھا لیکن اللہ کریم فرماتے ہیں وما کفر سلیمٰن. سلیمان علیہ السلام تو اللہ کے نبی تھے وہ تو کفر نہیں سکھا سکتے تھے۔ انہوں نے تو کفر کی تعلیم نہیں دی۔ ولکن الشیطٰن کفروا۔ شیطانوں نے کفریہ کلمات سکھائے اور وہ کفریہ کلمات کیا تھے۔

یعلمونَ الناس السحر. لوگوں کو انہوں نے جادو سکھایا۔ انسان بُرائی کرتے کرتے ایک ایسے درجے پہ پہنچ جاتا ہے کہ جب شیطان اُس سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

ان الشیطٰنِ لیوحون الی اولیھم. شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے رہتے ہیں اُن سے باتیں کرتے ہیں انہیں ترغیب دیتے ہیں' راستہ دکھاتے ہیں' طریقہ بتاتے ہیں پھر جب یہ بات عام ہوئی اور شیطانوں نے لوگوں کو جادو سکھانا شروع کر دیا تو اُس عہد میں بابل شہر میں اللہ کریم نے دو فرشتے نازل فرمائے وما انزل علیٰ الملکین ببابل ھاروت وما روت. ہاروت اور ماروت دو اللہ کے فرشتے تھے انہیں نازل فرما دیا کہ وہ جادو کی تشریح لوگوں کو بتائیں۔ یہ بات بڑی عجیب لگتی ہے کہ جب اللہ کا نبی موجود ہے اور لوگوں کی ہدایت کا کام کر رہا ہے تو پھر فرشتے کیوں مقرر فرمائے گئے۔ لوگ جب اُس جادو میں اسیر ہونے لگے اور لوگوں کو اُس کا بڑا شوق چڑھا اور گمراہ ہونے لگے تو اللہ نے اپنے کرم اور اپنی رحمت سے دو فرشتے اس لئے مامور فرما دیئے کہ نبی کی شان کے یہ بعید ہے کہ وہ بُرائی کی تفصیلات بتائے۔ مثلاً نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جوا حرام ہے''۔ اب یہ بات تو ہو گئی لیکن اگر حضور اکرم ﷺ جوئے کے سارے طریقے بھی سمجھاتے کہ جی تاش سے اس طرح کھیلا جاتا ہے یہ کوڑیوں سے اس طرح کھیلا جاتا ہے یہ فلاں چیز کو اسی طرح کرنے سے اسی طرح ہو تو وہ ہار جاتا ہے۔ وہ جیت جاتا ہے تو اس کا مطلب تھا کہ جوئے کی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ اللہ کا نبی اگر یہ تفصیلات بتاتا تو گمراہ لوگ وہاں سے سیکھ کر وہی کام شروع کر دیتے جس سے اللہ کا نبی منع فرما رہا ہے۔ اس لئے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے حکم تو دیا اُن کے طریقوں پر بحث بُرائی کے طریقوں پر بحث نہیں فرمائی۔ یہ اُن کی شان سے بعید تھا۔ لیکن چونکہ لوگ جادو میں کثرت سے مبتلا ہو رہے تھے تو اللہ کریم نے دو فرشتے نازل فرما دیئے جو اُس جادو کی تفصیلات بتاتے تھے کہ یہ کرو گے یہ ہو گا یہ کرو گے یہ ہو گا لیکن وہ یہ بتانے سے پہلے۔

وما یعلمن من احدٍ. کوئی ایک بندہ بھی ایسا نہیں جسے بتانے سے پہلے وہ یہ نہیں بتاتے تھے۔ حتی یقولا انما نحن فتنتہ' فلا تکفر. ہمارا نازل ہونا بھی تمہارے لئے ایک آزمائش ہے ہم تمہیں بتائیں گے تو سہی لیکن کفر مت کرو اور ان طریقوں میں مت پڑو۔ یہ کفر ہے اگر اختیار کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ لیکن لوگوں کو شوق چڑھا ہوا تھا اور زیادہ شوق یہ تھا وہ زیادہ باتیں یہ سیکھتے تھے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

فیتعلمونَ منهما ما یفرقونَ به بینَ المر وزوجه o

کہ دوسروں کی بیویوں کو گمراہ کر سکیں اور دوسروں کی عورتوں کو اپنی طرف راغب کر سکیں۔ ایسے منتر لوگ زیادہ سیکھتے تھے۔ ایسے کلمات جادو کے لوگ زیادہ سیکھتے تھے۔...... ضمناً بات آ گئی۔ ہمارے ساتھ ایک ملک صاحب ہوا کرتے تھے اگر مجھے صحیح یاد ہے تو غالباً اُن کا نام خورشید تھا لیکن مجھے یقین نہیں چونکہ بہت بڑے عرصے کی بات ہے نصف صدی کا قصہ ہے راولپنڈی کے نواح کے تھے۔ ذکر کرتے تھے ہمارے ساتھ اوراچھے آدمی تھے۔ وہ کسی عورت کے جال میں پھنس گئے۔ اب انہیں یہ بڑا شوق کہ وہ عورت میری طرف راغب ہو اور وہ عورت میرے پاس آ جائے۔ آخر عالم تھے باتیں تو جانتے تھے۔ جب زیادہ گھبرائے۔ اب یہ بات حضرتؒ سے تو کر نہیں سکتے تھے کہ کسی کی عورت ہے وہ میرے پاس آ جائے۔ تو غیر شرعی کام تھا شیخ سے کیسے کہتے۔ تو مولانا کو کہیں شیطان نے یہ خیال ڈالا کہ بھئی یہ کام تو میرے کرنے کا ہے اور تم لگے ہوئے ایک ولی اللہ کے پیچھے ہو وہ تو یہ کام کر کے تمہیں نہیں دے گا۔ تو انہوں نے کوئی شیطانی عمل کرنا شروع کر دیا یا کوئی شیطان کے نام کا وظیفہ شروع کر دیا یا اسی طرح کی کوئی بات انہوں نے شروع کر دی اور وہ عورت اُن کی طرف مائل ہو گئی۔ لیکن ہوا یہ کہ دین سارے کا سارا چھوٹ گیا۔ اب کفر اور اسلام دو تو ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ وہ نہ صرف سلسلہ چھوڑ گئے بلکہ نماز روزہ چھوڑ گئے اور سلسلے کے مخالف ہو گئے۔ بڑی عجیب بات یہ ہوئی کہ کسی شخص نے اُن دنوں ایک شخص نے وہ بے چارا بھی قتل ہو گیا۔ اُس نے چھوٹی سی کتاب لکھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف اور اُس میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کیچڑ اُچھالا گیا۔ کوئی علمی بات نہیں تھی۔ کوئی علمی دلائل نہیں تھے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کو سامنے رکھ کر ذات پر کیچڑ اُچھالا گیا۔ یہ ایسے ہیں' انہوں نے یہ کر دیا انہوں نے وہ کر دیا' فلاں فتویٰ غلط دیا' فلاں کا یہ ہو گیا' فلاں کا یہ ہو گیا' اب جس نے لکھی اُس نے اُس مولوی کو دکھائی کہ یہ میں نے کتاب لکھی ہے۔ پچاس ساٹھ صفحے کی سو صفحے کی ہو گی تو یہ میں چھپوانا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس تو سرمایہ نہیں ہے۔ مولوی صاحب تیار ہو گئے کہ یہ میں چھپوا کے دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ شیطان کے ساتھ تھے اور بڑا زیادہ تعلق ہو گیا تھا' دوستی بڑھ گئی تھی۔ اللہ کی شان چھپوانے کے لئے پنڈی گئے پریس والوں سے ملنے تو دونوں آنکھوں کی بینائی بند ہو گئی۔ گئے ٹھیک ٹھاک تھے شہر میں اُترے تو دونوں آنکھوں میں نظر نہیں تھی ہسپتال لائے گئے ڈاکٹر چیک کرتے وہ کہتے ٹھیک ہے کوئی پرابلم نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے کوئی خرابی نہیں ہے نہ نظر میں ہے نہ آنکھیں ہے سارا سسٹم ٹھیک ہے' ہمیں اس کی کوئی سمجھ نہیں آتی کیوں نظر نہیں آتا' نظر آنا چاہئے۔ دو چار دن ہسپتال پڑے رہے پھر مولانا کو خود خیال آیا کہ کہیں یہ جو میں کتاب چھپوانے چلا ہوں اس کی وجہ سے تو نہیں ہے۔ تو مولانا نے توبہ کی کہ یا اللہ میں یہ کتاب نہیں چھپواتا اس کا مسودہ ضائع کر دوں گا۔ اور میں یہ خباثت نہیں کرتا اللہ کی شان مولانا کی نظر ٹھیک ہو گئی۔ مولانا گھر آ گئے۔ پھر وہ شخص ملا بھئی آپ نے وہ کتاب کا کیا کیا انہوں نے کہا میرے ساتھ تو بڑا تماشہ ہوا۔ میرا خیال تھا کہ یہ کتاب چھپواتے ہیں اور اسے عام لوگوں میں بانٹیں گے تو سب جھوٹ تھا کسی کو کیا پتہ۔ حضرت کی بدنامی تو بڑی ہو گی اور پھر اخباروں میں اچھالیں گے اسے لیکن میری تو اس طرح سے نظر بند ہو گئی اور میں نے توبہ کی تو مجھے نظر ملی۔ میں تو نہیں کرتا اُس نے کہا بادشاہ آدمی ہو ہو سکتا ہے اتفاقاً کوئی ایسا ہو گیا ہو کتاب چھپوانے کا نظر سے کیا تعلق ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کسی بھی وقت کوئی پٹھہ یا کوئی نس دب گئی ہو اور نظر بند ہو گئی ہو اب ٹھیک ہو گئی۔ تو آپ نے خواہ مخواہ اسے مولانا کی کرامت سے جوڑ لیا ہے۔ مولوی

www.naqshbandiaowaisiah.com

صاحب پھر تیار ہو گئے۔ اور دوسری دفعہ جب شہر پہنچے تو دوسری دفعہ پھر بھی نظر جاتی رہی۔ ہفتہ ہسپتال رہے ڈاکٹروں نے وہی پہلے والی بات کہی۔ اللہ بھی بڑا بے نیاز ہے دوبارہ جب مولانا نے توبہ کی تو اللہ نے پھر نظر دے دی۔ لیکن پھر مولانا نے وہ مسودہ پھاڑ دیا کسی سے مشورہ کرنے کی بجائے پھر انہوں نے وہ پھاڑ دیا اور وہ کتاب کبھی نہ چھپی لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اس کے باوجود بھی انہیں توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ جس طرف چل رہے تھے اُدھر ہی چلتے رہے اگر ہیں تو پتہ نہیں شاید ہوں گے یا مر کھپ گئے ہوں گے چونکہ ہم سے کافی بڑے تھے۔ بہر حال ہر ایک کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔

تو جادو میں بنیاد ہی اس بات پر ہوتی ہے کہ بگڑتا کسی کا کچھ بھی نہیں۔ یہ جو وہم ہے جادوگر ہمارا بگاڑ لیں گے کوئی جادوگر کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا سوائے اس کے کہ خود کفر میں مبتلا ہو جائے یہ جو بگڑتا بھی ہے یہ جادو کی وجہ سے نہیں بگڑتا جس کا بگڑتا ہے اُس کی اپنی کمزوریوں کی وجہ سے' اپنی خطاؤں کی وجہ سے اُس پر اثر ہو جاتا ہے۔ آگے قرآن حکیم اس کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ فرشتے ہر ایک کو بتاتے تھے کہ جادو کی تفصیل تو ہم تمہیں بتاتے ہیں لیکن یہ ہے کفر اور تمہاری آزمائش ہے اور خدا کے لئے کفر میں مت پڑو۔ لیکن لوگوں کا کثرت سے رجحان اس طرف تھا کہ ایسا کوئی علم مل جائے جس سے دوسروں کی بیویاں ہماری طرف راغب ہو جائیں اور میاں بیوی میں تفریق ہو جائے۔ قرآن کریم فرماتا ہے وما ھم بضارین بہ من احد .... وہ اُس جادو سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ نہ شیطان کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے نہ جادوگر کسی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ الا باذن اللہ۔ ہاں یہ ہوتا ہے کہ جس سے جس جگہ سے جس کام سے حفاظت الٰہیہ اٹھ جائے۔ وہاں وہ اثر کرتا ہے۔ ہر بندے کو ہر بندہ مومن کو ہر کلمہ گو کو حفاظتِ الٰہیہ نصیب ہے۔ بعض خطائیں ایسی ہوتی ہیں۔ بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بعض جگہ سے اُس کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے۔ اُس کی سزا میں اُس گناہ کے نتیجے میں۔ اُس گناہ کا قدرتی نتیجہ ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی غلط چیز کھائیں تو بدہضمی ہو جاتی ہے اور اس کھانے کا ایک فطری نتیجہ ہے ایک گلاسٹرا پھل تھا آپ نے کھایا ہیضہ ہو گیا اسی طرح بعض خطائیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ہو جائے تو کسی نہ کسی جگہ سے حفاظت الٰہیہ اٹھ جاتی ہے کاروبار سے اٹھ گئی' صحت سے اٹھ گئی' خانگی امور سے حفاظت الٰہی اٹھ گئی تو جہاں سے اللہ کی حفاظت اٹھ جائے وہاں شیطان بھی اثر کرتا ہے اور شیطانی کلمات بھی اثر کرتے ہیں! تو مقصود یہ ہوا کہ کسی کو یہ شبہ ہو کہ مجھ پہ کوئی جادو کر رہا ہے تو اُسے اپنے آپ کو تلاش کرنا چاہئے کہ مجھ پر جادو کیوں اثر کر رہا ہے۔ کوئی خطا سمجھ میں آئے تو اُس سے توبہ کرے رجوع کرے۔ سمجھ میں نہ آئے تو بھی وہ ارحم الراحمین ہے اُس سے دعا کرے کہ تو تو جانتا ہے میں کسی خطا میں مبتلا ہوں تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں اور مجھے اُس سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور مجھے اُس سے محفوظ فرما تو وہ کریم ہے وہ محفوظ فرما دیتا ہے۔ بعض اوقات ہمیں اپنی خطاؤں کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ ہم کیا ظلم کئے جا رہے ہیں معمولی سمجھ کے ایک کام کرتے رہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی ساری عمر نیکی کرتا رہتا ہے کوئی ایک جملہ ایسا کہہ دیتا ہے جو ساری نیکیوں کو برباد کر کے اُسے دوزخ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ ایک آدمی ساری عمر گناہ میں اور بُرائی میں گزارتا ہے لیکن کبھی کوئی ایک جملہ ایسا نکل جاتا ہے کہ وہ سارے گناہ معاف ہو کر وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

تو بعض دفعہ ہم بے شعوری میں بے خیالی میں نہ جانتے ہوئے بھی کوئی ایسا جملہ کہہ دیتے ہیں جو اللہ کی بارگاہ میں بہت بڑا جرم ہوتا ہے تو اُس سے حفاظت الٰہیہ اٹھ جاتی ہے۔ جادو کیا ہے؟ شیطانی

www.naqshbandiaowaisiah.com

کلمات ہیں کفریہ کلمات ہیں۔ شیطان کوشش کرتا ہے کہ جو وہ کفریہ کلمات ادا کر رہا ہے اُس کی جو مدد کر سکتا ہے کرے۔ اب مولوی کا جس کا میں ذکر کر رہا تھا اگر اُس نے شیطانی کلمات پڑھے تو کسی کی خاتون کو اُس کے پاس لے آیا۔ حرام کاری میں مبتلا ہو گیا' تو سنورا کیا؟ یعنی جادو پڑھنے سے اُس کا سنورا کیا' خواہش نفس تو پوری ہوئی لیکن ایک اور گناہ میں ملوث ہو گیا تو ہوتا یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں یا عامل سمجھتے ہیں کہ یہ جنات یا یہ حضرات یا یہ موکل ہمارے تابع ہیں۔ دراصل شیطان نے انہیں اپنے تابع کر رکھا ہوتا ہے اور شعبدے دکھا کر انہیں سامنے لا کر اُن کی وجہ سے دوسروں کا دین تباہ کرتا ہے' دوسروں کے عقائد تباہ کرتا ہے دوسروں کی عزتیں تباہ کرتا ہے' دوسروں کا سرمایہ تباہ کرتا ہے اور پیسے اُن کو دلواتا ہے تو ہوتا واقعتاً یہ ہے کہ وہ شیطاطین یا موکل اُن کے تابع نہیں ہوتے انہوں نے انہیں اپنے تابع کر رکھا ہوتا ہے دو چار شعبدے دکھا کر لوگوں کو گناہ میں بُرائی میں مبتلا کرنا' لوگوں کے عقائد برباد کرنا اب اگر کسی کا یہی عقیدہ بن جائے کہ میری روزی تو جادوگر نے باندھ دی ہے جملہ تو چھوٹا سا ہے لیکن وہ رب کریم فرماتا ہے جو ساری کائنات کا رب ہے۔

ما من دابتہ فی الارض الا علیٰ اللّٰہ رزقھا۔ روئے زمین پر کوئی ذی روح ہے اُس کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔ اب قادر مطلق اپنے ذمے لیتا ہے اور ایک شخص کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ تو جادوگر نے روک دی۔ جملہ تو چھوٹا سا ہے لیکن اس میں کتنا بڑا کفر چھپا ہوا ہے کہ اللہ تو دینا چاہتا ہے اب جادوگر اُسے دینے دے نہیں رہا۔ یہ مفہوم ہم نے کبھی اس پہ غور نہیں کیا۔ ہم آرام سے کہہ دیتے ہیں' جملہ لکھ دیتے ہیں کہ جی وہ میری دکان فلاں نے بند کر دی۔ میرا رشتہ فلاں نے بند کر دیا۔ بھئی فلاں یا جادوگر کیسے بند کر سکتا ہے جو کام اللہ نے کرنے ہیں وہ کوئی روک سکتا ہے اگر اللہ کسی کا نقصان کرنا چاہتا تو کون ہے اُسے نفع پہنچائے گا اور اللہ کسی کا نفع کرنا چاہتا ہے تو کون ہے جو اُسے روکے گا کوئی نہیں روک سکتا اور اگر جادو بھی اثر کرتا ہے تو فرمایا۔

ما یضر ھم و لا ینفعھم۔ جادوگر نہ کسی کا بگاڑ سکتے ہیں نہ کسی کا سنوار سکتے ہیں اور یہاں فرمایا و **ما ھم بضارین بہ من احد** ۔ اپنے جادو سے کسی کا کوئی رائی برابر نقصان نہیں کر سکتے۔ **الا باذن اللّٰہ**۔ ہاں جہاں اللہ ہی اجازت دے دے۔ اللہ اپنی حفاظت اٹھالے کہ یہاں اس کا نقصان ہوتا رہے تو ہوتا رہے۔ حتیٰ کہ علمائے حق فرماتے ہیں کہ جسمانی صحت بھی جب خراب ہوتی ہے تو وہاں جو مامور فرشتہ ہے اُسے حکم ہوتا ہے من جانب اللہ کہ یہاں سے حفاظت اٹھا دو وہاں خراب ہوتی ہے ورنہ ایک ایک لقمے کو چبانے' حلق سے اتارنے اور نظام ہضم میں لانے اور پھر غذا کو تقسیم کرنے پہ اللہ کے متعدد فرشتے ایک ایک وجود پر کام کر رہے ہیں۔ ایک ایک ذرے کو اُس کی اپنی جگہ پہنچاتے ہیں وہ ایسا قادر ہے۔

من الشجر الاخضر نارا۔ اُس نے سرسبز درختوں میں آگ چھپائی ہوئی ہے۔ عجیب بات ہے۔ درخت کی جڑ غذا لیتی ہے زمین سے وہاں بھی فرشتہ مقرر ہے کہ جو اُس غذا کو جڑ کے ذریعے پہنچاتا ہے۔ جڑ سے پتوں میں پہنچتی ہے۔ ہر پتہ ایک بھٹھی ہے جو سورج کی روشنی سے تمازت لے کر اُس غذا کو پکاتا ہے۔ ہر پتے میں ایک بھٹھی ہے "باٹنی" والے حضرات یہاں تشریف فرما ہوں گے۔ جن لوگوں نے باٹنی پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ غذا جا کر پتوں میں پکتی ہے جس طرح انسان کے معدے میں غذا پکتی ہے۔ درخت کے پتوں میں غذا پکتی ہے۔ پھر وہاں سے تقسیم ہوتی ہے۔ اس سے تنے کی لکڑی بنے گی وہ تنے کو جاتی ہے اس سے نئی کونپل پھوٹے گی وہ اُدھر جاتی ہے اس سے پھول بنے گا وہ حصہ اُدھر جاتا ہے اس سے

www.naqshbandiaowaisiah.com

پھل بنے گا وہ حصہ اُدھر جاتا ہے۔ ہر چیز اپنی اپنی جگہ پہ پک کر تیار ہو کر تقسیم ہو جاتی ہے۔ جو پتہ اپنی معیاد پوری کر لیتا ہے وہ سوکھ کے گر جاتا ہے اُس کی جگہ نیا آ جاتا ہے اُس کام کو پھر شروع کر دیتا ہے اور جب درختوں پہ پت جھڑ آتی ہے تو آپ دیکھیں نشو ونما رُک جاتی ہے۔ ہمارے زمیندار جب درخت کاٹتے ہیں کسی کام کے لئے کوئی چھت کی لکڑی بنانی ہے' دروازہ بنانا ہے لکڑی کی کوئی چیز بنانی ہے تو ہم اُس موسم میں کاٹتے ہیں جب پت جھڑ ہوتی ہے کہ وہ لکڑ خراب نہیں ہوتی۔ اُس میں وہ جو عمل سارا ہو رہا ہوتا ہے وہ رُک جاتا ہے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ وہ سارا عمل رُک جاتا ہے اُسکی نشو ونما رُک جاتی ہے اس لئے وہ جلدی خراب نہیں ہوتی اُس وقت کاٹ کر اُسے خشک کر لیا جائے تو وہ جلدی اُسے کیڑا نہیں لگتا' خراب نہیں ہوتی' جب نشو ونما کا عمل شروع ہوتا ہے پھر اُس پہ پتے آ جاتے ہیں جب پتے آ جاتے ہیں پھر کاٹیں تو چونکہ ایک عمل سے گزر رہی ہوتی ہے پھر وہ تھوڑے عرصے بعد خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے یہ تو عام دیہاتی کاشتکاروں کو بھی اس کا پتہ ہے کہ فلاں موسم میں درخت کاٹنا ہے اور فلاں میں نہیں کاٹنا۔

تو اس طرح انسان کے وجود میں بھی ایک ایک ذرہ اُس کا مقدر ہے اور بڑا لمبا نظام ہے۔ ہر چیز مٹی سے وجود پذیر ہو رہی ہے۔ مٹی کو مختلف روپ دے رہا ہے کہیں گندم بن رہی ہے کہیں چاول بن رہا ہے کہیں پھل بن رہے ہیں۔ ہر ذرہ ایک بدن کا مقدر ہے۔ جہاں اُسے پہنچنا ہے وہ وہیں جائے گا۔ جو دانہ کسی کے جسم کا حصہ ہے وہی کھائے گا۔

الا ان النفس لن تموت حتی تستکمل رزقھا۔ کوئی متنفس اُس وقت تک موت سے ہم کنار نہیں ہوتا جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے اپنے حصے کا کھانہ لے آج تک مرنے والے دانہ دانہ فالتو چھوڑتے تو انبار لگے ہوتے۔ پہاڑ لگے ہوتے غلے کے اور ایک ایک دانہ فالتو کھاتے تو آج کی مخلوق بھوکی مر جاتی۔ لیکن اُس کا ایسا فول پروف نظام ہے جس میں کوئی جھول کوئی لچک نہیں ہے۔ ہر شخص تک اُس کا اپنا رزق پہنچتا ہے ہر وجود میں بے شمار فرشتے مقرر ہیں جو اُسے مختلف جگہوں پر پہنچاتے ہیں۔ اُس کی مختلف چیزیں بناتے ہیں اُسی غذا سے خون بنتا ہے' اُسی غذا سے گوشت بنتا ہے' اُسی سے ہڈیاں بنتی ہیں' وہی دماغ کو قوت دیتی ہے' وہی بصارت کو قوت دیتی ہے' وہی زبان کو قوت دیتی ہے اور پھر اگر اُس سے آگے نسل انسانی چلتی ہے تو اُس کا حصہ بھی غذا اُس کی بنتا ہے لیکن سلب میں جا کر محفوظ ہو جاتا ہے اُس کے بدن کا حصہ نہیں بنتا۔ اگلی نسل میں جا کر اُس کا ظہور ہوتا ہے وہاں جا کر ایک نیا وجود بنتا ہے۔ اب اتنے سارے نظام میں اگر جادوگروں کا عمل دخل ہو جائے تو دنیا تو تہہ و بالا ہو جائے۔

تو فرمایا "یہ کچھ نہیں کر سکتے"۔ **ماھم بضارین بہ من احدٍ۔** رائی برابری بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر بندہ خود کوئی ایسی خطا کرے کہ اللہ کسی جگہ سے اپنی حفاظت ہٹا لے۔ **الا باذن اللہ۔** اللہ چھوٹ دے دے کہ اس اس جگہ کو جانے دو تو پھر وہاں شیاطین متاثر کرتے ہیں تو کسی کو یہ وہم ہوا گر تو اُس بھائی کو سوچنا یہ چاہئے کہ کوئی ایسی خطا مجھ سے ہوئی کہ مجھ پہ جادو اثر کر رہا ہے اور اگر سمجھ آئے تو پھر تو بہت اچھی بات ہے لیکن بندہ اپنے کام کو تو خطا نہیں سمجھتا۔ ہم تو اپنے جو کرتوت کرتے ہیں سب نیکیوں میں لکھتے رہتے ہیں۔ سمجھ نہ آئے کہ میں کونسی خطا کر رہا ہوں تو کم از کم اللہ سے دعا تو کرے توبہ تو کرے کہ یا اللہ مجھے نہیں علم تو تو مجھے بتا دے تو مجھے جتوا دے' میرے دل میں احساس پیدا کر دے اور مجھے اُس برائی سے نجات دے دے' میری توبہ قبول فرما اور ان مصیبتوں سے مجھے بچا۔ انبیاء علیہم الصلوۃ

www.naqshbandiaowaisiah.com

والسلام پر بھی مصیبتیں آتی ہیں' اولیاء اللہ پر بھی آتی ہیں لیکن وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن پر مصیبتیں ترقی درجات کا سبب بنتی ہیں۔ جیسے آسان سی مثال ہے کہ شہادت کے لئے قتل ہونا پڑتا ہے۔ شہید اللہ کے قرب کی ایک منزل ہے۔ قرب الٰہی کا ایک مقام ہے لیکن وہ رتبہ پانے کے لئے قتل ہونا پڑتا ہے اسی طرح قرب الٰہی کے دوسرے منازل میں کسی میں بیماری آجاتی ہے' کسی میں کاروبار میں نقصان آجاتا ہے کسی میں اور کوئی دنیوی تکلیف بڑھ جاتی ہے اسے اصطلاح میں کہتے ہیں ''مجاہدہ اضطراری'' ایسا مجاہدہ جو اللہ مجبوراً کرواتے ہیں۔ یہ تو ہوتا ہے نیک لوگوں کے ساتھ۔ ماوشما کا یہ ہوتا ہے کہ تلافی مافات ہو جاتی ہے اگر ایمان سلامت ہو تو کوئی مصیبت آجائے تو جو گناہ ہوئے ہیں اُس کے صدقے معاف ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن کو کوئی ہلکا سا کانٹا بھی چبھ جائے تو کئی گناہ اُس کے صدقے اللہ معاف فرما دیتے ہیں۔ تو عام مومن پہ جو مصیبت آتی ہے تو وہ تلافی مافات کا سبب بن جاتی ہے یعنی کوئی جو گناہ ہوئے وہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن کافر پر جو مصیبت آتی ہے وہ سزا کے طور پر آتی ہے جہاں ایمان نہیں ہوتا وہاں جو مصیبت آتی ہے وہ بطور سزا کے آتی ہے اُسے ازقسم عقوبات کہتے ہیں۔ ترقی درجات' تلافی مافات اور عقوبات یہ تین درجے ہیں مصیبت کے تین درجے ہیں۔ اہل اللہ اور اللہ کے مقرب بندوں کی ترقی درجات کے لئے ہوتی ہے ماوشما کی تلافی مافات یہ بھی اُس کا احسان ہے۔ اور کافر پر جو مصیبت بھی آتی ہے ازقسم عقوبات ہوتی ہے بطور سزا کے ہوتی ہے۔

دوسرے جادو میں یہ خصوصیت نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کی ماہیت بدل دے وہ شہد کو زہر اور زہر کو شہد نہیں بنا سکتا' ہاں دھوکا دے سکتا ہے سحروا اعین الناس۔ نگاہوں پہ جادو کر دیا جادوگروں نے اور تھیں تو لکڑیاں لیکن نظر سانپ آنے لگ گئیں۔ تو اس طرح کے شعبدے جو ہیں جس بندے کو اللہ ایمان کامل دے دے اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے' نہ اُسے متاثر کرتے ہیں نہ وہ اُن سے اثر پذیر ہوتا ہے نہ اُس کا اُن سے کچھ بگڑتا ہے اور اس کے باوجود بھی اگر ہمیں یہ وہم ہو کہ جادوگر میرا کوئی نقصان کر رہا ہے تو اُس کا آسان سا علاج توبہ ہے۔ پتہ چل جائے خطا کا چھوڑ دے نہ پتہ چلے تو بھی وہ عالم الغیب ہے وہ عالم الشہادۃ' وہ سب جانتا ہے اُس کے علم میں ہے اُس کے سامنے تو دست دراز کر کہ بارالہا! مجھے معاف فرما' توبہ کی توفیق عطا فرما اور کوئی گناہ ایسا جو میں نہ جانتے ہوئے کر رہا ہوں اُس سے مجھے بچا لے اور مجھے اپنی حفاظت میں رکھ مجھے شیطانوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ۔ اللہ کریم ہے وہ معاف فرما دیتا ہے اور فرمایا جو لوگ جادو پہ یقین رکھتے ہیں جادو کرتے ہیں اور دوسروں کی ایذا یا دوسروں کا مال یا دوسروں کی خواتین چھیننے کے پیچھے لگے رہتے ہیں **ولقد علموا**۔ وہ یہ خوب جانتے ہیں۔ **لمن اشترٰہ**' کہ انہوں نے جو یہ سودا کیا ہے کہ دین کو چھوڑ کر جادو کے پیچھے لگ پڑے ہیں۔ شیطانی عملیات کے پیچھے لگ پڑے ہیں **مالہ' فی الاخرۃ من خلاق**. اُن کا آخرت میں کوئی ذرہ برابر حصہ نہیں۔ یعنی انہوں نے دنیا کے شعبدے تو حاصل کر لئے لیکن اُس کے بدلے کتنا بڑا نقصان ہوا۔ کہ آخرت گئی اور فرمایا۔

ولبس ماشروا بہ انفسھم . لو کانوا یعلمون. کاش یہ جان سکتے کہ ان کے نفس نے انہیں کتنے بڑے دھوکے میں اور کتنے بُرے سودے میں پھنسا دیا ہے۔ حق یہ تھا **ولو انھم امنوا.** حق یہ تھا کہ کاش وہ ایمان لاتے۔ **واتقوا.** اور اللہ کی اطاعت اختیار کرتے تقویٰ اختیار کرتے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پہ چلتے۔ اللہ پر

www.naqshbandiaowaisiah.com

ایمان اور یقین کامل رکھتے۔ نبی ﷺ کی اطاعت کرتے آپ ﷺ کی غلامی کرتے۔ آپ ﷺ کے احکام کا اتباع کرتے آپ ﷺ کی سنت کو جان سے عزیز رکھتے تو اس کے بدلے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے وہ کتنے بڑے انعامات دیتا ہے کتنی بڑی عزت دیتا ہے کتنا بڑا مقام دیتا لیکن وائے ہے اُن لوگوں پر جو اس بات کو جان نہیں سکتے اور شیطان کی پیروی میں لگے رہتے ہیں۔

تو میرے بھائی! جادوگروں سے اور شیطان سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں اپنے آپ سے اپنے کردار سے اپنے گناہوں سے ڈرنا چاہئے اور ہر وقت اللہ کریم سے معافی طلب کرنا چاہئے۔ کچھ بھی نہ ہو تو بندہ کم از کم دن میں ایک تسبیح تو استغفار کی ضرورت پڑھے۔ تسبیح بھی نہیں پڑھ سکتا تو پانچ نمازیں پڑھتا ہے ہر نماز کے ساتھ بیس دفعہ پڑھ لے تو بھی ایک تسبیح تو ہو جائے گی۔ انگلی پہ گنتی بھی پڑھ لے۔ لیکن استغفار ضرور پڑھے۔ ایمان کی مضبوطی کا نسخہ بڑا آسان اور بڑا سہل ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھا جائے۔ ایسی دعا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی۔ منظور ہوتی ہے اور علمائے حق فرماتے ہیں کہ کوئی دعا بھی مانگیں تو اُس کے اول آخر درود شریف ضرور پڑھیں کہ درود شریف تو منظور ہی ہو گا تو اُس کی رحمت سے بعید ہے کہ پہلی بات بھی مان لے آخری بات بھی مان لے اور درمیان والی چھوڑ دے وہ کریم ہے وہ درمیان والی بھی قبول کر لیتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں نیکی کی توفیق دے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور یقین کی دولت دے اور وہم سے محفوظ فرمائے۔

و آخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

"خبردار! دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے" :- وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں ہر اتوار کو صبح 8:30 پر اجتماعی ذکر قلبی کی محفل ہوتی ہے۔ جو مسلمان مرد و خواتین اس سعادت سے بہرہ مند ہونا چاہیں وہ درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

دارالعرفان' ہاؤس نمبر 1 سٹریٹ نمبر 26

G10/2 اسلام آباد' فون 051-2113490

حج اور عمرہ پیکج کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

Bonvoyage Travel
Certified Agents
Chcapest Tickets of All Airlines Domestic & International.

Office No. 308
3rd Floor, Al-Asghar Plaza, China Chowk Blue Area ISLAMABAD.
PH:0321-5371110
051-2872972-2870745 FAX+92 51-2870745.

المرشد سے انتخاب
عظمتِ نبوت

مجاہدہ انسان کرتا ہے اور اُس پر اجر اللہ کی طرف سے مرتب ہوتا ہے اس طرح خطا کے لئے سزا بھی اُسی کی طرف سے ہوتی ہے تو نبی کے ساتھ یہ سلوک کرنا کہ اُس کی بات کو اہمیت نہ دی جائے۔ یہ دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ اب اس میں مختلف مدارج ہوتے ہیں اگر تو اتنا ہی اکڑ گیا ہے کہ بالکل نبی کی عظمت سے ہی اُس کا دل انکار کرتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔ لیکن اگر اُس کے دل میں اتنی بات ہے کہ نبی کی عظمت بھی ہے اور ساتھ اپنی کچھ تھوڑی سی اہمیت بھی ہے تو رمق ایمان کی اگر باقی رہ بھی گئی تو اُسے نبی کا اتباع نصیب نہیں ہوگا۔ یہ ہماری زندگی میں جو جابجا خلاف سنت باتیں شامل ہوگئی ہیں ان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عظمت نبوت جہاں سے اٹھتی ہے وہاں سے سنت چلی جاتی ہے۔

امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال

اللہ جل شانہٗ نے وجودِ انسانی میں عجیب استعداد رکھی ہے اس کا وجود مادی ہے اس مادی وجود کے ساتھ روح کو جو عالم امر سے متعلق ہے ملا دیا ہے عالم امر کے لطائف اس کی آمیزش میں شامل ہیں اور انسانی اعمال کو اتنا موثر بنایا ہے کہ کبھی تو اُس کی ادنیٰ سی حرکت اُسے بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے اور کبھی اُس کی چھوٹی سی لغزش اُسے بُرائی کی اتھاہ گہرائیوں میں پہنچا دیتی ہے۔

قرآن کریم میں جب فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ارشاد ہوتا ہے تو معجزات موسوی دیکھنے کے بعد فرعون اپنے مشیروں سے مشورہ لیتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے' وہ کہتے ہیں یہ جادو ہے ملک جادوگروں سے بھرا ہوا ہے۔ آپ جادوگروں کو بلا لیں یہ ایک ہے آپ زیادہ اکٹھے کرلیں۔ تو اُس نے جس قدر قابل ذکر جادوگر مصر میں مل سکے۔ جمع کئے۔

میدان مقابلہ میں پہنچنے تک جادوگروں کی تمام تمنائیں تمام خواہشات تمام آرزوئیں فرعون سے وابستہ تھیں موسیٰ علیہ السلام کو وہ جانتے ہی نہ تھے۔ فرعون سے اجر کا سوال کیا۔

کہ اگر ہم جیت گئے تو کیا آپ ہمارے لئے خصوصی انعام رکھیں گے' بطور خاص کوئی چیز عطا کی جائے گی تو انعام میں فرعون نے بھی کہا تمہیں میرا قرب اور دربار میں میرے ساتھ نشست حاصل ہوگی۔ اُن کا خیال بھی یہی تھا اور اُس کی عظمت کی قسمیں کھا رہے تھے۔ فرعون کی عزت کی قسم ہم کامیاب رہیں گے۔ میدان میں یہ ہوا کہ جب موسیٰ علیہ السلام مقابل آئے تو فرعون کے دل میں جو حقارت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھی وہ اُن کے دل میں نہیں تھی اگرچہ وہ نبوت و رسالت اور اُس کے مفہوم سے باخبر نہ تھے ذات باری سے انہیں آشنائی نہ تھی اُن کی تمام امیدوں کا مرکز اُس وقت تک فرعون تھا۔

موسیٰ علیہ السلام سے انہیں کوئی ضد کوئی نفرت کوئی لڑائی بھی نہ تھی وہ تو محض فرعون کی حمایت کے لئے آئے تھے مقابلہ کرنے چلے تھے اس خیال سے کہ یہ شخص بھی اپنے فن کا اُستاد ہے مانا ہوا شخص ہے جس نے فرعون کو مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ فرعون اپنی الوہیت کا مدعی ہے اور اپنے کو خدا کہتا ہے کہلواتا ہے اور منواتا ہے لوگوں سے سجدے کرواتا ہے تو فرعون کو للکارنے والا شخص شکست دیئے بغیر چھوڑ دینے کے قابل نہیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

اسی خیال سے انہوں نے صرف اتنا کہا موسیٰ علیہ السلام سے کہ آپ پہلے اپنی لاٹھی پھینکنا پسند فرمائیں گے یا ہمیں اجازت دیں گے یعنی وہ تنفر وہ حقارت وہ عناد یا وہ دشمنی کچھ بھی آپ کہہ لیں وہ نہیں تھی اُن کے دل میں وہ جانتے نہیں تھے کہ یہ اللہ کا نبی ہے وہ نہیں جانتے تھے کہ خدا کیسا ہے کیا ہے ان کی امیدیں بھی دوسرے کفار کی طرح فرعون ہی سے وابستہ تھیں لیکن ایک گوشہ احترام کا جو نبی کے لئے اُن کے دل میں پیدا ہوا وہ رب کریم کو ایسا بھایا کہ فرعون فرعون ہی رہ گیا۔ جادوگر جو انتہائی جرم کے سب سے بڑا اجرم خدا کے نبی اور رسول کے مقابلے میں کھڑا ہو کر اُسے ایذا دینا ہے میدان میں اس غرض سے آئے تھے لیکن جھکتے ہوئے سورج نے انہیں شہید ہوتے دیکھا ابھرتے ہوئے سورج نے انہیں فرعون کی حمایت میں نبی کے مقابل کھڑے دیکھا لیکن اُسی سورج نے مغرب کو جھکتے ہوئے وہیں مسجود دیکھا اور انہوں نے جو باتیں کیں۔

کہ فرعون نے جب کہا کہ تم نے سجدہ کر کے اچھا نہیں کیا تم موسیٰ سے ملے ہوئے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو سارے اور تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے میں تمہارے ایک طرف کے بازو اور دوسری طرف کی ٹانگ کاٹ دوں گا میں تمہیں سولی پہ لٹکا دوں گا یہ کروں گا وہ کروں گا۔

تو انہوں نے کہا کہ تو جو کچھ کرسکتا ہے کر گزر لیکن ایک تجھے بتا دیں انما ھذا حیاۃ الدنیا تجھے خدا نے وقتی اور لمحاتی مہلت اور اقتدار و اختیار دیا ہے جو اس مادی عالم کو ایک حد تک متاثر کرسکتا ہے ہماری نگاہ اس سے بہت آگے ہے ہم تو بارگاہ الوہیت کی حضوری چاہتے ہیں اور تیرا یہ فعل ہمارے اس مقصد کو پانے کا ذریعہ اور سبب بن جائے گا۔

یعنی وہی جو فرعون سے مادی دولت کے طالب تھے اب فرعون کی اُس سزا پہ بڑے خوش ہو رہے ہیں کہ اس کا قتل کر دینا ہمیں براہ راست بارگاہ الٰہی میں پہنچا دے گا۔ اور ہاں دو تین آیات مسلسل جو اُن کی باتوں کی ارشاد فرمائی ہیں اُس میں انہوں نے وہ حقائق ارشاد فرمائے کہ دنیا کی بے ثباتی آخرت کا دوام اُس کی نعمتوں کے متعلق قرب الٰہی کے بارے اور ایسی چیزیں جن سے وہ نا آشنا تھے نہ انہیں کسی نے پڑھائیں نہ پڑھیں نہ انہیں فرصت ملی۔ وہی نرمی وہی طلب جو نبی کی عظمت کے لئے دل میں غیر شعوری طور پہ نبی کو نہ جانتے ہوئے نبوت کا علم نہ رکھتے ہوئے محض ایک عظیم انسان خیال کرتے ہوئے اُن کے دل میں در آئی اُس کے پیچھے جب لپکے تو خدا نے انہیں فیوضات و برکات نبوت سے سرفراز فرمایا اور بغیر کسی کے بتائے ہوئے وہ عالم بھی بن گئے بغیر کسی کے پڑھائے ہوئے اللہ کی طرف سے پڑھ لیا۔ اُس مجلس میں فرعون اور دوسرے قبطی بھی تھے وہ وہی معجزہ وہی کیفیت دیکھ کر اپنے کفر میں شدید تر ہو گئے کیونکہ بنیادی طور پر اُن کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کے لئے کوئی احترام تھا ہی نہیں یہ اتنا نازک معاملہ ہے اللہ کریم فرماتے ہیں۔

جس طرح پہلے ایمان نہیں لائے انہوں نے انکار کیا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی عظمت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جہاں دلائل نبوت ارشاد فرمائے ہیں رب العالمین نے وہاں آپ کا اعلان نبوت سے پہلے کی زندگی میں راست باز ہونا صادق اور امین ہونا زندگی کا یہ حسن بطور نبوت کی دلیل کے ارشاد فرمایا اور اس طرح سے ارشاد فرمایا ہے کہ جس معاشرے میں ایسا بے مثل انسان موجود ہوا تنا سچا اتنا کھرا اتنا راست باز تو ایسا عظیم انسان کیا ویسے بھی عزت کا مستحق نہیں ہے؟ اگر وہ نبی نہ ہو کیا ایک خاص احترام کا مستحق نہیں ہے؟ پھر تمہیں کیوں دشمنی پیدا ہوگئی کہ ہم اگر نبوت تسلیم کرلیں تو ہماری بات تو نیچے آ جائے گی اور یہ ہم سے آگے چلے جائیں گے ہمیں ان کے پیچھے چلنا پڑے

www.naqshbandiaowaisiah.com

گا ان سے نبھا کرنا پڑے گی۔

اتنی سی بات پہ اڑ گئے تو جن لوگوں نے اس کو کھرا ہو کر صاف ہو کر دیکھا انہیں ایمان نصیب ہوا اور جو اس بات پہ اڑ گئے کہ آدمی کیسا بھی ہو ہماری بھی تو کوئی حیثیت ہے ہم کیوں پیچھے چلیں تو اُس کی سزا اللہ کریم فرماتے ہیں۔

ہم نے اُن کے دل کو پلٹ دیا اب اُسے اچھائی برائی نظر آتی ہے اور برائی اچھائی نظر آتی ہے ان کے اس فعل کے نتیجہ میں ہم نے پلٹ دیا جس طرح عبادات کی جزا اللہ کی طرف سے ہے اسی طرح جرائم کی سزا بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ اجر ثمرات ہوتے ہیں اور من جانب اللہ ہوتے ہیں افعال انسان کی طرف سے ہوتے ہیں اور اُن پر جو اجر مرتب ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے ہوتا ہے۔

مجاہدہ انسان کرتا ہے اور اُس پر اجر اللہ کی طرف سے مرتب ہوتا ہے اس طرح خطا کے لئے سزا بھی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔

تو نبی کے ساتھ یہ سلوک کرنا کہ اُس کی بات کو اہمیت نہ دی جائے۔ یہ دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ اب اس میں مختلف مدارج ہوتے ہیں اگر تو اتنا ہی اکڑ گیا ہے کہ بالکل نبی کی عظمت سے ہی اُس کا دل انکار کرتا ہے تو کافر ہو جائے گا۔ لیکن اگر اُس کے دل میں اتنی بات ہے کہ نبی کی عظمت بھی ہے اور ساتھ اپنی کچھ تھوڑی سی اہمیت بھی ہے تو رمق ایمان کی اگر باقی رہ بھی گئی تو اسے نبی کا اتباع نصیب نہیں ہوگا۔ یہ ہماری زندگی میں جو جابجا خلاف سنت باتیں شامل ہو گئی ہیں ان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عظمت نبوت جہاں سے اٹھتی ہے وہاں سے سنت چلی جاتی ہے۔

بے شمار پہلو ہیں انسانی زندگی کے کھانا پینا کمانا خرچ کرنا سونا جاگنا' دوستی دشمنی خانگی زندگی معاشرتی زندگی ماحول کے ساتھ تعلقات دوستیاں دشمنیاں والدین رشتہ داریاں عزیز بے شمار معاملات کا ایک بہت بڑا سرکل ہے جو انسان کے گرد اگرد ہے تو اُس سرکل میں کسی کو نبی سے جتنی الفت ہوگی اتنا اُس سارے سرکل پر نبی کی سنت کا رنگ چڑھتا چلا جائے گا اور جتنی جتنی عظمت پیامبر کسی کے دل میں کم ہوگی کسی ایک پہلو سے کم ہوگی کسی دوسرے اگرچہ اس بات کو ہم ماننے پر تیار نہیں ہوتے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب عظمت پیامبر دل میں مجروح ہوتی ہے۔ اعمال خلاف سنت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی کلیہ یہاں ارشاد ہو رہا ہے۔

کیوں اُس کے دل اُن کی نگاہیں ہم نے الٹ دیں۔ یعنی انہیں حسن بدصورتی نظر آتا ہے اور بدصورتی کو وہ حسین سمجھ رہے ہیں ظلم جو ہے وہ انہیں مزے دار لگتا ہے اور انصاف اور عدل اور راستی جو ہے وہ انہیں چبھتی ہے اچھی بات انہیں پسند نہیں آتی اور برائی پہ فریفتہ ہیں۔

آپ اپنے ماحول میں اپنے ارد گرد دیکھیں کتنے لوگ ہیں ہم اگلے دن جنگل میں پھر رہے تھے۔ میں نے ساتھیوں کو دکھایا کہ اتنی مشکل جگہ کہ جہاں جنگل کے جانور بھی بمشکل پہنچ سکیں عورتیں گھاس اکٹھا کر رہی تھیں وہ من ڈیڑھ کا گٹھا اٹھائیں گی۔ سحری سے اٹھ کر آئی ہیں بے چاری اکیلی عورتیں کوئی مرد ساتھ نہیں ہے جنگل بیابان ہے اتنی مشکل جگہ ہے کہ اگر پاؤں پھسل جائے تو ہڈی پسلی کوئی شے سلامت نہ رہے تو ایک گٹھا گھاس کا لے کر کہیں ظہر کے بعد گھر پہنچیں گی پھر کھانا پانی نصیب ہوگا اتنی ساری مشقت ایک گٹھے گھاس کے لئے کر رہی ہیں لیکن اُن کو خدا کا ایک سجدہ نصیب نہیں۔

یہ اتنا آسان کام اتنا لذیذ کام کہ اتنی زیادہ اُس میں آمدن ہے کہ دنیوی زندگی بھی اور اُخروی زندگی بھی سنورتی ہے اور اس گھاس کے گٹھے میں تو دو روپے آ جائیں گے اُن دو یا چار روپوں کے لئے تو سارا دن مشقت برداشت کرتا ہے آدمی کہ جو عام آدمی کے بس کا

www.naqshbandiaowaisiah.com

روگ نہیں اور اللہ کا سجدہ جس میں اپنے پیامبر ﷺ کا اتباع اور قرب بھی ہے حضور کی رضا مندی بھی ہے خدا کا قرب بھی اور آدمی کلمہ گو بھی ہے مسلمان ہونے کا مدعی بھی ہے اُس سے کیوں محروم ہے حالانکہ جس کام کو وہ کر رہا ہے اس کی نسبت وہ بہت آسان ہے شاید اس لئے کہ دنیا کی اہمیت اُس کے دل میں نبی کی معرفت سے زیادہ ہے۔

یہ اور بات ہے کہ کوئی زبانی کہے یا نہ کہے عملی زندگی میں یہ بات ضرور ہے اور اس جرم کی سزا یہ ہوتی ہے کہ انہیں نماز اور مسجدوں سے اللہ کی یاد اور اُس کے ذکر سے اطاعت الٰہی اور اتباع پیامبر سے وہ دو روپے کا گٹھا اتنا عزیز ہے کہ اُس کے لئے اتنی مشقت برداشت کئے بیٹھا ہے یہ کسی ایک فرد کی بات نہیں ہے ہم اگر اپنی زندگی پہ نگار دوڑائیں تو ہمیں بے شمار لمحے ایسے نظر آئیں گے جو ہم نے نیند کی نظر کر دیئے اور اللہ کی عبادت کے لئے نہ اٹھے جو ہم نے معمولی معمولی چھوٹی چھوٹی مصروفیات کی نظر کر دیئے اور اس سے عبادت رہ گئی گویا اُسوقت کی وہ عبادت اُس وقت کے وہ سجدے اُس وقت کی وہ نماز ہی تصور کرلیں ہمارے لئے اُس چھوٹے سے کام سے کم اہم ہوگئی۔ یہ اُس کا کم اہم سمجھنا کیوں ہے اس لئے کہ خداوند کریم کسی کوتاہی کی سزا دیتا ہے۔

یہ جو ہمارے دل میں عبادت الٰہیہ کے بارے ہلکا پن آجاتا ہے یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص انتہائی سزا تک پہنچے اب ملک میں سزائے موت اگر مقرر ہے تو ہر مجرم کے لئے نہیں ہے عظمت نبوت کے انکار کرنے کی سزا اگر کفر ہے تو پھر اُس انکار کے مدارج بھی ہیں اگر مدارج ہلکے ہوتے چلے جائیں گے تو اُس کی سزا بھی ہلکی ہوتی چلی جائے گی کلمہ پڑھنے کے بعد جب ہمارے دل میں وہ عظمت نہیں آتی جو حضور کا واقعی حق بنتی ہے تو وہ اطاعت نصیب نہیں ہوتی جو ہمیں واقعی کرنا چاہئے بلکہ یوں ہوتا ہے کہ اللہ کریم دلوں کو نگاہوں کو پھیر دیتے ہیں احساس ہی نہیں ہوتا سمجھ ہی نہیں آتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اور اگر یہ کیفیت بالکل ہی بدل جائے اللہ کریم فرماتے ہیں ہم انہیں چھوڑ دیتے ہیں پھر اُس شخص کو کوئی دلیل قائل نہیں کر سکتی۔ اگر فرشتے اُتر آئیں آسمانوں سے اور اُس کے ساتھ باتیں کریں مردے اٹھ آئیں قبروں سے اور اُن سے کہیں کہ ہم نے برزخ جا کر دیکھ لیا دوزخ اور جنت دیکھا ہے آگے زندگی ہے اُس میں یہ بات ہے وہ بات ہے بلکہ تمام دلائل بیک وقت اُس کے سامنے کر دیئے جائیں تو بھی وہ ایمان لا سکتا ہی نہیں۔

ہاں خدا چاہے کسی کو ہدایت دے دے۔ اللہ کریم معاف فرما دے وہ رحم کر دے ورنہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کو ہلکا سمجھنے والا اہمیت نہ دینے والا ایمان کی استعداد ہی کھو بیٹھتا ہے۔ اور پھر سارے دلائل اُس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے چونکہ اُس کے وہ قبول کرنے کا جو آلہ ہے وہ بگڑ گیا ہے اب ہمارے ہاں ریڈیو ٹی وی پروگرام نشر ہوتے ہیں وہ کتنے ہی اعلیٰ پروگرام کیوں نہ ہوں لیکن جو مشین آپ کے پاس ہے اگر وہ بگڑ جائے یعنی ہمارا سیٹ ہی خراب ہو جائے تو وہ جتنے پروگرام پیش کرتے ہیں ہمیں اُس سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہمارے لئے اُن کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

اسی طرح جو اندر کی استعداد ہے دل کے اندر جو کیفیت ہے اگر یہ بدل جائے یا الٹ جائے تو سارے دلائل الٹ نظر آتے ہیں اور ایسے جرم سے ہدایت مشکل ہی سے نصیب ہوتی ہے اللہ رحم فرمائے وہ تو قادر ہے ورنہ ایسے لوگ بچ نہیں سکتے تو جن باتوں کو ہم چھوٹا سمجھتے ہیں اور ہلکا سمجھ کر اپنی روزمرہ کی زندگی میں چھوڑ دیتے ہیں یاد رکھو جہاں بھی کوئی بدعت پیدا ہوتی ہے وہاں سے حضور کی سنت رہ جاتی ہے ہر بدعت کسی نہ کسی سنت کے کھنڈر پہ تعمیر کی جاتی

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے۔ سنت کو گرانا اور اُس کی جگہ بدعت کو استوار کرنا بڑا ظلم ہے۔

اور روزمرہ کی زندگی میں دیکھیں پہلے رواج شادی کی رسومات میں کرتے تھے آج کل تو جنازے بھی رواجوں کی نظر ہو گئے ہیں یعنی مرنے والے کو ہماری رواجوں سے کوئی غرض نہیں جو قبر میں جا رہا ہے اُس کو تو برکات پیا مبرﷺ چاہئے رواجات نہیں چاہیں۔ لیکن ہماری بدنصیبی کی انتہا یہ ہے کہ ہمارے میت بھی ہمارے رواجات کی نذر ہو جاتے ہیں اور جنازے تک رسومات کے مطابق پڑھنے کی کوشش کی جاتی ہے اتباع سنت کا خیال نہیں کیا جاتا۔

خدانخواستہ اگر یہ مرض لمبا ہو جائے دائمی ہو جائے بڑھتا رہے تو نام تو مسلمانوں جیسا رہ ہی جاتا ہے لیکن آدمی مسلمان نہیں رہتا جس طرح ہم تھوڑی سی بیماری پہ متفکر ہو جاتے ہیں اگر کسی کو دو دن سر میں درد ہے تو وہ یہ سوچنا شروع کر دیتا ہے کہ کہیں اس کے ساتھ بخار نہ ہو جائے کہیں اس کے ساتھ مرض بڑھنا شروع نہ ہو جائے اس کے علاج کی فکر ہوتی ہے ہمیں چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں پہ متفکر ہو جانا چاہئے کہ کہیں میری وہ محبت جو ہمیں حضورﷺ کے ساتھ ہونا چاہئے مجروح تو نہیں ہو رہی اُس کا کوئی کونہ کھدرا ٹوٹ تو نہیں رہا کہیں سے اُس میں کوئی دراڑ، کوئی اُس میں وبال تو نہیں آ رہا۔

اللہ کریم یہ فکر اور یہ سمجھ عطا کر دے تو توفیق عمل بھی دے دیتا ہے اور اگر یہ فکر ہی نصیب نہ ہو تو اعمال وقتی لمحاتی جذباتی ہوتے ہیں جب کہیں احباب میں مل بیٹھا تو کوئی نیکی کوئی سجدہ کوئی نیک بات سن لی کوئی نیک بات کہہ لی تو وہاں وہ نیکی قائم رکھے گا تو کیفیت کے آسرے پر جو اُس کو اپنے دل میں حضور سے نصیب ہے۔

خداوند عالم حاضر و غائب احباب اور تمام مسلمانوں کو توفیق عمل ارزاں فرمائے۔ آمین

☆ .... اِنا للہ واِنا الیہ راجعون .... ☆

1- پاہڑیانوالی تحصیل پھالیہ سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی اللہ دتہ آرائیں کے جواں سال بیٹے جواد احمد اویسی وفات پا گئے ہیں۔

2- لکی مروت سے الاخوان کے ضلعی صدر ڈاکٹر زاہد نور صاحب کے والد گرامی خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔

3- ضلع اٹک سے سلسلہ عالیہ کے پرانے ساتھی ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کی اہلیہ رحلت فرما گئی ہیں۔

4- گوجرہ سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی غلام مصطفےٰ صاحب کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئی ہیں۔

5- (ڈھوک سہارن) منڈی بہاؤ الدین کے ساتھی اللہ دتہ صاحب کی والدہ وفات پا گئی ہیں۔

6- لاہور سے سلسلہ عالیہ کے ساتھ شیخ فضل الٰہی ایڈووکیٹ صاحب کے بہنوئی دارفانی سے کوچ فرما گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ ساتھیوں سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

............☆☆☆☆☆............

www.naqshbandiaowaisiah.com

سوال و جواب

2 اگست 2005ء کو سالانہ اجتماع کے موقع پر سالکین کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے امیر المکرّم مدظلہٗ نے جو جوابات ارشاد فرمائے پیش خدمت ہیں۔

امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال 2-8-2005

الحمدللہ رب العلمین. والصلوۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعین.

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

سوال:۔ پانچوں لطائف پہ جن جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام کے انوارات پانچوں آسمانوں سے آتے ہیں کیا وہ انبیاء کرام علیہم السلام اُن آسمانوں پہ تشریف فرما ہیں یا اُن کی مخصوص تجلیات جو انہیں ملیں وہ آسمان اُن تجلیات کے حامل ہیں۔؟

جواب:۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قیام اُن آسمانوں پر ہیں اور ہر نبی یہ سارے اولوالعزم انبیاء ہیں اولوالعزم رسول ہیں اور ہر اولوالعزم رسول کی اپنی ایک خصوصیت ہے جو اُن کے تجلیات کے ساتھ اس کا پرتو ہوتا ہے۔ آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے پہلے بندے ہیں جنہوں نے زمینوں کو آباد کیا اور بسایا۔ اس طرح نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام استقامت کے پہاڑ ہیں نوح علیہ السلام کا طویل ترین مجاہدہ کہ ساڑھے نو سو برس آپ علیہ السلام نے تبلیغ کی۔ لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا بہت زیادہ ترقی کر گئی ہے۔ لیکن جو حالات نوح علیہ السلام کی قوم کے ملتے ہیں ابھی دنیا وہاں نہیں پہنچی۔ سائنس کی ترقی بھی وہاں نہیں پہنچی جہاں نوح علیہ السلام کی قوم پہنچ چکی تھی۔ آج سائنس نے بہت ترقی کر کے "سولر سسٹم" ایجاد کیا ہے کہ وہ سورج سے توانائی حاصل کر کے بجلی بناتا ہے اور آگے آپ اُس سے بیٹری کنکٹ کرتے ہیں یا تاریں لگا کر آگے کوئی ٹیوبیں یا بلب لگاتے ہیں یا پنکھے چلاتے ہیں۔ لیکن اس معاملے میں قوم نوح علیہ السلام نے ایک ایسی مائع ایجاد کی تھی جو اگر سخت ترین پتھر پہ بھی ڈالی جائے تو سلیٹ کا ایک پتھر ہوتا تھا سائن سٹون وہ بہت سخت ہوتا تھا۔ اب بھی سائن سٹون میں ایک پتھر آتا ہے جو جس کے لئے بارود لگانے کے لئے اُسے کھودنا پڑے تو مشکل ہو جاتا ہے۔ اُس پتھر پہ وہ مائع ڈالتے تو وہ اُس سے آٹے کی طرح گوندھا جاتا تھا نرم ہو جاتا تھا اور اُس سے وہ مختلف شکلیں بناتے پھر اُس میں ایک ایسی خصوصیت آجاتی تھی کہ وہ سورج سے روشنی جذب کرتا تھا اور پھر آگے کوئی بلب نہیں لگایا جاتا تھا کوئی تار نہیں لگائی جاتی تھی۔ جب سورج ڈوبتا تھا تو وہی پتھر روشن ہو جاتا تھا اور یوں ساری رات سارے شہر روشن رہتے تھے۔ سڑکوں پہ انہوں نے وہ پتھر لگا دیئے

www.naqshbandiaowaisiah.com

تھے۔ وہ دن بھر روشنی جذب کرتے اور رات بھر روشنی بکھیرا کرتے تھے۔ اس طرح کی اُن کی بے شمار ایجادات تھیں جو اس وقت ساری میرے ذہن میں نہیں ہیں۔ جیسے بھی تھے بہر حال جو آج کی ترقی ہے اس سے بہت آگے تھے اور وہ مادی ترقی ہی اُنہیں اس بات سے مانع تھی کہ یہ سب تو ہم کر لیتے ہیں پھر خدا کیا کرتا ہے۔ آپ کو شاید یاد ہوگا۔ شہنشاہ ایران سے کسی نے یہ کہا تھا ملاقات میں کہ ایران پر اللہ کا بہت احسان ہے اور ایران نے بہت ترقی کر لی ہے تو وہ بھڑک اٹھا اُس نے کہا اگر یہ سب کچھ اللہ نے کیا ہے تو میں جھک مارتا رہا ہوں۔ یہ سارے کام جنہیں تم ترقی کہہ رہے ہو یہ میں نے کئے ہیں۔ پھر وہ ایسا بے نیاز ہے کہ اُس نے اُسے ایسا پکڑا کہ وہ بھاگتا پھرتا تھا اور اُسے چھپنے کے لئے کوئی ملک پناہ نہیں دیتا تھا اور مر گیا تو کوئی ملک قبر کے لئے جگہ دینے کو تیار نہیں تھا اور مصر کے انور السادات نے اُس کی بیوی سے سودا کیا کہ اتنی دولت دے دو بیٹی کو اور بیٹی میرے بیٹے کے ساتھ بیاہ دو تو مصر میں دفن کی اجازت دوں گا اور وہ دولت لینے کے بعد اُس کی بیٹی کو بھی بھگا دیا۔

نوح علیہ السلام کی قوم جو تھی اُس کا بھی عالم یہی تھا تو آج بھی وہ مشہور ٹرینگل جو ہے جہاں کوئی بحری جہاز جائے تو غرق ہو جاتا ہے اور اوپر سے اگر ہوائی جہاز گزرے تو غرق ہو جاتا ہے اُس کا کوئی پتہ نہیں چلتا یہ وہ جگہ ہے جہاں طوفان میں نوح علیہ السلام کی قوم غرق ہوئی تھی جسے لیکر پانی نے اٹھا کر سب کو جہاں غرق کیا تھا آج بھی وہ ایک معمہ بنی ہوئی ہے کہ اُس کی لائن میں کوئی بحری جہاز آئے غرق ہو جاتا ہے کوئی تلاش کرنے جائے واپس نہیں آتا اُس رینج سے کوئی ہوائی جہاز گزرے تو وہ کھینچ لیتی ہے، غرق ہو جاتا ہے اور آج تک کوئی اُس معمے کو حل نہیں کر سکا۔ جدید سائنس بھی نہیں حل کر سکی۔ کہ یہ جاتے کہاں ہیں آخر۔ وہ قوم جہاں غرق ہوئی وہ غرقاب ابھی تک موجود ہے۔

اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی استقامت آگ میں پھینکے گئے۔ ساری زندگی سفر میں گزری مختلف مصائب میں پھر قربانیاں تو اُن کی ساری زندگی قربانیوں سے اور جرات و استقامت سے عبارت ہے موسیٰ علیہ السلام کے حالات سے کون واقف نہیں کہ خدا کہلانے والے فرعون سے آپ علیہ السلام نے ٹکر لی۔ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دنیا میں تشریف لائے اور بہت بڑی حکومت اور بہت بڑے ایک مذہبی فتنے سے آپ علیہ السلام کی ٹکر ہوئی۔ صرف حکومت نہیں تھی بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ یہود نے برپا کر رکھا تھا اور پھر اللہ نے آسمانوں پہ اٹھا لیا تو یہ وہ جلیل القدر انبیاء علیہم السلام ہیں جن کی بعض مخصوص صفات ہیں اور ذاکر کو اُن کی توجہ سے مقصد اُن صفات کا حصول ہے کہ اُن کا پرتو اُس میں آ جائے۔ تو نبی کریم ﷺ جامع الصفات ہیں ہر کمال کہ جو کسی نبی یا کسی رسول کو عطا ہوا یا دنیا میں کسی کو عطا ہوا سب کے جامع آقائے نامدار ﷺ ہیں۔ تو یہ اللہ کریم کا اپنا ایک طریقہ ہے، عادت ہے، سنت اللہ ہے، عادتِ الٰہیہ ہے کہ چیزوں کو بعض چیزوں سے مربوط فرما دیتا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں اس پہ حافظ صاحب نے ایک کتاب بھی لکھی ہے کوئی کتاب لائبریری میں ہے جس میں یہ ساری باتیں درج ہیں۔ تو ذاکر کو یہ چیزیں سمجھنا اور جاننا چاہیں اُس پہ ایک کتاب بھی ہے جو حافظ صاحب نے لکھی تھی لائبریری میں ہے لیں اور پڑھیں اور اپنا جائزہ اُس کی روشنی میں لیا کریں کہ ان چیزوں میں مجھ میں کوئی فرق پڑ رہا ہے کہ نہیں۔ تو اللہ کریم مہربانی فرماتا ہے کہ کوئی بھی شخص خالی نہیں رہتا صرف توفیق ذکر ہو جانا ہی بہت بڑا کمال ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ بڑی دیر سے مجھے لطائف کرا رہے ہیں۔ ذکر کرا رہے ہیں لیکن مجھے تو کوئی پتہ نہیں چلتا، مجھ پہ تو کوئی اثر نہیں ہوتا تو سامنے ٹونٹی لگی ہوئی تھی ٹینکی کی اور نیچے سیمنٹ کی جگہ بنی ہوئی تھی پختہ اور اُس میں گڑھا بن گیا تھا۔ بند کرو تو بھی قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے تو انہوں نے فرمایا دیکھ اس ٹینکی سے اس ٹونٹی سے ایک ایک قطرہ ٹپکتا رہتا ہے تو انہوں نے فرمایا دیکھو اس ٹینکی سے اس ٹونٹی سے ایک قطرہ ٹپک رہا ہے نیچے بڑا پختہ فرش ہے اُس میں گڑھا بن گیا یہ کسی ایک قطرے سے تو نہیں بنا۔ جو آج آخری قطرہ اس میں ٹپک رہا ہے جتنا اثر اُس کا ہے اتنا ہی اُس قطرے کا بھی اثر ہے جو پہلا ٹپکا تھا۔ اور کچھ چیز نیچے نظر نہیں آتی تھی لیکن اُس کا اثر تھا چونکہ ہر قطرہ تو ایک ہی مقدار کا ہے جب ٹپکتے رہے تو دیکھ لو پکے فرش میں بھی گڑھا بن گیا۔ اگر تم اللہ اللہ کرتے ہو تو اس کا مطلب ہے تمہیں محسوس ہو یا نہ ہو یا تمہیں محسوس ہونے میں کچھ وقت لگے تمہیں نظر آنے میں گڑھا دکھائی دینے میں کچھ وقت لگے لیکن اللہ کے نام کی ہر ضرب اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ تو بجائے خود صرف ذکر کا نصیب ہو جانا یہ بہت بڑی نعمت ہے اور پھر اس کے بعد بندے کو از خود اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ اور میں گزارش کروں گا کہ لائبریری سے وہ کتاب لیں اور اُسے سبقاً سبقاً پڑھیں اور سمجھیں کہ ان انبیاء علیہم الصلوم والسلام کی برکات کا مزاج انسان پہ طبیعت پہ سوچ پہ فکر پہ کیا اثر ہوتا ہے اور پھر اس کا اپنی ذات میں جائزہ لیں۔

سوال: "مسئلہ کشمیر" کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: **1947**ء میں جب پاکستان بنا تو ایک فیصلہ ہوا تھا کہ مسلم اکثریت کے علاقے پاکستان کو ملیں گے اور ہندو اکثریت کے علاقے ہندوستان کو ملیں گے اور ریاستیں جو ہیں وہ جس کے ساتھ چاہیں الحاق کر لیں۔ کشمیر کے مہاراجہ نے ہندوستان سے الحاق کر لیا اور کشمیر کی رعیت چونکہ بہت زیادہ اکثریت تھی مسلمانوں کی تو انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے ساتھ جائیں گے اس پر جہاد ہوا پہلی جنگ ہوئی۔ مجاہدین نے آزاد کرالیا تھا۔ آگے پھر بین الاقوامی سیاست آگئی اور وہ سری نگر تقریباً فتح کیا ہوا چھوڑ دیا گیا تب سے اب تک قتل و غارت گری جاری ہے اور پتہ نہیں کب تک رہے گی مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ مسئلہ پوچھنے سے آپ کو کیا غرض ہے کیونکہ کشمیر اب ایک سیاسی ایشو بنا ہوا ہے۔ اسلام اور کشمیر دو ہی سیاسی ایشو ہیں۔ کوئی اسلام کا نعرہ لگا کر اقتدار میں آجاتا ہے کوئی کشمیر کا لگا کر آجاتا ہے میری معلومات کے مطابق جو مجاہدین باہر سے جاتے ہیں وہی جاتے رہے ہیں جنہیں حکومتیں انڈکٹ کرتی رہی ہیں اور آئی ایس آئی نے گاڑیاں بھی دیں پیسے بھی دیے اور اسلحہ بھی دیا وہ حکومتوں کے اپنے سیاسی مقاصد تھے۔ اب حکومت نے اس حکومت نے روک دیا تو کوئی نہ کہیں تربیتی کیمپ ہے نہ کوئی جہاد کا نام لیتا ہے نہ کوئی جاتا ہے میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ آپ کو یہ اس میں پڑنے کی ضرورت کہاں سے پیش آگئی اور آپ کو کشمیر سے کیا تعلق ہے۔ آپ نے پاکستان صحیح کر لیا ہے؟ گھر میں آگ لگی ہوئی ہو اور آپ پڑوسیوں کی دیوار درست کر رہے ہوں جہاں ہم رہتے ہیں کیا یہاں سب کچھ ٹھیک ہے گھر ٹھیک نہیں ہوا تو کشمیر کو آپ کیا کریں گے۔

سوال: کیا خودکش حملے جائز ہیں اسلام ان کی اجازت دیتا ہے جبکہ اُسامہ بن لادن اور ملا عمر ان حملوں کو جائز قرار دے چکے ہیں؟

www.naqshbandiaowaisiah.com

جواب۔ میرا خیال ہے میرا مطالعہ آپ سے زیادہ ہے میں نے کہیں ملا عمر اور اُسامہ بن لادن کا بیان نہیں پڑھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ نہ ملا عمر امام ہیں اور نہ اُسامہ بن لادن امام ہیں اُمت کے اور نہ دونوں میں سے کوئی مفتی ہے۔ ملا عمر بھی ایک عام مدرس ہیں اور اُسامہ بن لادن تو خیر ایک عام مسلمان ہیں، ہمارے جیسے ہیں۔

تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس سارے معاملے کا ہمارے اس اجتماع سے کیا رشتہ ہے اور اس سے کیا تعلق ہے اور اگر یہ سوال ہم لکھنا شروع کر دیں گے تو کل پھر حکومت کے بارے پھر وزیروں کے بارے پھر ممبروں کے بارے تو یہ تو ساری سیاست ہی یہاں آ جائے گی تو جس کام کے لئے آپ آئے ہیں یہ کوئی اور کرے گا۔

یہ آپ ساتھیوں نے لکھے ہیں یا کوئی ایجنسی کا بندہ تشریف لایا ہے یہ چیزیں پوچھنے کے لئے تو اگر آپ ایجنسی کے بھی ہیں تو سُن لیں کہ ہمارا یہ اجتماع ان باتوں کے لئے نہیں ہے۔ یہ ذاتی اصلاح کے لئے ہے اور خود کش حملوں کا جواز اُن سے پوچھیے جو خود کش حملے کر رہے ہیں ہم نہ ان حملوں کا حصہ ہیں نہ کسی حملے میں ملوث ہیں بلکہ ہم تو امن کی بات کرتے ہیں اور جہاد اگر ضروری ہے تو حکمرانوں پہ ضروری ہے اللہ اُن سے حساب لے لے گا جو حکومت کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ کوئی جہاد بھی کریں۔

ہمارا یہ کورس اور اجتماع ذکر اذکار کے لئے اور تصوف کے لئے ہوتا ہے اور اس کے متعلقہ سوال ہی یہاں زیب دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی سوال ہے تو خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں مل کر پوچھ سکتے ہیں اس میں غیر متعلقہ سوالات جو ہیں وہ مناسب نہیں ہیں۔ اگر یہ وقت بھی آپ نے غیر متعلقہ سوالوں پہ لگانا ہے تو پہلے یہ اندازہ کریں کہ سال بھر میں آپ وقت لگاتے کتنا ہیں۔ اور وہ بھی اگر اس موضوع سے ہٹ کر ہی باتیں ہوتی رہیں تو فائدہ کیا ہوا۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

ذکر الٰہی کی اہمیت :- رب جلیل نے ایک بڑا قیمتی اور نادر نسخہ لاریب کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ میرے ساتھ تعلق بڑھانے کے لئے میری معرفت کو پانے کیلئے رسول اللہ ﷺ کے جاننے اور پہنچاننے کے لئے آپ ﷺ کی اطاعت اور غلامی کے لئے، آپ ﷺ کے ساتھ عشق اور محبت کے لئے، دین کے غلبے کے لئے ایک تدبیر ہے اور وہ یہ ہے کہ میرا ذکر کثرت کے ساتھ کیا جائے۔ زندگی میں جتنے کام تم کرتے ہو ان سب میں سے زیادہ جو کام ہے وہ میرے نام کو دہرانے کا ہے، کھڑے ہو، بیٹھے ہو، لیٹے ہو ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو"۔

ماخوذ از "تعلیمات و برکات نبوت ﷺ"

منجانب:- ملک زاہد ہارڈ ویئر، پینٹ اینڈ سینٹری سٹور

مین روڈ چوک فاروق اعظم تلہ گنگ ضلع چکوال، فون 0543-410258-410172

www.naqshbandiaowaisiah.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند اہم پشین گوئیاں جو پوری ہوئیں

زمانہ قریب قیامت سے متعلق چند ایسی پیشن گوئیاں احادیث نبویہ میں ملتی ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائیں اور آج کے دور میں حرف بحرف پوری ہوگئیں۔ اس بات کی توجیہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک سچے رسول نے اللہ تعالیٰ سے ان کا علم حاصل کیا' اور انسانیت خصوصاً آج کے دور کی نسلوں کو ان اہم باتوں سے خبردار کر دیا۔ اس اعتبار سے یہ سچی پیشین گوئیاں بیک وقت وجود باری تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صادقہ اور آخرت کے برحق ہونے پر پختہ اور قطعی دلائل ہیں۔ ذیل میں ایسی چند احادیث صرف اُردو ترجمہ کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ جب تک تم ایسے بڑے امور نہ دیکھ لو جن کو اب تم نہیں دیکھتے اور نہ ہی ان کا تصور تمہارے ذہنوں میں ہے''۔

جدید سائنسی ترقی' انسان کی جانب سے تسخیر کائنات اور خلانوردی کی طرف واضح اشارہ ہے عجیب وغریب سائنسی ایجادات مثلاً سلکی نظام (ریڈیو۔ ٹیلی ویژن' ٹیپ ریکارڈر وغیرہ) طب وجراحی کے جدید کمالات اور زندگی کی دیگر حیران کن سہولتیں بھی اسی ضمن میں آتی ہیں)

عظیم وبلند عمارتوں کی تعمیر وزیبائش

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آپ ننگے پاؤں' برہنہ جسم فقیر لوگ اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھیں کہ وہ بڑی بڑی عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا اور فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک علم اٹھا نہ لیا جائے۔ زلزلے کثرت سے ہوں' زمانہ مختصر ہو جائے' فتنے ظاہر ہو جائیں اور لوگ عمارتوں کے بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں۔''

محدثین کا کمال ایمان دیکھیے کہ اس حدیث کو نسلاً بعد نسل منتقل کرتے چلے گئے اور پورے ساڑھے تیرہ سو سال تک اس میں بیت گئے تا آنکہ یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوگئی۔ آج سے صرف پچاس سال پہلے دنیا کے کسی شہر کی تصویر دیکھئے اور اس کا مقابلہ جدید تعمیر شدہ شہر سے کیجئے۔ یہ بات خاص عرب ممالک پر صادق آتی ہے جہاں پر بہت بڑی اور اونچی عمارتیں بنانے کی دھن واضح نظر آتی ہے۔ ریاض کے قریب ''الخرج'' میں راقم نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ بڑا خوبصورت مکان تھا۔ مالک مکان چرواہا بھی تھا۔ اور جب کرایہ لینے آتا تو اکثر ننگے پاؤں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''قیامت کی علامتوں اور شرائط میں سے یہ ہے کہ اُجڑے ہوئے گھر آباد ہو جائیں گے اور آبادیاں اجڑ جائیں گی۔'' دیہاتی لوگوں کا تیزی سے شہروں کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔ بہت سی دیہاتی آبادیاں اجڑ گئیں اور شہر میں وسعت پیدا ہوگئی۔ اور غیر آباد جگہیں آباد ہوگئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''بے شک قیامت کی نشانیوں اور شرطوں میں سے یہ ہے کہ مسجدوں کی محرابوں کی زیبائش کی جائے گی اور دل ویران ہو جائیں گے

www.naqshbandiaowaisiah.com

زمین کی طنابیں کھینچ جائیں گی سواریاں انتہائی تیز رفتار ہونگی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ مختصر نہ ہو جائے اور زمین سکڑ نہ جائے' (زمین کی طنابیں کھینچ جائیں گی۔) (پوری دنیا ایک شہر کی طرح ہو کر رہ گئی ہے۔مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو رہا ہے ایک براعظم سے دوسرے براعظم جانا بالکل اس طرح ہو گیا ہے جیسے کسی شہر کے ایک محلے سے دوسرے محلے کی طرف جانا ہو۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"تم اونٹنیاں بالکل چھوڑ دو گے اور تیز رفتاری کے لئے ان پر سواری نہیں کرو گے (اونٹنیوں سے کہیں زیادہ تیز رفتار سواریاں میسر آجائیں گی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"آخری زمانے میں لوگ ہوں گے جو بڑی بڑی گدیوں پر سوار ہوکر مسجدوں کے دروازوں تک آ پہنچا کریں گے"۔

اور فرمایا

"عنقریب میری اُمت کے آخری لوگوں میں ایسے آدمی ہوں گے جو گدیوں پر سوار ہوں گے ۔ گویا کہ وہ (اونٹوں کے) کجاوے ہیں اور مسجدوں کے دروازوں میں جا اُترا کریں گے"

آج ہم اس صفت کو کاروں کی شکل میں دیکھ رہے ہیں جن کی سیٹیں بڑے بڑے کجاوں کی طرح ہی ہیں جن پر لوگ سوار ہو کر مساجد کے دروازوں تک جا پہنچتے ہیں۔

"اور تحقیق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ دجال کتنی تیزی کے ساتھ ساری زمین میں گھوم جائے گا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ زمین میں اس کی کیا رفتار سفر ہوگی؟ تو آپ نے (جواباً) فرمایا۔"اس بادل کی طرح جسے (تیز) ہوا دھکیل رہی ہو۔یعنی جس طرح بادل تیز چلتے ہیں۔" (تیز رفتار ہوائی جہازوں کی طرف اشارہ ہے)

علمی ترقی اور دین سے ناواقفیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے قریب قاری کثرت سے ہوں گے اور علما کم ہوں گے روساز یادہ ہوں گے اور امانت دار لوگ کم ہوں گے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ قلم کا استعمال بکثرت ہوگا۔ (اہل قلم زیادہ ہوں گے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"عنقریب میری اُمت پر ایسا وقت آئیگا۔کہ قاری زیادہ ہوں گے اور علما کی قلت ہوگی علم اٹھالیا جائے اور قتل وغارت عام ہوگی۔"

رسول اللہ نے فرمایا

"آخری زمانہ میں جاہل عبادت گزار اور فاسق قراء (بکثرت) ہوں گے۔"

تجارت میں وسعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"قیامت کے قریب خاص لوگوں کی بات مانی جائیگی تجارت عام ہو جائے گی۔حتی کہ عورت تجارت (کے معاملہ) میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹائے گی۔قطع رحمی ہوگی قلم کا استعمال بکثرت ہوگا۔جھوٹی گواہی کا ظہور ہوگا اور سچی گواہی چھپائی جائے گی۔"

خواتین کی زیب وزینت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

www.naqshbandiaowaisiah.com

"آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو پُر شکوہ گدیوں والی سواریوں پر سوار ہو کر مسجدوں کے دروازوں تک آیا کریں گے۔ ان کی عورتیں لباس کے باوجود برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر بختی اونٹوں کے کوہان کی مانند (دوپٹے) ہوں گے ان پر لعنت بھیجو' وہ ملعون ہیں۔"

آپ نے ارشاد فرمایا

"میری اُمت میں دو قسم کے لوگ جنہیں میں نے نہیں دیکھا جہنمی ہوں گے ایک تو وہ لوگ جن کے ہاتھ میں گائے کی دموں کی شکل کے کوڑے ہوں گے۔ ان سے وہ لوگوں کو مارا کریں گے۔ دوسرے وہ کج رو' نیم برہنہ اور اپنی طرف متوجہ کرنے والی عورتیں ہوں گی جن کے سر بختی اونٹوں کی ٹیڑھی کوہانوں کی طرح ہوں گے ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ اس کی خوشبو پاسکیں گی' حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے پر پہنچ جاتی ہیں"۔

شراب نوشی اور کثرت زنا

رسول اللہ نے فرمایا

"بے شک میری اُمت کے لوگ شراب پیا کریں گے' البتہ اسکا نام بدل لیا کریں گے۔"

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ جانوروں کی طرح سر بازار زنا نہ کریں گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی حتی کہ عورت سے دن دہاڑے سر بازار زنا کیا جائے گا۔ جسے کوئی بُرا نہ جانے گا اور ان میں سے سب سے بہتر انسان وہ متصور ہوگا جو ان سے یوں کہے گا یہ کام اگر راستے سے ذرا ہٹ کر کرلیا جاتا تو مناسب ہوتا۔ اللہ ہمیں اس صورت حال سے محفوظ رکھے"۔

(ناروے' سویڈن اور ڈنمارک جیسے ممالک میں بڑی بڑی شاہراہوں پر ایسے کلب موجود ہیں جہاں اس قسم کے Live Show برسر عام ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف پارکوں میں کئی قسم کی بے حیائی کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں۔ راقم سطور خود بھی اسکا شاہد ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی اور زنا زیادہ ہو جائے گا اور شراب بکثرت پی جائے گی۔" (علم کے اٹھ جانے سے مراد علما کی موت ہے۔ جہالت کے بڑھنے سے مراد دین سے جہالت کا ہونا ہے۔)

عورتیں اور مرد ایک دوسرے کی مشابہت کریں گے

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"

"قرب قیامت میں مرد عورتوں کی مشابہت کریں گے اور عورتیں مردوں کی مشابہت کریں گی۔"

سودی کاروبار کا غبار کی طرح پھیلنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان میں سے ہر ایک سود خور ہوگا اور جو نہ کھائے گا اسے بھی اس کی کچھ نہ کچھ گرد پہنچ جائیگی۔

(دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام کی طرف اشارہ ہے جس میں تجارت' صنعت اور زراعت کا کوئی کاروبار سودی قرضوں کے بغیر نہیں چل سکتا۔)

کلام حسین اور اعمال بد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"یقیناً میری اُمت میں اختلاف اور فرقہ بازی ہوگی۔ ایسے لوگوں کے جن کی باتیں اچھی ہوں گی اور اعمال بُرے ہوں گے۔"

جہاد بالسیف کی معطلی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ پڑوسیوں سے بدسلوکی ہوگی' رشتے ٹوٹ جائیں گے اور جہاد سے تلوار روک لی جائے گی"۔

علمائے حق کا باقی رہنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"میری اُمت میں سے ایک چھوٹی سی جماعت حق پر ہمیشہ قائم رہے گی جو لوگ ان سے الگ ہو جائیں گے وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے یعنی قیامت قائم ہو جائیگی"۔

دل کے دورے اور ناگہانی موت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"ناگہانی موت قیامت کے قرب کی علامت ہے۔"

اس بات کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج سے پچاس سال قبل ناگہانی اموات یا ایسی امراض جو ناگہانی موت کا باعث ہوں کس قدر تھیں اور آج کل کس قدر ہوگئی ہیں یہ سب کچھ ہماری نگاہوں کے سامنے ہوگیا ہے۔ اچھے بھلے تنومند انسان دل کے دوروں کا شکار ہو رہے ہیں۔

یہود کا تسلط اور دجال کا خروج

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودی دجال کے متعلق فرمایا کہ" اس کے ظاہر ہونے کی علامت یہ ہے کہ لوگ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چھوڑ دیں گے۔ قتل وغارت کو معمولی بات خیال کریں گے اور سود خوری کریں گے۔ شاندار و پختہ عمارتیں بنائیں گے جبکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ نہیں کریں گے۔ شراب پئیں گے گویوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ ریشم پہنیں گے۔ آل فرعون کی زیبائش کا مظاہرہ کریں گے عہد و پیمان توڑ ڈالیں گے۔ غیر دینی علوم میں خوب دسترس حاصل کریں گے مسجدوں کو خوب سجائیں گے دلوں کو ویران کریں گے' قطع رحمی کریں گے' قاریوں کی بہتات ہوگی علما کم ہو جائیں گے حدود اللہ معطل کر دی جائیں گی' مرد عورتوں کی مشابہت اور عورتیں مردوں کی مشابہت کریں گے مرد مردوں کے ساتھ (دل لگی کرنے میں) کفایت کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ کفایت کریں گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان میں دجال کو بھیجے گا اور اسے ان پر مسلط کر دے گا"۔

ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" ان حالات میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا وہ مسلمانوں کی صف میں اتریں گے جو دجال اور یہودیوں کے ساتھ جہاد ولڑائی کریں گے تو دجال مارا جائے گا اور لوگ سب کے سب اللہ کے دین میں داخل ہو جائیں گے۔ روئے زمین پر ایک آدمی بھی ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہوگا۔"

"تم ضرور مشرکین سے جنگ کرو گے حتی کہ تمہارے باقی ماندہ لوگ نہر اردن پر دجال سے جنگ کریں گے تم مشرقی جہت میں ہو گے اور وہ مغربی جہت میں ہوں گے۔"

راوی حدیث کہتے ہیں کہ معلوم نہیں اردن اس دن اس زمین کے کس خطہ پر ہوگا؟

رسول اللہ ﷺ نے دجال کے متعلق بتانے کے بعد فرمایا

"میں یہ سب کچھ تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں تا کہ تمہیں اس کی صحیح معرفت نصیب ہو جائے اور اس کا فتنہ اچھی طرح سمجھ آ جائے اور اصل صورت حال کا پہلے سے اندازہ ہوتا کہ صحیح وقت پر صحیح تدبیر کر سکو اور آنیوالی نسلوں کو متنبہ کر سکو اور وہ آگے نسل کو ایک دوسرے کو بتائیں کیونکہ اس کا فتنہ سب فتنوں سے شدید تر ہوگا۔"

بحوالہ المرشد جون 1988ء

www.naqshbandiaowaisiah.com

وصالِ الٰہی

ابوالاحمدین

30 دسمبر 2005ء

اویسیہ سوسائٹی لاہور کی مسجد دارالعرفان میں نماز جمعہ کے بعد معمول کے مطابق محفل ذکر کا آغاز ہوا' پہلا لطیفہ......... حضرت امیر المکرم کے صاحبِ مجاز عبدالرشید صاحب ذکر کرا رہے تھے۔ پہلی صف میں صدیق اعوان تھے جن کے بعد میجر میر امان شریک ذکر! اللہ تعالیٰ کے نام کی بھرپور ضربیں لگائی جا رہی تھیں۔ اللہ ھو' اللہ ھو' اللہ ھو......... ایک آہنگ کے ساتھ سانس کی آواز لیکن ہر سانس میں اللہ کا نام' دل کی گہرائیوں میں مدوجزر پیدا کرتا ہوا۔ شیطان کے گھروندوں کو زیروزبر کرتا ہوا کہ دل انوارات الٰہی سے چمک اٹھے' اللہ کا گھر بن جائے اور اس میں یادِ الٰہی رچ بس جائے' یوم جمعہ کے اس ذکر میں یہاں کئی ایسے نمازی بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کا یہ پہلا اتفاق ہوتا ہے اس لئے ذکر کا دورانیہ مختصر ہوتا ہے۔ دوسرا لطیفہ' ضربوں میں اور تیزی آ گئی' تیسرا لطیفہ' اس موقعہ پر صدیق اعوان نے محسوس کیا کہ میجر میر امان سجدہ ریز ہو گئے ہیں۔ ایک انجانے خیال سے آنکھیں کھول دیں۔ میجر میر امان کو سہارے سے بٹھا دیا لیکن وہ پھر سجدہ ریز ہو گئے۔ چوتھا لطیفہ......... پانچواں لطیفہ اور میجر میر امان کی سانس رک گئی۔ انہیں پہلی صف کے آگے لٹا دیا' گاڑی منگوائی اور جب ذکر ختم ہوا تو گاڑی بھی پہنچ گئی لیکن وہاں موجود ایک ڈاکٹر نے نبض دیکھ کر بتایا کہ میجر میر امان وصال پا چکے ہیں۔ انہیں وصال الٰہی نصیب ہو چکا تھا' اللہ کے گھر حاضر ہوئے تو وہیں کے ہو رہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس مہمان کی زیارت کرنے والے اس وصال پر رشک کر رہے تھے۔

جس نے بھی یہ سرگزشت سنی' ایسے ہی وصال الٰہی کی تمنا کی۔ یہ ایک ذاکر کی اس دارِ فانی سے روانگی کی رُوداد تھی جو ذکر الٰہی کی دعوت بن گئی' ایک ایسی دعوت جس کے ساتھ ہر دل سے دعا اٹھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذکر میں ایسی محویت عطا کر دے' کہ موت کی تلخی بھی تیرے ذکر کی حلاوت کو متاثر نہ کر سکے۔ آمین!

میجر میر امان نے درویشانہ مزاج پایا اور اہل اللہ کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ سلسلہ عالیہ کی نسبت سے قبل ایک مرتبہ مولانا زکریا صاحب کے خلیفہ صوفی محمد اقبالؒ کے ہمراہ مولانا عزیز الرحمٰن سے ملاقات کے لئے چھپہ گرام گئے جو ایک پہاڑی مقام ہے۔ صوفی صاحب چونکہ معذور تھے' میجر میر امان نے انہیں اپنے کاندھے پر سوار کیا اور بلندی پر مولانا کے گھر تک پہنچایا۔ اس خدمت پر صوفی صاحب اس قدر خوش ہوئے کہ اپنے کمرہ میں ہی ان کا بستر لگوا دیا میجر میر امان کو خصوصی توجہ ملی تو پسینہ پسینہ ہو گئے۔ نقاہت کا یہ عالم تھا کہ نماز کے لئے کھڑا ہونا مشکل تھا۔ یہ حالت دیکھ کر مولانا عزیز الرحمٰن نے صوفی صاحب سے انہیں بیعت کرنے کے لئے کہا۔ صوفی صاحب نے سرخ اور سفید گلاب کے دو پھول منگوائے اور میجر صاحب کے سامنے رکھ دیئے میجر میر امان نے سرخ پھول چھوڑ دیا اور سفید پھول اٹھا کر سونگھنے لگے۔ یہ دیکھ کر صوفی صاحب کہنے لگے کہ میجر صاحب ہمارا حصہ نہیں' یہ کسی اور

www.naqshbandiaowaisiah.com

سلسلہ کی امانت ہیں۔ یاد رہے کہ صوفی صاحب کا تعلق چشتیہ سلسلہ سے تھا جس میں جوش غالب ہے جبکہ نقشبندیہ کے ہاں اعتدال اور سکون پایا جاتا ہے۔

میجر میر امان کو حضرت جیؒ کی صحبت بھی نصیب ہوئی لیکن بیعت نہ کر سکے۔ آپؒ کے وصال کے بعد حضرت امیر المکرم ایبٹ آباد تشریف لائے تو ایف ایف سینٹر کی مرکزی مسجد میں خطاب کے بعد میجر میر امان فوراً آگے بڑھے اور ان کے ہاتھ پر بیعت سے سرفراز ہوئے۔ یہی معاملہ کئی اور احباب کے ساتھ بھی پیش آیا تو حضرت امیر المکرم سے وضاحت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت جیؒ کی حیثیت ایک مرکز کی ہے جس کے گرد پہلے دائرہ میں صرف وہی خوش قسمت داخل ہو سکتے ہیں جن کا یہ مقدر تھا۔ آپؒ کے وصال کے بعد یہ دائرہ مکمل ہوا تو ایسے احباب جوق در جوق سلسلہ عالیہ میں شامل ہونے لگے جن کا حصہ بیرونی دائرہ میں تھا اگرچہ ان میں سے کئی ایک کو حضرت جیؒ کی خدمت میں بارہا حاضری کی سعادت مل چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس دائرہ کو اس قدر وسعت عطا فرمائے کہ یہ پوری دنیا پر محیط ہو جائے اور دم بدم پھیلتا ہی رہے۔

سراج احمد رفعت صاحب جو مکۃ المکرمہ میں سلسلہ عالیہ کے امیر رہ چکے ہیں نے شب جمعہ میجر میر امان سے ملاقات کی تو انہوں نے وصیت کی کہ وہ انہیں غسل دیں گے اور حضرت امیر المکرم کے صاحب مجاز مخدوم نذیر احمد یا قاری عبدالخالق نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ کسے معلوم تھا کہ اس وصیت پر عمل کرنے میں صرف ایک شب حائل ہے۔ پہلی وصیت پر تو عمل ہو سکا لیکن جب دوسری وصیت پر عمل کرنے کا وقت آیا تو میجر میر امان کے ایک عزیز نے جو اگرچہ شرعی وارث نہ تھے۔ سند یافتہ ہونے کی بنا پر استحقاق کا اظہار کر دیا۔ تاہم ان کی نماز جنازہ میں سلسلہ عالیہ کے کئی صاحب مجاز حضرات اور کثیر تعداد میں متوسلین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

میجر میر امان کو اللہ تعالیٰ درجات علیا عطا فرمائے اور اپنے ذکر و فکر کی حالت میں ہمارا بھی خاتمہ بالخیر فرمائے۔

نام تیرا ہی تھا لب پر دم رخصت میرے
مال دنیا سے یہ سیماب کمایا میں نے

☆☆☆☆☆

ضرورت نمائندگان

ماہنامہ المرشد کیلئے پاکستان کے تمام اضلاع سے نمائندگان کی ضرورت ہے۔ اس کار خیر میں شرکت کے خواہش مند احباب درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

"ماہنامہ المرشد" اے۔ ٹی۔ ایم بلڈنگ

پُل کوریاں، سمندری روڈ فیصل آباد

فون نمبر 0301-6045981

www.naqshbandiaowaisiah.com

دشمن کی نت نئی سازشیں اور ہماری ذمہ داریاں

ہم بڑے ادب و احترام کے ساتھ اپنے سارے مذہبی قائدین' سیاسی رہنماؤں اور حکمرانوں سے یہ بات کہنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں اپنے داخلی رویوں اور اپنے اندرونی معاملات پر تنقیدی نظر ڈالنی ہوگی اور ہمیں اپنی اس کمزوری کا پتہ لگانا ہوگا جس نے آج ہمیں اس حال کو پہنچا دیا ہے کہ ہم دنیا کی کل تعداد کا ایک چوتھائی ہونے کے باوجود کوئی وزن نہیں رکھتے۔ اب بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہمارے ذرائع و وسائل پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے دین و ایمان کو بھی ہدف بنایا جارہا ہے۔

حکیم سید محمود احمد
سرو سہارنپوری

غور کرنے کی بات ہے کہ مسلمان نہ کسی کی مذہبی کتاب کو ختم کرنے کے دعویدار نہ کسی کے مذہب میں مداخلت کے مرتکب نہ کسی کے مذہبی بزرگ یا رہنما کے خلاف کبھی کوئی بات کہنے کے مجرم مگر اس ساری معصومیت کے باوجود دہشت گرد مسلمان وحشی و جاہل مسلمان' انسانی حقوق کے غاصب مسلمان۔ آخر یورپ اور امریکہ کے پاس انصاف کے وہ کون سے پیمانے ہیں جن پر مسلمانوں کی معصومیت جرم قرار پاتی ہے اور خود ان کے اپنے لوگوں کی طرف سے مسلمانوں کے قتل و خونریزی کا ہر منصوبہ اور دل آزاری کا ہر طریقہ ان کا حق قرار پاتا ہے۔ ہم بڑے ادب و احترام کے ساتھ اپنے سارے مذہبی قائدین' سیاسی رہنماؤں اور حکمرانوں سے یہ بات کہنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں اپنے داخلی رویوں اور اپنے اندرونی معاملات پر تنقیدی نظر ڈالنی ہوگی اور ہمیں اپنی اس کمزوری کا پتہ لگانا ہوگا جس نے آج ہمیں اس حال کو پہنچا دیا ہے کہ ہم دنیا کی کل تعداد کا ایک چوتھائی ہونے کے باوجود کوئی وزن نہیں رکھتے۔ اب بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہمارے ذرائع و وسائل پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے دین و ایمان کو بھی ہدف بنایا جارہا ہے۔

''الفرقان الحق'' کے بارے میں سعودی علما نے اپنا بے لاگ موقف ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی قرآن درحقیقت مسلمانوں کی اسلامی ثقافت اور قرآن کے ساتھ گہری وابستگی کی وجہ سے ان کو برانگیختہ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اور اس کے ذریعے رسالت محمدیہ اور آپ کی دعوت کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے جیسے خطرناک عزائم مقصود ہیں لہذا مسلم حکومتیں اس کی اشاعت کو رکوانے میں اپنا کردار ادا کریں رابطہ عالم اسلامی نے بھی اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو اسلام اور قرآن کا دفاع کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے اس وقت جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں چاہئے وہ مسلم ممالک ہوں یا غیر مسلم ممالک ہر مرد و زن اور ہر چھوٹا بڑا غیر معمولی اضطراب میں مبتلا ہے۔ جلسے جلوس' مظاہرے' بیانات' تقریریں' امن عامہ کے دائرے میں رہتے ہوئے مسلمان عوام اور مسلم تنظیموں سے جو کچھ بن پڑ رہا ہے وہ کیا جا رہا ہے لیکن نتیجتاً یورپ کا رویہ' امریکہ کا طرز عمل اور جن ممالک کے

www.naqshbandiaowaisiah.com

اخبارات اس غیر انسانی حرکت اور بداخلاقی کے مرتکب ہوئے ہیں ان کا اس اخلاق باختگی اور مسلم دل آزاری پر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ ڈٹے رہنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امریکہ اور یورپی حکومتیں رائے اور پریس کی آزادی کو آڑ بنا کر مسلمانوں کی دل آزاری کرنے سے باز نہیں آئیں گے اس کا یہ مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہ ساری قوتیں مسلمانوں کے پرامن احتجاج کو اس حد تک بڑھانا چاہتی ہیں کہ یہ تشدد کا راستہ اختیار کر لے اور حالات امن کی حد سے باہر نکل جائیں۔ ہمارے نزدیک اس سے بھی یہ سامراجی قوتیں دو طرح کے فوائد سمیٹنا چاہتی ہیں ایک خود مسلمان ملکوں میں عوام اور حکمرانوں کے درمیان محاذ آرائی اور تصادم کو فروغ دینا دوسرے لوگوں کو اس حد تک آپے سے باہر کر دینا کہ وہ جذبات کے اظہار میں بے مہار ہو جائیں لہذا جہاں اس سے مسلمان حکومتوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا وہاں مسلمان عوام بھی ظلم وستم کے دوہرے شکنجے میں کسے جائیں گے اس طرح مسلمانوں کے خلاف لگائے گئے دہشت گردی کے الزامات کے رنگ مزید گہرے کئے جائیں گے۔ سامراجیوں کی نگاہ میں ناپسندیدہ مسلمان حکمرانوں کو فارغ کرنے اور بعض مسلمان ملکوں کے خلاف نبرد آزمائی بھی اس موجودہ شیطانی سازش کا حصہ نظر آتا ہے۔ ہماری بڑی دردمندی کے ساتھ ساری امت مسلمہ سے یہ اپیل ہے کہ احتجاج جاری رکھا جائے گا مگر کہیں بھی اسے بدامنی کا شکار نہ ہونے دیا جائے۔ اپنی صفوں میں اتحاد اور یگانگت کو اس طرح مضبوط کیا جائے کہ دشمن کے ایجنٹ ہماری صفوں میں داخل ہو کر ہمیں غلط راہوں پر نہ چلا سکیں۔ مسلمان حکمرانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ حالات کو صحیح تناظر میں دیکھیں وہ ایمان کی آزمائش کے اس مرحلے میں مسلم عوام کے ساتھ کھڑے ہوں۔ اور ساری دنیا پر اخلاص کے ساتھ اس بات کا اظہار کر دیا جائے کہ مسلم حکمران اور مسلم عوام دو جدا قومیں نہیں ہیں۔ نہ ان کے مفادات جدا جدا ہیں نہ ان کے ایمان میں کوئی درجہ بندی یا کمی بیشی ہے۔ مسلم مفکرین، دانشور اور اہل علم حضرات سے ہماری گزارش یہ ہے کہ اس قسم کی خباثتوں کے سدباب کے لئے کوئی مستقل لائحہ عمل اختیار کیا جائے ان خباثتوں کے بدنتائج سے مسلم دنیا کو خصوصاً اور ساری دنیا کو عموماً بچانے کا اہتمام مفکرین وعلمائے امت کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری صرف مظاہروں یا بیانات سے پوری نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے ان مفکرین اور علمائے کرام کی ضرورت ہے جو سیاست گردی کی فضا سے دور رہ کر حرمت رسول ﷺ، عظمت قرآن اور امت کے تحفظ کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ان سارے گوشوں پر نظر رکھیں جن سے دشمن اسلام اور مسلمان کے خلاف نقب لگا رہا ہے ہمیں آج مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہؒ، جمال الدین افغانیؒ علامہ اقبالؒ اور اسی انداز کے اصحاب فکر ونظر درکار ہیں جو ماضی کو جانتے ہوں حال سے واقف ہوں اور اللہ نے انہیں مستقبل بینی کا ملکہ بھی ودیعت کیا ہو۔ جن کی زبان وقلم میں جان ہو اور جنہیں امت کا اعتماد بھی حاصل ہو۔ اس انداز کے صاحبان فکر ونظر امت میں موجود ہیں انہیں اب اپنے حجروں سے برآمد ہونا اور وقت کی آواز پر کان دھرنا ہے موجودہ حالات میں ہمیں خاص طور پر یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ملت نعروں کے ذریعے زندگی نہیں پاتی بلکہ افکار ونظریات کی پختگی سے حیات واستحکام حاصل کرتی ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ "نوائے وقت")

www.naqshbandiaowaisiah.com

"حیات طیبہ" پر تبصرہ

سلسلہ کے موجودہ شیخ امیر مکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ' کی رہنمائی کی کرامت ہے یا ابو الاحمدین کی روحانی تربیت کا فیض کہ کتاب پڑھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ انسان سلسلہ کے روحانی ہالہ میں ہے اور شیخ طریقت کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔

تبصرہ نگار:- ڈاکٹر خالد علوی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

یہ پچاس کی دہائی کے ابتدائی برسوں کی بات ہے کہ ناچیز تعلیم القرآن راولپنڈی میں دورہ قرآن کے لئے موجود تھا۔ میری زیادہ دلچسپیاں منطق وفلسفے میں تھیں اس لئے بحث ومباحثہ کا ذوق تھا۔ ایک شام اعلان ہوا کہ ردرفض وقادیانیت کے لئے خصوصی لیکچرز کا انتظام کیا گیا ہے اگلے روز ایک مقرر ہمارے درمیان تھا۔ دھندلا سا نقشہ ذہن میں ہے۔ شلوار لمبا کرتا اور پگڑی میں ملبوس ایک متاثر کن شخصیت ہمارے سامنے تھی۔ لہجے میں اعتماد' الفاظ کے انتخاب کا سلیقہ' استدلال میں بے پناہ قوت اور بیان کی شیرینی وتاثیر نے دلوں اور ذہنوں کو کنٹرول کر لیا۔ علمی تبحر' منطقی تجزیہ اور دلیل کی قوت نے دلوں کو مسخر کر لیا۔ میانوالی کا پہناوا اور میانوالی ہی کا لہجہ۔ اظہار میں قوت اور اعتماد دونوں کا حصہ وافر تھا۔ میں اس لہجے سے پہلے ہی مانوس تھا اس لئے کشش محسوس کی۔ میں نے ان کی تقریروں کے نوٹس لئے اور اب بھی میرے کاغذوں میں کہیں موجود ہوں گے۔ مجھے ان کی سادگی' بے ساختگی' معلومات ومطالعہ کی وسعت اور اپنے موضوع پر گرفت کا تاثر اب تک محسوس ہوتا ہے۔ یہ تھے مناظر اسلام مولانا اللہ یار خانؒ۔

میرا علمی سفر مجھے مدرسہ سے کالج اور یونیورسٹی لے گیا اور میں اس دنیا سے قریب قریب کٹ گیا۔ تقریباً دس پندرہ برس بعد محلہ ستھان لاہور کے کوچہ گلفروشاں کی چھوٹی سی مسجد میں' جس سے میرا بھی تعلق رہا ہے' ماسٹر حفظ الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی جو مسجد میں نمازیوں کو خاص قسم کا ذکر کراتے' انہوں نے اپنے شیخ مولانا اللہ یار خانؒ کا تذکرہ کیا اور سلسلہ اویسیہ کی بات کی۔ میں نے تعجب سے اور دلچسپی سے سنا' میرا ذہن مناظر اسلام کے اسلوب بیان اور طرز استدلال کے نقوش تازہ کر رہا تھا۔ بعض شاگردوں سے بھی کبھی کبھار تذکرہ سنتا لیکن یہ میری محرومی ہے کہ میں اپنے استاد کی شخصیت کے اس پہلو کی طرف متوجہ نہ ہوا اور ان سے سلوک وتربیت کا استفادہ نہ کر سکا۔ گذشتہ برس دارالعرفان منارہ میں سیرت کے جلسے میں مدعو کیا گیا۔ اس دوران میں امیر مکرم مولانا محمد اکرم اعوان کی سحر انگیز شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور استاد مکرمؒ کے فیض تربیت کے جلوؤں کو دیکھا تو اپنی محرومی اور شومئی قسمت کا احساس شدید تر ہو گیا۔ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی جس سے محروم رہا۔ میرے گھر میں تصوف تھا لیکن میں اس سے بیگانہ تھا۔ کچھ عرصہ شدید مخالفت اور ناپسندیدگی کا دور رہا۔ اللہ تعالیٰ سید ابوبکر غزنویؒ کو اپنی رحمتوں سے معمور رکھے کہ سلسلہ نقشبندیہ سے متعارف کرایا اور سلوک وتربیت کے کچھ اسباق سے نوازا۔ دل ان کی صحبت میں ہمیشہ گداز سے معمور اور طبیعت اثر پذیر رہی۔ ان کے ساتھ محبت وعقیدت اور انس وارادت کے باوجود زیادہ استفادہ نہ ہو سکا۔ نقشبندی فیض کے انعکاسی ہونے کی وجہ سے ان کی توجہ ہمیشہ رہی اور میں روحانی طور پر وابستہ ہونے کے باوجود ان کے فیض

www.naqshbandiaowaisiah.com

صحبت سے زیادہ مستفیض نہ ہو سکا۔ وہ جب حادثے میں زخمی ہوئے تو میں پی ایچ ڈی کے لئے برطانیہ میں ہی تھا۔ ان سے ملاقاتیں رہیں لیکن ان کی وفات سے ظاہری استفادے کی راہیں مسدود ہو گئیں۔ بڑھاپا ریاضتوں کا متحمل نہیں ہوتا اور میں تو زخمی دل لئے پھر تا رہا ہوں لیکن روحانی تربیت کی شدید طلب موجود ہے۔

دل ڈھونڈھتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

غالباً دارالعرفان میں حاضری کی مناسبت سے مجھے اہل عرفان نے ایک کتاب عنایت فرمائی۔ کتاب نے میری یادیں تازہ کرنے کے ساتھ میری محرومیوں کے زخم بھی تازہ کر دیئے ہیں۔ بقول شاعر

شمار شوق نہ دانستہ ام کہ تاچند است
جزایں قدر کہ دلم سخت آرزو مند است

کتاب کا نام ''حیات طیبہ'' ہے اور استاد مکرم شیخ طریقت مولانا اللہ یار خان رحمتہ اللہ کے سوانحی احوال پر مبنی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ شیخؒ کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ سلسلہ کے موجودہ شیخ امیر المکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کی نگرانی میں جناب ابو الاحمدین نے اسے مرتب کیا ہے۔ سوانحی خاکہ میں ابتدائی زندگی، حصول تعلیم، مکتب طریقت اور مناظرانہ دور پر مستند معلومات مہیا کی ہیں۔ کتاب کے بقیہ حصہ میں حیات شیخ اور سلسلہ ترویج باہم گراس طرح مربوط ہیں کہ شیخ کی ذات میں سلسلہ نظر آتا ہے اور سلسلہ کی تصویر میں شیخ کا عکس نمایاں ہے۔ سلسلہ کے موجودہ شیخ امیر مکرم مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ کی رہنمائی کی کرامت ہے یا ابو الاحمدین کی روحانی تربیت کا فیض کہ کتاب پڑھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ انسان سلسلہ کے روحانی ہالہ میں ہے اور شیخ طریقت کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے۔ حیات شیخ کے بارے میں کیسا بیان ہے!

دو جہاں ساتھ ساتھ چلتے ہیں
جب وہ محشر خرام چلتا ہے

ابو الاحمدین نے ایک محقق کی حیثیت سے مسالہ اکٹھا کیا ہے اور ایک کامیاب مولف کی طرح اسے مرتب کیا ہے۔ زبان شستہ و پاکیزہ، اسلوب روحانی، الفاظ وتراکیب کا دروبست خوب اور حکایت لذیذ تر ہے۔ تصوف کی دنیا کا دلچسپ اور حیران کن تجربہ ہے جسے الفاظ وعبارت کا جامہ پہنایا گیا ہے۔ سلسلہ چونکہ حیات برزخیہ پر زیادہ توجہ دیتا ہے اور عالم امر سے زیادہ متعلق ہے اس لئے یہ فطری بات ہے کہ سالک برزخی تجربات ومشاہدات میں گم ہو جائے لیکن شیخ طریقت کا کمال ہے کہ وہ عالم خلق سے پوری طرح وابستہ وپیوستہ رہے۔ رد پرویزیت اور نفاذ شریعت کے ابواب پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں استحکام اسلام انہیں کتنا عزیز تھا اور غزوۃ الہند کی بات پاکستان کی محبت اور اس کی سالمیت کی شہادت ہے۔ مولف لکھتے ہیں۔

حضرت جیؒ کو پاکستان کے مستقبل کے بارے میں ذرہ بھر شائبہ نہ تھا کہ غزوۃ الہند سے قبل اس پر کوئی بڑی جنگ مسلط نہ کی جا سکے گی، جس کا اظہار آپ نے بار بار فرمایا۔

میں نے کتاب کو دوبارہ پڑھا ہے اور جی ابھی بھرا نہیں۔ سرہانے رکھی ہے۔ جب فرصت ملتی ہے چند صفحے پڑھ لیتا ہوں۔ خوبصورت کمپوزنگ، عمدہ کاغذ اور شاندار طباعت۔ امیر مکرم، مولف کتاب اور متوسلین سلسلہ سب مبارک کے مستحق ہیں۔ کمپوزنگ کی چند غلطیاں رہ گئی ہیں۔ میں نے اپنے نسخہ پر نشان زد کر دی ہیں، مولف پسند فرمائیں تو بھیج دوں گا۔ چونکہ کتاب شیخ طریقت اور سلسلہ کے بارے میں حوالہ کی حیثیت اختیار کرے گی اس لئے مناسب ہوتا کہ عام قاری کو سلسلہ سے متعارف کرانے کے لئے سلسلہ کے اسباق تربیت بھی شامل کئے جاتے لیکن یہ کوئی ضروری امر بھی نہیں اور پھر ''صاحب البیت ادری عافیہ'' کے تحت جو کچھ ہے وہ کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، نگرانی کنندہ اور معاونین کو اجر عظیم سے نوازے۔

............☆☆☆............

www.naqshbandiaowaisiah.com

علم الادیان اور علم الابدان کا حسین امتزاج : اقبال کے شاہینوں کا مسکن

راولپنڈی بورڈ اور پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے الحاق شدہ

مسلسل دس سال راولپنڈی بورڈ سے

پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والا واحد تعلیمی ادارہ

قائم شدہ 1984ء

دارالعرفان منارہ

صقارہ اکیڈیمی

صحت مند پاکیزہ اور سیاست سے پاک ماحول

ہاسٹل کی سہولت موجود

- ایف اے
- ایف ایس سی
- جنرل سائنس
- پری انجینئرنگ
- پری میڈیکل
- آرٹس گروپ

نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ کردار سازی پر

خصوصی توجہ کمپیوٹر کی لازمی ٹریننگ

آئی ایس ایس بی کے ٹیسٹ کے لئے خصوصی

راہنمائی اور یقینی کامیابی کے مواقع

سیشن 2006ء

داخلہ جاری ہے

محل وقوع :- صقارہ اکیڈیمی دارالعرفان منارہ ڈاکخانہ نورپور ضلع چکوال

رابطہ فون نمبر 0543-562222
562200

www.naqshbandiaowaisiah.com

الہدیٰ انٹرنیشنل کے متعلق چند سوالات

وسیم احمد فاروق متعلم جامعہ فاروقیہ

الہدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) اسلام آباد کے تحت قائم انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن برائے خواتین کے بارے میں چند سوالات کا جواب درکار ہے۔

الہدیٰ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن برائے خواتین ایک سالہ دورانیہ پر مشتمل ڈپلومہ ان اسلامک ایجوکیشن کراتا ہے اس کورس میں کچھ مسائل سننے کو ملے۔ شرعی نقطہ نظر سے ان کی وضاحت مطلوب ہے۔

سوال (۱)۔ مرد اور عورتوں کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے جس کی توضیح میں یہ حدیث بیان کی گئی۔ نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اس حدیث کی شرح یوں کی گئی کہ اس میں مرد یا عورت کی تخصیص نہیں ہے لہذا مرد و عورت کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے، نیز یہ بھی بیان کیا گیا کہ صحابیات میں سے ایک خاتون مردوں کے طریقے پر نماز پڑھتی تھیں۔

جواب۔ مرد عورت کی نماز میں تفریق آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ چنانچہ مراسیل ابی داؤد (ص ۸ مطبوعہ کارخانہ کتب کراچی) میں حضرت یزید بن ابی حبیبؒ سے مرسلاً روایت ہے۔

ترجمہ۔ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ان سے فرمایا، جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو، کیونکہ عورت کا حکم اس بارے میں مرد جیسا نہیں۔

کنز العمال (جلد ۴ ص ۱۱۷ مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۱۳ھ) میں بیہقی اور ابن عدی کے حوالے بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

ترجمہ۔ عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ رانوں سے چپکا لے ایسے طور پر کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو۔

آنحضرت ﷺ کے ان ارشادات سے جہاں عورت کے سجدے کا مسنون طریقہ معلوم ہوا ہے کہ اسے بالکل سمٹ کر اور زمین سے چپک کر سجدہ کرنا چاہئے۔ وہاں دو اہم ترین اصول یہ بھی معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نماز کے تمام احکام اول سے آخر تک مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں نہیں بلکہ بعض احکام مردوں کے لئے الگ ہیں اور عورتوں کے لئے ان سے مختلف، ہر صنف کو ان احکام کی پابندی لازم ہے جو اس سے متعلق ہوں۔ مردوں کو عورتوں کی اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت کی اجازت نہیں۔

دوسرا اہم اصول معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کے لئے نماز کی وہ ہیئت مسنون ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ستر ہو۔ چونکہ مرد عورت کی نماز میں تفریق کا حکم آنحضرت ﷺ نے خود فرما کر اس کے لئے ایک اصولی قاعدہ ارشاد فرمایا اس لئے امت کا تعامل و توارث اسی کے مطابق چلا آتا ہے۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ۔ جب عورت سجدہ کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی رانوں کو ملا لیا کرے۔ (کنزل العمال ج ۴، ص ۲۲۲) حضرات فقہا جب عورتوں کے ان مسائل کو جن کی طرف سوال میں اشارہ کیا گیا ہے ذکر کرتے ہیں تو اسی اصول کو پیش نظر رکھتے ہیں جو اوپر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ صاحب ہدایہ عورت کے سجدے کی کیفیت

www.naqshbandiaowaisiah.com

کوذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ترجمہ۔ اور عورت اپنے سجدے میں سمٹ جائے۔ اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ملالے کیوں کہ یہ اس کے لئے زیادہ پردے کی چیز ہے۔

یہ قریب قریب وہی الفاظ ہیں جو اوپر حدیث میں منقول ہوئے ہیں اسی طرح قعدہ کی ہیت دو طرح کی مروی ہے۔ ایک "تورک" یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا۔ چنانچہ سابقہ اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے فقہا نے عورتوں کے لئے "تورک" کو افضل قرار دیا کہ اس میں ستر زیادہ ہے اور مردوں کے لئے "افتراش" کو افضل کہا گیا' کیوں کہ یہ ان کے مناسب حال ہے۔ چنانچہ قعدہ کی ہیت کو ذکر کرتے ہوئے صاحب ہدایہ رقم طراز ہیں۔

ترجمہ۔ اگر عورت ہو تو اپنے سرین پر بیٹھ جائے اور پاؤں دائیں جانب نکال لے کیوں کہ اس کے لئے زیادہ پردے کی چیز ہے۔

آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد فرمودہ اصول کی رعایت صرف فقہائے احناف ہی نے نہیں کی بلکہ قریب قریب تمام آئمہ اور فقہائے امت نے اس اصول کو ملحوظ رکھا ہے جیسا کہ ان کی کتب فقہیہ سے واضح ہے۔

سوال نامہ میں جن صحابیہ کے طرز عمل کا ذکر کیا گیا ہے وہ مردوں کی طرح نماز میں بیٹھا کرتی تھیں' وہ حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ ان کے متعلق بخاری کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

ترجمہ۔ ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور فقیہہ تھیں۔ اس روایت کے آخری الفاظ "وہ فقیہہ تھیں" سے معلوم ہوا ہے کہ ان کا یہ عمل اپنی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا۔ اور فقیہہ کبھی اپنی رائے میں برحق ہوتا ہے اور کبھی اس سے خطا بھی واقع ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس کا اجتہاد مخلصانہ کوشش پر مبنی ہوتا ہے اس لئے وہ عنداللہ ماجور ہے' لیکن اس کا اجتہاد اور رائے دوسروں پر حجت نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم (بخاری ج ا ص ۱۱۴)

سوال۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا سنت سے ثابت نہیں' اس کی توجیہ یہ بیان کی گئی کہ کافر جب مسلمان ہوتا ہے تو حالت کفر کی نمازوں کی قضا واجب نہیں۔ نیز یہ کہ حالتِ حیض میں جو نمازیں چھوٹ جاتی ہیں ان کی بھی قضا کا حکم نہیں لیکن ان ہی ایام میں فرض روزے اگر چھوٹ جائیں تو قضا واجب ہے۔

جواب۔ فوت شدہ نمازوں کی قضا ضروری ہے اور حدیث سے ثابت ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی کچھ نمازیں فوت ہو گئیں تھیں۔ جنہیں آپ نے بعد میں قضا فرمایا۔ (دیکھیے ترمذی ص ۴۳ ج۔ بخاری ج۔ ص ۸۳' ۸۴ نسائی ص ۱۰۲ وغیرہ)

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص (وقت کے اندر) نماز ادا کرنا بھول جائے اسے چاہئے کہ (بعد میں) یاد آنے پر اس کو (ضرور) پڑھے۔ (مسلم ج ا ص ۲۳۸)

اس حدیث کی شرح میں امام نوویؒ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کا فوت شدہ نماز کی ادائیگی کا حکم فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ بعد میں اس کی قضا واجب اور ضروری ہے خواہ وہ نماز عذر کی وجہ سے فوت ہوئی یا بغیر عذر کے' کیوں کہ جب آپ ﷺ نے عذر کی بنا پر فوت شدہ نماز کی ادائیگی کا تاکیدی حکم فرما دیا تو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دی جانے والی نماز کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہوگا۔

آخر میں امام نوویؒ نے ان لوگوں پر نہایت سختی کے ساتھ رد کیا ہے جن کا کہنا ہے کہ بغیر کسی عذر کے فوت شدہ نماز کی قضا ضروری نہیں اور فرماتے ہیں کہ ان کا یہ قول غلطی اور جہالت پر مبنی ہے۔ (شرح مسلم النووی حوالہ بالا)

www.naqshbandiaowaisiah.com

بہر حال فقہ کے چاروں اماموں کے نزدیک فوت شدہ نماز کی قضا ہر حال میں ضروری ہے اس کے خلاف کہنے والے بلاشبہ گمراہ اور دین سے بے بہرہ ہیں۔ قضا نمازوں کو حالت حیض میں چھوڑی گئی نمازوں پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ حیض ایک دائمی عذر ہے۔ اگر ان ایام میں چھوڑی گئی نمازوں کی قضا کا حکم دے دیا جاتا تو حرج عظیم لازم آتا جبکہ روزوں کی قضا اس وجہ سے ضروری ہے کہ وہ سال میں صرف ایک مہینے رکھتے جاتے ہیں اور ان کی قضا میں حرج نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہمیں ناپاکی کے ایام کی نمازوں کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا جبکہ ان دنوں کے روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا۔ (رواہ الجماعۃ عن معادۃ) لہذا عام اعذار جو کبھی کبھی پیش آتے ہیں ان کو ایام حیض پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح قضائے عمری کو حالت کفر پر قیاس کرنا بھی محض جہالت ہے۔ کیونکہ کافر تو شریعت کی پابندی کا مکلف ہی نہیں ہے۔ البتہ جن کے نزدیک جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا ان کے ہاں گذشتہ نمازوں کی قضا بھی نہیں۔ ان کے قول کے مطابق وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے۔ اگر ڈاکٹر صاحب بھی ان ہی کی ہم خیال ہیں تو وہ اس پر عمل کریں لیکن جمہور علمائے امت نے اس قول کو صحیح قرار نہیں دیا ہے۔ جس کے دلائل اپنے مقام پر موجود ہیں۔

سوال۔ عورت امامت کر سکتی ہے بروایت حاکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امامت کرائی۔

جواب۔ عورت کی جماعت مکروہ ہے تاہم اگر چند عورتوں نے مل کر جماعت کر لی تو کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ باقی جن صحابیات کے طرز عمل سے عورتوں کی جماعت پر استدلال کیا گیا ہے ان کے بارے میں فقہا نے فرمایا ہے کہ ان کا ایسا کرنا یا تو عورتوں کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا یا نفس اباحت یا بیان جواز کے لئے تھا۔ مستقل معمول نہ تھا۔ پھر اس قسم کی روایات ابتدائے اسلام سے متعلق ہیں جو کہ بعد میں منسوخ ہو گئیں (دیکھیے اعلاء السنن ص ۲۱۵ ج ۴ بدائع الصنائع ص ۱۵۷ ج ۱)

احناف کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کی جماعت میں خیر نہیں ہے۔...... (رواہ احمد والطبر انی وقد حسن لہ الترمذی کذا فی اعلاء السنن ۴، ۲۱۴)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ

ترجمہ۔ "عورت امامت نہ کرے"۔ (المدونہ للامام مالکؒ ج ۱ ص ۸۶)

فائدہ۔

اس روایت میں عورت کو مطلقاً امامت کرنے سے منع کر دیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کو امام بننے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ نہ وہ مردوں کی امام بننے کے قابل ہے اور نہ ہی عورتوں کی امامت کر سکتی ہے (اعلاء السنن 215/4)

سوال۔ عورت کی آواز کا پردہ نہیں تو جیہ یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسائل پوچھنے آتے تھے۔ پردے میں اب اگر آواز کا پردہ ہے تو کیا اس وقت کے دین میں اور اب کے دین میں کوئی فرق ہے یا تبدیلی آ گئی ہے؟

جواب۔ عورت کی آواز کا پردہ ہے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ بلا ضرورت غیر محرم کو اپنی آواز نہ سنانے اور اگر کسی غیر محرم سے (پس پردہ) بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کلام میں اس نزاکت اور لطافت کے لہجے سے بتکلف پرہیز کیا جائے جو فطرتاً عورتوں کی آواز میں ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

ترجمہ۔تم بولنے میں نزاکت مت کرو کہ ایسے شخص کو خیال ہونے لگے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدے کے موافق بات کہو۔(الاحزاب ۳۲)

حضرت تھانوی قدس سرۂ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جیسے عورتوں کے کلام کا فطری انداز ہوتا ہے کہ کلام میں نرمی اور نزاکت طبعی ہوتی ہے۔ایسے موقع پر جب کہ بضرورت نامحرم مرد سے بولنا پڑے تو تکلف اور اہتمام سے اس فطری انداز کو بدل کر گفتگو کی جائے یعنی ایسے انداز سے جس میں خشکی اور روکھا پن ہو کہ یہ حافظ عفت ہے اور یہ بداخلاقی نہیں ہے۔ بداخلاقی وہ ہے جس سے کسی کے قلب کو ایذا پہنچے اور طمع فاسد کو روکنے سے ایذا لازم نہیں آتی۔(خلاصہ تفسیر للتھانوی از معارف القرآن ص ۱۲۵ ج ۷)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ کلام کے متعلق جو ہدایت دی گئی ہے اس کو سننے کے بعد بعض امہات المومنین اس آیت کے نزول کے بعد اگر غیر مرد سے کلام کرتیں تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیتیں تا کہ آواز بدل جائے۔اسی لئے حضرت عمرو بن عاصؓ کی ایک روایت میں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر (بلاضرورت اجنبی سے) بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔(رواہ الطبر انی سید حسن تفسیر مظہری)

بہر حال اس آیت میں عورت کے پردہ سے متعلق آواز اور کلام پر احتیاطی پابندی لگا دی گئی ہے اور تمام عبادات اور احکام میں اس کی رعایت کی گئی ہے کہ عورتوں کا کلام جہری نہ ہو جو مرد سنیں، امام کوئی غلطی کرے تو مقتدیوں کو لقمہ زبان سے دینے کا حکم ہے' مگر عورتوں کو زبان سے لقمہ دینے کے بجائے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اپنے ہاتھ کی پشت پر دوسرا ہاتھ مار کر تالی بجا دیں جس سے امام متنبہ ہو جائے' زبان سے کچھ نہ کہیں۔حاصل یہ کہ عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ نامحرموں کے سامنے بوقت ضرورت پردے کے ساتھ گفتگو جائز ہے مگر لب ولہجہ میں سختی و درشتی ہونی چاہئے' جس سے دوسرے آدمی کو عورت کی طرف کشش پیدا نہ ہو۔ نہ بلا پردہ کلام کرنے کی اجازت ہے۔ نہ بلا ضرورت۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ازدواج مطہرات کی گفتگو بقدر ضرورت دینی مسائل پوچھنے کی حد تک تھی اور وہ بھی پردہ کے پیچھے۔قرآن کریم میں ہے۔ "**فاسئلوھن من وراء حجاب**" ترجمہ ازواج مطہرات سے کچھ پوچھنا ہو تو پس پردہ پوچھو اس لئے پس پردہ پوچھتے تھے پھر "مسلمانوں کی ماں" پر آج کی عورت کو اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس معاشرے پر آج کے گندے معاشرے کو قیاس کرنا کتنی بدترین حماقت اور کم عقلی ہے۔ خلاصہ یہ کہ شریعت نہیں بدلی۔اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار ہے لیکن جن قیود و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اجازت دی۔تو جب ان شرائط اور قیود کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا تو اجازت بھی باقی نہیں رہے گی۔

سوال۔ حنفی مسلک میں ہے کہ اگر کسی عورت کا خاوند گم ہو جائے تو عورت کو چاہئے کہ ننانوے سال انتظار کرے جب ننانوے سال گزر جائیں تو پھر چار مہینے کی عدت پوری کرے جبکہ ایک اور مسلک میں یہ مدت صرف چند (۲ یا ۳ کم وبیش) سال ہے۔لوگوں نے خواہ مخواہ دین کو مشکل بنایا ہوا ہے جب کہ ہم جس مسلک کے مسئلے پر چاہیں عمل کر لیں۔کوئی حرج نہیں۔

جواب۔ یہ بات بھی احناف کے مسلک سے بے خبری کی بنا پر کہی گئی ہے۔زوجہ مفقود (جس کا شوہر لاپتا ہو جائے) کے بارے میں حنفیہ کا مسلک ازروئے دلیل نہایت قوی اور غایت احتیاط پر مبنی

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے۔ تاہم فقہائے حنفیہ میں سے بعض متاخرین نے وقت کی نزاکت اور فتنوں پر نظر فرماتے ہوئے اس مسئلے میں حضرت امام مالکؒ کے مذہب پر فتویٰ دے دیا ہے اور ایک عرصے سے ارباب فتویٰ اہل ہندو بیرون ہند تقریباً سب نے اسی قول پر متعلقہ شروط کی رعایت کے ساتھ فتویٰ دینا اختیار کر لیا ہے اور یہ مسئلہ اس وقت ایک حیثیت سے فقہ حنفی ہی میں داخل ہو گیا ہے۔ (دیکھیے حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی نمبر ۱)

سوال۔ کچھ لوگوں نے یہ کہا ہے کہ عورتوں کو بغیر کسی ضرورت کے گھر سے باہر نکلنا ہی نہیں چاہیے بھائی کہاں لکھا ہوا ہے؟ بلکہ صرف پردے کا حکم ہے اگر عورت نے پردہ کیا ہوا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

جواب۔ قرآن وحدیث ہی میں لکھا ہوا ہے کہ عورت بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلے قرآن کریم میں ہے۔ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ (احزاب ۳۳)

ترجمہ "اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھلاتی نہ پھرو جیسا کہ دکھانا دستور تھا پہلے جہالت کے وقت میں" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اس آیت شریفہ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

اس آیت سے پردہ کے متعلق دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ اصل مطلوب عنداللہ عورتوں کے لئے یہ ہے کہ وہ گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ ان کی تخلیق گھریلو کاموں کے لئے ہوئی ہے۔ ان میں مشغول رہیں۔ اور اصل پردہ جو شرعاً مطلوب ہے وہ "حجاب بالبیوت" ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر کبھی عورت کو گھر سے نکلنا ہی پڑے تو زینت کے اظہار کے ساتھ نہ نکلے۔ بلکہ برقع یا جلباب جس میں پورا بدن ڈھک جائے وہ پہن کر نکلے جیسا کہ آگے اسی سورۃ احزاب میں اس کی تفصیل آئے گی۔ ان شاء اللہ (دیکھیے معارف القرآن سورۃ اعراف)

طبرانی میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"یعنی عورتوں کا باہر نکلنے کے لئے کوئی حصہ نہیں۔ بجز اس کے کہ باہر نکلنے کے لئے کوئی اضطراری صورت پیش آ جائے۔ (رواہ الطبرانی، کذافی الکنز ج ۸ ص ۲۶۳)

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "عورت سراپا ستر ہے۔ پس جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک لیتا ہے"۔ یعنی اس کو مسلمانوں میں برائی پھیلانے کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں ترجمہ "عورت اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے بیچ میں مستور ہو۔"

فائدہ۔

اس حدیث میں بھی اس کی شہادت موجود ہے کہ اصل عورتوں کے لئے یہی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھیں باہر نہ نکلیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے فرمایا بتاؤ! عورت کے لئے سب سے بہتر کون سی چیز ہے ہمیں اس سوال کا جواب نہ سوجھا۔ حضرت علیؓ وہاں سے اٹھ کر حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ ان سے اسی سوال کا ذکر کیا۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا۔ آپ لوگوں نے یہ جواب کیوں نہ دیا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ اجنبی مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ان کو کوئی دیکھے۔ حضرت علیؓ نے واپس آ کر یہ جواب آنحضرت ﷺ سے نقل کیا۔ آپ نے فرمایا یہ جواب تمہیں کس نے

www.naqshbandiaowaisiah.com

دیا۔ عرض کیا فاطمہؓ نے فرمایا فاطمہؓ آخر میرے جگر کا ٹکڑا ہے نا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۰، ۱۴۱ مجمع الزوائد عن مسند البزار ص ۲۰۳ ج ۹)

صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ازواج مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا۔

"تمہارے لئے اس کی اجازت ہے کہ اپنی ضرورت کے لئے گھر سے نکلو۔ چنانچہ حجۃ الوداع میں جب ازواج مطہرات کو رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے ساتھ حج کرا دیا (جو کہ ضرورت تھی) تو واپسی کے وقت فرمایا "ھذہ ثم لزوم الحصر" ۔ ھذہ کا اشارہ اس حج کی طرف ہے اور حصر حصیر کی جمع ہے۔ جس کے معنی بوریا کے ہیں۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ تمہارا نکلنا صرف اس کے لئے ہو چکا۔ اس کے بعد اپنے گھروں کے بوریوں کو لازم پکڑو۔ ان سے نہ نکلو حضرت سودہ بنت زمعہؓ اور زینب بنت جحشؓ نے اس حدیث کا یہ مفہوم قرار دیا کہ تمہارا خروج صرف اسی حجۃ الوداع کے لئے جائز تھا۔ آگے جائز نہیں۔ باقی اور ازواج مطہرات جن میں عائشہ صدیقہ جیسی فقیہہ بھی داخل تھیں۔ سب نے اس کا مفہوم یہ قرار دیا کہ جس طرح کا یہ سفر تھا کہ ایک شرعی عبادت کی ادائیگی کے لئے ہو بس اسی طرح کا خروج جائز ہے ورنہ اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے۔

سوال۔ عورت کے نام کے ساتھ والد ہی کا نام چلتا ہے نہ کہ خاوند کا۔

جواب۔ ہمارے عرف میں شادی کے بعد عورت کی پہچان چوں کہ شوہر سے وابستہ ہو جاتی ہے اور شوہر کا نام لگانے میں نسب کے التباس کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کا نام استعمال کرنے میں حرج نہیں اور جہاں والد کا نام ساتھ لگانے کا عرف ہو اور شوہر کا نام لگانے سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہو وہاں والد کا نام لگایا جائے۔

سوال۔ عورتوں کو گھر پر نماز پڑھنا ٹھیک نہیں، اگر یہ صحیح ہوتا تو حضور ﷺ کبھی بھی عورتوں کو مسجد میں نماز کی اجازت نہ دیتے وغیرہ

جواب۔ امام طحاویؒ جو حدیث اور فقہ کے مسلم امام ہیں فرماتے ہیں کہ عورتوں کو نماز کے لئے نکلنے کا حکم ابتدائے اسلام میں دشمنان کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ اور یہ علت اب باقی نہ رہی۔

محدث کبیر علامہ بدر الدین عینیؒ بخاری شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دور دورہ تھا۔ اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ (دیکھیے درس ترمذی جلد ۲ ص ۳۲۱)

مسند احمد میں حضرت ام حمید ساعدیہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا "مجھے معلوم ہے کہ تم کو میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے، مگر تمہارا گھر کے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور احاطے میں نماز پڑھنا اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں (میرے ساتھ) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ام حمیدؓ نے یہ ارشاد سن کر اپنے گھر کے لوگوں کو حکم دیا کہ گھر کے سب سے دور اور تاریک ترین کونے میں ان کے لئے نماز کی جگہ بنا دی جائے چنانچہ ان کی ہدایت کے مطابق جگہ بنا دی گئی وہ اسی جگہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔ (مسند احمد ص ۳۷۱ ج ۱، مجمع الزوائد ص ۳۴ ج ۲)

فائدہ

آنحضرت ﷺ کی دقت نظر اور خواتین کی عزت و حرمت کا اندازہ کیجئے کہ مسجد نبوی جس میں ادا کی گئی ایک نماز پچاس ہزار

www.naqshbandiaowaisiah.com

نمازوں کے برابر ہے۔ آنحضرت ﷺ خواتین کے لئے اس کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو افضل اور بہتر فرماتے ہیں۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کی اقتدا میں جو نماز ادا کی جائے اس کا مقابلہ تو شاید ہی پوری امت کی نمازیں بھی کر سکیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ اپنی اقتدا میں نماز پڑھنے کے بجائے عورتوں کے لئے اپنے گھر پر تنہا نماز پڑھنے کو افضل قرار دیتے ہیں۔ یہ ہے شرم وحیا اور عفت وعظمت کا وہ بلند ترین مقام جو آنحضرت ﷺ نے خواتین اسلام کو عطا کیا تھا اور جو بدقسمتی سے چند آزاد خیال اور مغرب زدہ لوگوں کے ہاتھوں خطرے میں ڈالا جا رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے گھر کی چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کا پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا اگلے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد و مشکوۃ ص ۹۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد ہے "عورتوں نے جو نئی روش اختراع کر لی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ (بخاری ص ۱۲۰ ج ۱، مسلم ص ۱۸۳ ج ۱ موطا امام مالک ص ۱۸۴)

حضرت ام المومنینؓ کا یہ ارشاد ان کے زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے زمانے کی عورتوں کا کیا حال ہوگا؟

سوال۔ ان کے طریقہ تعلیم میں یہ بھی ہے کہ دوران تعلیم مرد اساتذہ بھی پڑھاتے ہیں جبکہ طالبات نے صرف نقاب لیا ہوتا ہے اور درمیان میں کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جواب۔ شریعت نے اجنبی مرد و زن کے اختلاط پر پابندی لگائی ہے۔ نیز جس طرح مردوں کو حکم ہے کہ وہ اجنبی عورتوں کو نہ دیکھیں اسی طرح عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ اجنبی مرد کو نہ دیکھے۔ حدیث میں ہے کہ ایک نابینا صحابی حضرت ابن مکتومؓ آپ ﷺ کے گھر آئے تو آپ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو تو ازواج کہنے لگیں کہ یہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھتے۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو۔

کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔ چنانچہ وہ پردے میں چلی گئیں۔

خلاصہ یہ کہ صورت مسئولہ میں چوں کہ شرعی حجاب کی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے لہذا ایسے ادارے میں تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال۔

Words of the Prophet Muhammad

جو کہ مولانا وحید الدین خان صاحب کی تصنیف ہے اس کتابچے میں آپ ﷺ کے فرمودات کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی پر تبصرہ فرمائیں۔

جواب۔ اس کتاب میں اصلاح معاشرہ اور اخلاق و کردار کو سنوارنے سے متعلق صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے جس کا مطالعہ مفید ہوگا۔ البتہ اگر کسی حدیث کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے تو کسی محقق عالم سے اس کا مطلب دریافت کر لیا جائے۔ خود اپنی طرف سے کوئی مطلب کشید نہ کریں۔

سوال۔ ڈاکٹر فرحت نسیم صاحبہ کی کیسٹیں پیش خدمت ہیں، سن کر اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر صاحب ڈپلومہ کورس کی منتظمہ ہیں۔

جواب۔ ڈاکٹر صاحبہ کا درس مختلف مقامات سے سنا۔ ان کے درس میں اصول تفسیر کے قواعد اور آداب کی رعایت نہیں کی گئی۔ نیز ان کا انداز بیان بھی انتہائی غیر محتاط ہے۔ درس میں صرف قرآن

www.naqshbandiaowaisiah.com

پاک کا ترجمہ وتفسیر بیان کرنے پر اکتاف کیا گیا ہے۔ ساتھ تلاوت آیات کا اہتمام نہیں ہے۔ یہ طرزِ عمل انتہائی خطرناک اور اصل قرآن سے اعراض اور اس میں تحریف کا سبب ہے۔ قرآن کریم حروف اور معانی دونوں کا مجموعہ ہے علما نے قطعاً اس کی اجازت نہیں دی کہ قرآن پاک کا ترجمہ بغیر متن کے چھاپ دیا جائے یا بغیر تلاوت آیات کے صرف ترجمہ اور تفسیر پڑھانے اور بیان کرنے پر اکتفا کیا جائے۔ ایسا عمل تحریف فی الدین اور اصل کے ضیاع کا مقدمہ اور سبب ہونے کی وجہ سے حرام اور ناجائز ہے۔ کیونکہ جب قرآن کا محض ترجمہ شائع کیا جائے گا یا بیان کیا جائے گا تو ہر شخص باآسانی اپنے عقائد ونظریات کی روشنی میں جو چاہے گا اس میں ترمیم اور کمی بیشی کر سکے گا۔ اور پڑھنے اور سننے والا یہی سمجھے گا کہ قرآن یہی ہے حالانکہ وہ قرآن نہ ہوگا اور یوں تحریف کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جو اصل قرآن کے ضائع ہونے کا باعث ہوگا۔

اس سے یہ شبہ نہ کیا جائے کہ کچھ تراجم اب بھی تو ایسے موجود ہیں جو اغلاط سے پر ہیں اور قرآن کے متن کے ساتھ شائع ہو رہے ہیں؟ اس لئے کہ اب اگر ان تراجم میں کچھ اختلاف ہے تو اصل بھی سامنے ہے۔ اس کو سب نسخوں میں متحد پاتے ہیں تو اختلاف کا خیال اصل تک نہیں پہنچتا۔ اور جب ترجمے ہی ترجمے رہ جائیں گے اور اصل نظروں سے غائب ہوگا تو اس وقت یہ اختلاف کلام اللہ کی طرف منسوب ہوگا اور پھر کچھ عرصے بعد یہ گمان ہونے لگے گا کہ اصل حکم ہی مختلف ہے اس سے اعتقاد میں خرابی واقع ہوگی۔ اور عمل پر یہ اثر پڑے گا کہ ترجموں اور کیسٹوں کو لے کر آپس میں لڑیں گے اور اصل کو دیکھنے کی توفیق نہ ہوگی نیز اس طریقہ کار سے اہل زیغ خوب فائدہ اٹھائیں گے اور بہت آسانی سے غلط تراجم اور تفاسیر کا موقع ملے گا کیونکہ ہر دیکھنے اور سننے والا حافظ نہیں۔ اور اصل کی طرف رجوع کرنا ہر وقت آسان نہیں۔

نیز اگر یہ رواج یہ چل نکلے گا کہ لوگ صرف تراجم اور کیسٹوں کے پڑھنے اور سننے پر اکتفا کر لیا کریں گے اور اصل قرآن سے بے تعلق اور اجنبی ہو جائیں گے۔ اور اس کی تلاوت کا اہتمام آہستہ آہستہ ختم ہو کر رہ جائے گا۔

نیز یہ طریقہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ کا ایجاد کردہ ہے اور مسلمانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے سے منع کیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ طریق مروج ہو گیا تو جس طرح یہود ونصاریٰ اپنی اصل کتابوں کی حفاظت نہ کر سکے تھے مسلمان بھی اپنی اصل کتاب گنوا بیٹھیں گے جبکہ اصل کی حفاظت فرض ہے اور اس میں خلل ڈالنا حرام اور ناجائز ہے۔

نیز خواتین کی آواز میں ترجمہ وتفسیر کی اشاعت بھی ممنوع اور حرام ہے کہ ہر کس وناکس اس کو سنے گا اور یہ مفاسد عظمیہ کا موجب ہے لہٰذا مذکورہ ترجمے کا بقیمت لینا اس کو سننا اور اس کی اشاعت سب ناجائز ہے اس کی جگہ کسی محقق عالم کے اصل کے ساتھ ترجمہ وتفسیر پر مشتمل کیسٹ سنی جائیں۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

سوال: کیا ایک ہی مسلک کی اتباع ضروری ہے یا جس کی دل چاہے اختیار کر لیا کریں۔ غیر مقلدین کے اعتبار سے یعنی ان کو مطمئن کرنے کے اعتبار سے فرمائیں۔ نیز یہ بھی بیان فرمائیں کہ حضور ﷺ کے دور میں نہ ہی فقہ بنی اور بہت سی ایسی باتیں جو حضور ﷺ کے زمانے میں نہ تھیں جو کہ بعد کے ادوار میں سامنے آئیں مثلاً عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کرنا عورتوں کی آواز کا پردہ چہرے کا پردہ (اس کے بارے میں ہماری مسجد کے امام نے کہا تھا کہ اس زمانے کے اعتبار سے پردہ چہرے کے علاوہ تھا مگر آج کل کے خراب ماحول کی وجہ سے علما کا چہرے کے پردے کے بارے میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

اتفاق ہے) عورتوں کا بے جا گھر سے نکلنے سے منع کرنا (باوجود مکمل پردے کے) وغیرہ

جـ [ب۔ عامی شخص کے لئے کسی متعین "امام" کی اتباع ضروری ہے۔ دین کے مسائل دو طرح کے ہیں ایک وہ جو آنحضرت ﷺ سے واضح طور پر منقول چلے آ رہے ہیں اور جن کو ہر شخص جانتا ہے کہ دین کا مسئلہ یہ ہے اس کے بارے میں کسی مسلمان کو نہ کسی عالم کے پاس جانے کی ضرورت پیش آتی ہے اور نہ کوئی جاتا ہے جیسے نماز' روزہ' حج اور زکوۃ وغیرہ کا فرض ہونا کہ سب کو معلوم ہے دوسرے وہ مسائل ہیں جن میں اہل علم کی طرف رجوع کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ عامی لوگوں کی ذہنی سطح سے اونچے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں دو صورتیں ممکن ہیں ایک تو یہ کہ ہم خود قرآن وحدیث کا مطالعہ شروع کر دیں اور ہماری اپنی عقل وفہم میں جو بات آئے اسے "دین" سمجھ کر اس پر عمل کرنے لگیں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ جو حضرات قرآن وسنت کے ماہر ہیں ان سے رجوع کریں اور انہوں نے اپنی مہارت' طویل تجربہ اور خداداد بصیرت سے قرآن وحدیث میں غور کرنے کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا اس پر اعتماد کریں۔ پہلی صورت خودرائی کی ہے اور دوسری صورت کو تقلید کہا جاتا ہے۔ جو عین تقاضائے عقل وفطرت کے مطابق ہے۔

ماہرین شریعت کی تحقیقات سے صرف نظر کرتے ہوئے ایک ایک مسئلہ کے لئے قرآن وحدیث میں غور کرنے والے شخص کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی شخص بہت سی پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو جائے اور ماہرین فن سے رجوع کرنے کو بھی اپنی کسر شان سمجھے اور اس مشکل کا حل وہ یہ تلاش کرے کہ طب کی مستند اور اچھی اچھی کتابیں منگوا کر ان کا مطالعہ شروع کر دے اور پھر اپنے حاصل مطالعہ کا تجربہ خود اپنی ذات پر کرنے لگے۔ تو توقع ہے کہ اول تو کوئی عقل مند ایسی حرکت کرے گا نہیں اور اگر کوئی شخص واقعی اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ وہ ماہرین فن سے رجوع کئے بغیر اپنے پیچیدہ امراض کا علاج اپنے مطالعہ کے زور سے کر سکتا ہے تو اسے صحت کی دولت تو نصیب نہیں ہوگی۔ البتہ اسے اپنے کفن دفن کا انتظام پہلے سے کر رکھنا چاہئے۔

پس جس طرح طب میں خودرائی آدمی کو قبر میں پہنچا کر چھوڑتی ہے اسی طرح دین میں خودرائی آدمی کو گمراہی اور زندقہ کے غار میں پہنچا کر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے سامنے جتنے گمراہ اور ملحد فرقے ہوئے ان سب نے اپنی مشق کا آغاز اسی خودرائی اور ترک تقلید سے کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ چوتھی صدی سے پہلے تک ہوتا یہ تھا کہ جس شخص کو مسئلے دریافت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی بھی عالم سے مسئلہ پوچھ لیتا اور اس پر عمل کرتا۔ لیکن چوتھی صدی کے بعد حق تعالیٰ شانہ نے اُمت کو آئمہ اربعہ کی اقتدا پر جمع کر دیا' اس زمانے میں یہی خیر کی بات تھی۔ اس لئے کہ اب لوگوں میں دیانت وتقوی کی کمی آ گئی تھی۔ اگر متعین امام کی تقلید کی پابندی نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی پسند کے مسائل چن چن کر ان پر عمل کیا کرتا اور دین ایک کھلونا بن کر رہ جاتا۔ پس خودرائی کا ایک ہی علاج تھا کہ نفس کو کسی ماہر شریعت کے فتوی پر عمل کرنے کا پابند کیا جائے۔ اور اسی کا نام تقلید شخصی ہے۔

غیر مقلدین حضرات کی جانب سے یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کے دور میں فقہ نہ بنی اور تقلید کا رواج بہت صدیوں بعد ہوا اسلئے وہ "بدعت ہے" سراسر جہالت اور غلطی پر مبنی ہے اس لئے کہ اول تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ غیر مقلدین کے سوا۔ جن کا وجود تیرہویں صدی میں بھی نہیں تھا باقی پوری امت محمدیہ گمراہ ہو گئی نعوذ باللہ۔ اور یہ ٹھیک وہی نظریہ ہے جو شیعہ مذہب حضرات صحابہ کرام رضی

www.naqshbandiaowaisiah.com

اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں پیش کرتا ہے اور چوں کہ اسلام قیامت تک کے لئے آیا ہے اس لئے پوری امت کا ایک لمحہ کے لئے بھی گمراہی پر متفق ہونا باطل ہے۔

دوسرے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی یہ دستور تھا کہ ناواقف اور عامی لوگ اہل علم سے مسائل پوچھتے اور ان کے فتوے پر بغیر طلب دلیل عمل کرتے تھے اور اسی کو تقلید کہا جاتا ہے۔ گویا "تقلید" کا لفظ اس وقت اگرچہ استعمال نہیں ہوتا تھا مگر تقلید کے معنی پر لوگ اس وقت بھی عمل کرتے تھے سو آپ اس کا نام اب بھی تقلید نہ رکھیے اقتدا و اتباع رکھ لیجئے۔

تیسرے فرض کیجئے کہ اس وقت تقلید کا رواج نہ تھا تب بھی اس کو بدعت نہیں کہا جا سکتا ہے اس لئے کہ دین اور شریعت پر چلنا فرض ہے۔ اور جو شخص معین امام کی تقلید کے بغیر شریعت پر چلنے کی کوشش کرے گا وہ کبھی نفس و شیطان کے مکر سے محفوظ نہیں رہ سکتا چنانچہ مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم ترک تقلید کا ماتم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

پچیس برس کے تجربے سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق (ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں) اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و ارتداد کے اسباب اور بھی بکثرت موجود ہیں۔ مگر دینداروں کے لئے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے۔

گروہ اہل حدیث میں سے جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں۔ اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔ (اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ جلد نمبر ۱ مطبوعہ ۱۸۸۸ء)

اس لئے بغیر خطرات کے دین پر چلنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے کسی ایک ماہر شریعت امام کی پیروی۔ معروضی طور پر دیکھا جائے تو غیر مقلدین حضرات بھی معدودے چند مسائل کے سوا۔ اہل ظاہر محدثین کی ہی پیروی کرتے ہیں اس لئے گو انہیں "تقلید" کے لفظ سے انکار ہے مگر غیر شعوری طور پر ان کو بھی اس سے چارہ نہیں اس لئے کہ دین کوئی عقلی ایجاد نہیں بلکہ منقولات کا نام ہے اور منقولات میں ہر بعد میں آنے والے طبقے کو اپنے سے پہلے طبقے کے نقش قدم پر چلنا لازم ہے یہ فطری چیز ہے جس کے بغیر شریعت پر عمل ممکن نہیں۔ (دیکھیے اختلاف امت اور صراط مستقیم ج ۱)

سوال۔ ڈاکٹر فرحت نسیم کے طریقہ کار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ نیز انہوں نے امریکہ سے پی ایچ ڈی کیا ہے امریکہ سے اسلامیات میں ڈاکٹریٹ کی کیا حیثیت ہے واضح فرمائیں۔

جواب۔ ان کے طریقہ کار میں چونکہ شرعی حدود کی پابندی نہیں ہے۔ لہذا یہ قطعاً درست نہیں ہے۔ عموماً مغرب سے تعلیم حاصل کرنے والے مستشرقین کے افکار سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور جدت پسندی کی آڑ میں اسلام کے مسلمہ احکام میں تحریف اور شکوک وشبہات کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہی مغربی تعلیم گاہوں کا مقصد ہے۔ اور وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں لہذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ایسے اداروں اور مجلسوں کا مکمل بائیکاٹ کرے اور دوسروں کو بھی ان سے بچنے کی تلقین کرے۔

سوال۔ اس کورس میں شرکت کرنا دوسرے لوگوں کو دعوت دینا اور ان کی کتب پڑھنا کیسا ہے وضاحت فرمائیں۔

جواب۔ اس کورس میں شرکت کرنا۔ اس کی دعوت اور نشر و اشاعت میں مددگار بننا حرام اور ناجائز ہے۔

بشکریہ "ماہنامہ الفاروق" کراچی

www.naqshbandiaowaisiah.com

بذریعہ خط تعویذ

بھجوانے کا سلسلہ بند

شیخ المکرّم مدظلہ اپنے نام آنے والی تمام ڈاک خود دیکھتے ہیں۔ اس سے پہلے یہ سہولت میسر تھی کہ خط لکھ کر تعویذ منگوائے جا سکتے تھے۔ بے شمار لوگوں نے اس آسان طریقہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تعویذ حاصل کئے لیکن اب بذریعہ خط تعویذ بھجوانے کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے کیونکہ تعویز حاصل کرنے کے خواہش منداحباب کی ڈاک بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے شیخ المکرّم کی بے پناہ مصروفیات کے باعث یہ ممکن نہیں رہا تھا۔ اس لئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب کسی بھی شخص کو بذریعہ خط تعویذ نہیں بھیجا جائے گا۔ البتہ دارالعرفان منارہ تشریف لا کر تعویذ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جو شخص کسی وجہ سے خود آنے سے قاصر ہو وہ اپنے کسی عزیز یا ملازم وغیرہ کو دارالعرفان منارہ بھیج کر تعویذ حاصل کر سکتا ہے۔

میں تعویزوں کے خلاف نہیں ہوں لیکن میں اس بات کے خلاف ہوں کہ خدا کو بھول کہ مخلوق پر بھروسہ کر لیا جائے۔ تعویزوں کو بھی اس حد تک رکھیں جس حد تک آپ میڈیکل سائنس سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ والے طبقوں کا اب ہمارے ہاں حال یہ ہے کہ ایک طبقے نے شرک قرار دے دیا ہے یہ ایک انتہا ہے۔ دوسری انتہا یہ ہے کہ لوگ علاج کے شرعی، طبی اور فطری طریقے چھوڑ کر نرے کاغذ کے ٹکڑے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ آپ علاج کے لئے تعویذ ضرور لیں لیکن علاج کا جو طریقہ قدرت نے بنا دیا ہے وہ بھی ساتھ کریں۔ سر میں درد ہو تو سر کاٹنا اس کا علاج نہیں ہوتا اگر لوگ تعویذ کے موجودہ طریقوں سے گمراہ ہو رہے ہیں تو اس گمراہی کو روکنا چاہئے اس طریقہ کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

(امیر مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ)